ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ

جلد 26 | جمعۃ المبارک 12/ اپریل 2019ء | شمارہ 15
06 شعبان 1440 ہجری قمری ☆ 12/ شہادت 1398 ہجری شمسی

ارشادِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو کوئی انہیں اپنائے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(جامع ترمذی۔کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

درازیٔ عمر کا اصل گُر

ہمارے مکرم مخدوم ڈاکٹر سیّد عبد السّتار شاہ صاحب نے اپنی رخصت کے ختم ہونے پر عرض کی کہ میں صبح جاؤں گا۔فرمایا کہ ’خط و کتابت کا سلسلہ قائم رکھنا چاہیے۔‘ ڈاکٹر صاحب نے عرض کی کہ حضور میرا ارادہ ہے کہ اگر زندگی باقی رہی تو انشاء اللہ بقیہ حصہ ملازمت پورا کرنے کے بعد مستقل طور پر یہاں ہی رہوں گا۔فرمایا

یہ سچی بات ہے کہ اگر انسان توبۃ النصوح کر کے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے اور لوگوں کو نفع پہنچاوے تو عمر بڑھتی ہے۔اعلاء کلمۃ الاسلام کرتا ہے اور اس بات کی آرزو رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلے۔اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان مولوی ہو یا بہت بڑے علم کی ضرورت ہے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔یہ ایک اصل ہے جو انسان کو نافع الناس بناتی ہے اور نافع الناس ہونا درازی عمر کا اصل گُر ہے۔

......باقی صفحہ نمبر 04 پر

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 29/ مارچ تا 04/ اپریل 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گونا گوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیہ قارئین ہے:

☆... **29 مارچ بروز جمعۃ المبارک:** حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اخلاص و وفا کے پیکر چند بدری اصحابِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا ا۔ اس کے علاوہ مکرم غلام مصطفیٰ اعوان صاحب (ربوہ) اور مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نواز صاحب کا ٹھگڑھی (ربوہ) کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر فرمایا اور ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

☆... **30/ مارچ بروز ہفتہ:** آج صبح کوریا میں قائم دنیا میں امن کے قیام کے لیے کوشش کرنے والی ایک مشہور NGO جسے HWPL کہتے ہیں کی تین کوآرڈینیٹرز پر

......باقی صفحہ نمبر 25 پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 6/ اپریل 2019ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کی واقفاتِ نَو اور 7/ اپریل کو واقفینِ نَو کے اجتماعات میں شرکت اور بصیرت افروز خطاب

برطانیہ بھر سے گیارہ سو سے زائد واقفاتِ نَو (ناصرات و لجنہ) اور تیرہ سو سے زائد واقفینِ نَو (خدام و اطفال) کی شمولیت،
علمی، تربیتی اور معلوماتی نوعیت کی ورکشاپس، مفید عناوین پر لیکچرز، واقفینِ نَو کی سالانہ امتحان میں شمولیت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6/ اپریل 2019ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی واقفاتِ نَو (ناصرات و لجنہ) جبکہ اگلے روز مورخہ 7/ اپریل بروز اتوار برطانیہ کے واقفینِ نَو (اطفال و خدام) کے نیشنل اجتماع کو برکت بخشی اور بصیرت افروز خطابات ارشاد فرمائے۔حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور رہنمائی سے برطانیہ میں سال 2010ء سے باقاعدہ وقفِ نو کے سالانہ نیشنل اجتماع کا انعقاد کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہر سال بہتری کی طرف مائل نظر آتا ہے۔

رپورٹ اجتماع واقفاتِ نو (6/ اپریل): لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی معاونہ صدر برائے واقفاتِ نو ڈاکٹر شہناز احمد صاحبہ کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال کے دوران برطانیہ کے 12/ ریجنز (regions) میں واقفاتِ نَو کے ریجنل اجتماعات منعقد کیے گئے جبکہ 5/ ریجنز نے واقفاتِ نَو کی ریجنل تربیتی کلاسز کا بھی انعقاد کیا۔نیشنل اجتماع کی ٹیم نے اس سال کے دوران 9/ ریجنز کا دورہ کیا۔سال 2019ء کے سالانہ اجتماع میں 7/ سال سے زائد عمر کی تمام واقفاتِ نَو کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی اور اللہ کے فضل سے اس اجتماع میں 7/ سے 15/ سال کی 649/ جبکہ 15 سال سے زائد عمر کی 505/ کل ملا کر 1154/ واقفاتِ نَو نے شمولیت اختیار کی۔ اجتماع کا آغاز ساڑھے نو بجے صبح ناشتہ اور رجسٹریشن کے ساتھ ہوا جس کے بعد افتتاحی اجلاس منعقد کیا گیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے (قائمقام) محترمہ روبینہ ناصر صاحبہ نے اس اجلاس سے خطاب کیا۔

بعد ازاں واقفاتِ نَو کا سالانہ تحریری امتحان ہوا جس کے بعد مختلف عمروں کی ناصرات پر مشتمل گروپس کے لیے مختلف موضوعات پر ورکشاپس کا انتظام کیا گیا تھا۔ واقفاتِ نَو کی والداؤں کے لیے الگ سے ایک ورکشاپ

......باقی صفحہ نمبر 25 پر

اس شمارہ میں:

☆...خلاصہ خطبہ جمعہ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** فرمودہ 29/ مارچ 2019ء (2) ☆...ابرِ رحمت بھی فلک پر چار سو چھانے لگے (منظوم) (2) ☆... **آزمائش کے بعد ایمان کی حقیقت کھلتی ہے** (3) ☆... خطبہ نکاح فرمودہ **امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** (4) ☆... مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریلوے کا اجرا (4) ☆...خطبہ جمعہ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** فرمودہ 22/ مارچ 2019ء (05) ☆... رپورٹ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گیانا (11) ☆... مختلف ممالک کی جماعتی خبریں (12) ☆... **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کا دورۂ امریکہ (13) ☆تعارف لجنۃ النّور (15) ☆... جلسہ سالانہ قادیان، روح پرور جذبات (16) ☆... رپورٹ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (18) ☆... رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2018ء (19) ☆... الفضل ڈائجسٹ (26) ☆شیڈیول ایم ٹی اے (27) ☆... جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے اختتامی اجلاس سے **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کا خطاب (28)

نائب مدیر: فرخ راحیل مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد www.alfazl.org مضامین و آراء کے لیے: info@alfazlintl.org خریداری و اشتہارات کے لیے:- manager@alfazlintl.org 22 Deer Park Road SW19 3TL London UK

اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری اصحابِ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا حسین تذکرہ۔ دو مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/ مارچ 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یو کے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29/ مارچ 2019ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

خطبہ جمعہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند بدری اصحابؓ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم فیروز عالم صاحب کے حصہ میں آئی۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض بدری صحابہ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

پہلا ذکر حضرت طُلَیب بن عُمَیرؓ کا تھا۔ ان کی والدہ اروی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ آپؓ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب رسول اللہ ﷺ دارِ ارقم میں تھے۔ طلیبؓ کی تحریک پر آپؓ کی والدہ نے بھی اسلام قبول کیا۔ آپ کی والدہ زبان سے آنحضور ﷺ کا دفاع کیا کرتیں اور اپنے بیٹے کو بھی آپ ﷺ کی مدد اور اطاعت کا کہا کرتیں۔ طلیبؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے آنحضور ﷺ کی گستاخی کی وجہ سے کسی مشرک کو زخمی کیا۔ حضرت طلیبؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں میں شامل تھے۔ ہجرتِ مدینہ پر آنحضور ﷺ نے حضرت طلیبؓ اور حضرت منذر بن عمرؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمایا۔ آپؓ جنگِ اجنادین میں جمادی الاول 13 ہجری میں شہید ہوئے۔ اجنادین شام میں واقع ایک علاقہ ہے۔

اگلے صحابی حضرت سالم مولیٰ ابنِ ابی حذیفہؓ ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی، جبکہ والد کا نام معقل تھا۔ آپؓ ایران کے علاقے اصطخر کے رہنے والے تھے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد سالمؓ کا معاذ بن ماعصؓ کے ساتھ رشتہ مؤاخات قائم ہوا۔ حضرت سالم، ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ثُبَیتَہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بعد میں حضرت ابو حذیفہؓ نے آپ کو اپنا متبنّیٰ بنالیا تھا۔ حضرت ابو حذیفہؓ نے ہی آپ کی شادی اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید سے کروادی تھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ اولین مہاجرین جب مدینہ آئے تو قبا کے قریب قیام کیا، سالمؓ ان میں سب سے زیادہ قرآن کریم جانتے تھے اور امامت کروایا کرتے تھے۔ سالمؓ ان چار صحابہؓ میں شامل تھے جن کے متعلق آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کیا کرو۔ احد کے موقع پر سالمؓ کو آنحضور ﷺ کے زخم دھونے کی توفیق ملی۔ حضرت سالمؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک قوم کو لایا جائے گا جن کی نیکیاں تِہامہ کے پہاڑوں جتنی ہوں گی لیکن انہیں پھر بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ دریافت کرنے پر رسول خدا ﷺ نے فرمایا یہ ایسے لوگ ہوں گے جو روزے رکھتے، نمازیں، نوافل پڑھتے ہوں گے لیکن جب ان کے سامنے حرام پیش کیا جائے گا تو وہ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ حضورِ انور نے فرمایا یعنی بعض دفعہ اس کے باوجود دنیاوی لالچوں میں پڑ جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹوں کے نام سالم، واقد، اور عبد اللہ رکھے تھے۔ ان میں سالم کا نام حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ، واقد کا نام حضرت واقد بن عبد اللہ یربوعیؓ جبکہ عبد اللہ کا نام عبد اللہ بن رواحہؓ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ صحابہؓ، کبار صحابہؓ کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔ جنگ یمامہ کے روز جھنڈا آپؓ کے سپرد تھا۔ دورانِ لڑائی جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو آپؓ نے بائیں ہاتھ میں علَم تھامے رکھا۔ جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو آپؓ نے جھنڈے کو گردن میں دبالیا اور وما محمد الا رسول وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر کے الفاظ دہرانے لگے۔ جب سالمؓ شدید زخمی حالت میں گِر گئے تو دریافت فرمایا کہ ابو حذیفہؓ کا کیا حال ہے؟ بتایا گیا کہ وہ شہید ہوگئے ہیں تو آپؓ نے ایک اَور شخص کی نسبت دریافت فرمایا۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر فرمایا مجھے ان دونوں کے درمیان لٹادو۔ حضرت سالمؓ کی شہادت پر لوگ کہا کرتے تھے کہ قرآن کا گویا ایک چوتھائی حصہ چلا گیا۔ یعنی وہ چار علماء جن کا آنحضور ﷺ نے نام لیا تھا کہ ان سے قرآن سیکھو ان میں سے ایک چلا گیا۔

اگلے صحابی جن کا ذکر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کا نام حضرت عِتبان بن مالکؓ تھا۔ آپؓ خزرج کی شاخ بنوسالم بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ آپ کی مؤاخات قائم ہوئی تھی۔ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں آپؓ کی بینائی جاتی رہی۔ عتبانؓ کی وفات حضرت امیر معاویہ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ عتبانؓ کی بینائی چلی گئی تو آپؓ نے آنحضور ﷺ سے گھر پر نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ آپؓ کے اثبات میں جواب دینے پر آنحضرت ﷺ نے اجازت نہیں دی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مشہور حدیث اکثر پیش کی جاتی ہے، لیکن صحیح بخاری کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے عتبان کو اجازت دے دی تھی۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب صحیح بخاری کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عتبان نابینا تھے، راستے میں نالہ بہتا تھا۔ انہوں نے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز پڑھو گے تو اجازت ہے۔ امام بخاری معذوری کے وہ حالات پیش کر رہے ہیں جن میں باجماعت نماز پڑھنے سے استثنیٰ کیا جانا چاہیے تھا۔ مگر آنحضرت ﷺ نے گھر میں تنہا نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ حضورِ انور نے فرمایا پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں بھی اگر فاصلے زیادہ ہیں، سواری نہیں ہے، وقت نہیں ہوتا تو احمدیوں کو بھی چاہیے کہ اپنے گھروں میں نماز سینٹر بنائیں اور ہمسائے اکٹھے ہو کر باجماعت نماز پڑھا کریں۔

آخر میں حضورِ انور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر، اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پہلا جنازہ غائب مکرم غلام مصطفیٰ اعوان صاحب کا تھا جو 16/ مارچ کو بعمر 78 سال ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا دیوان بخش صاحب کے ذریعے آئی۔ آپ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب میں رہے۔ اس دوران 9 مرتبہ حجِ بیت اللہ کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ ایک دن آپ کی طبیعت خراب ہوئی تو پہلی فکر یہی ہوئی کہ حصہ جائید اد ادا کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے صحت دی تو فوری طور پر اپنی کچھ جائیداد بیچ کر حصہ جائید اد ادا کیا۔ پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹے احمد مرتضیٰ جرمنی میں ہیں۔ چار بیٹیوں میں سے دو مبلغین کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔ ایک داماد محمد جاوید صاحب، مبلغ سلسلہ زیمبیا جبکہ دوسرے جمیل احمد صاحب تبسم رشیا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ اہلیہ محمد نواز صاحب کاٹھگڑھی کا تھا۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد جڑانوالہ آکر رہائش اختیار کی اور 1981ء میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ربوہ منتقل ہوگئیں۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ اولاد میں سے بچوں کو وقف کرنے کا سلسلہ شروع کیا جو اولاد در اولاد جاری ہے۔ آپ کے بڑے بیٹے رانا فاروق احمد نظارت دعوت الی اللہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ چھوٹے بیٹے حافظ محمود احمد طاہر جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ بہت ساری پوتیوں اور نواسیوں کی شادیاں مربیان اور واقفینِ زندگی سے کیں۔ 53ء اور 74ء کے حالات میں بڑی جرأت اور دلیری سے وقت گزارا۔ آنحضرت ﷺ سے آپ کو بڑا عشق تھا۔ آخری وقت میں بھی آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی باتیں کرتی تھیں کہ وہ آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

ابرِ رحمت بھی فلک پر چارسو چھانے لگے

(قادیان میں پہلے قافلے کے ورود کے موقع پر دلی جذبات کا اظہار)

قافلہ در قافلہ جب قادیاں جانے لگے
عشق والے منزلیں در منزلیں پانے لگے
ہیں قفس والے وہاں کی یاد میں گریہ کناں
جاں بہ جاں اور دِل بہ دِل اک لطف سا پانے لگے
سب دلوں کو ہے طلب بس تیرے ہی دیدار کی
تیرے وہ پُر نور بندے دِل کو ہیں بھانے لگے
اے خُدائے اکبر و برتر سبھی کی خیر ہو
ذکر کی اُن مجلسوں میں لذتیں پانے لگے
دور دیسوں کے مسافر گرتے پڑتے آگئے
اُس زمیں پر معجزوں کے وہ ثمر پانے لگے
تھا پچھتر عاشقوں کا قافلہ آغاز میں
اب تو سارے ملک جیسے اُس کے گُن گانے لگے
وادیٔ بطحا کے صدقے برکتوں پر برکتیں
ابرِ رحمت بھی فلک پر چارسو چھانے لگے
تھی صدی جب چودھویں اِک نور اُترا تھا وہاں
مولوی تھے ہر جگہ پھر جھوٹ بر لانے لگے
جو بھی ٹیڑھی سوچ لے کر سامنے اُس کے ہوا
ایسے ویسے سارے ہی دیکھو سزا پانے لگے
حافظِ بے مایہ بھی اس کارواں میں ہے شریک
بادشاہ بھی جو بجُو ہیں برکتیں پانے لگے

(ابن کریم)

آزمائش کے بعد ایمان کی حقیقت کھلتی ہے

(مسٹر ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نصائح فرمودہ 6/ دسمبر 1919ء بیت المبارک قادیان)

مسٹر ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء نے ولایت سے واپسی پر 6/ دسمبر 1919ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بیت المبارک قادیان میں شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اس موقع پر حضور نے انہیں جو نصائح فرمائیں وہ 11/ دسمبر 1919ء کے الفضل میں شائع ہوئیں جو بعد میں انوار العلوم کی جلد 4/ کی زینت بنیں۔

حضورِ انور نے مسٹر ساگر چند کو مذہب کو پرکھنے کے لیے تحقیق کرنے کا فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ ’’کسی عقیدہ کو جبرًا قبول یا ترک کرنے پر کسی انسان کو مجبور کرنا بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ عقیدہ جو دل سے نہ مانا جائے اور جس کی بنیاد دلائل پر نہ ہو ماننے کے قابل نہیں۔‘‘ آئندہ چند شماروں میں ان نصائح کو بالاقساط قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ مدیر

معمولی ابتدائی گفتگو کے بعد حضور نے فرمایا:

روحانی اور ایمانی ترقی کا وقت

اب جبکہ آپ ولایت سے واپس آگئے ہیں آپ کی روحانی اور ایمانی ترقی کا وقت ہے۔ جو لوگ وہاں جاتے ہیں ان میں سے بہت سے اپنے پہلے مذہب کو بدل دیتے ہیں۔ کتنوں پر وہاں کی آزادی کا اثر پڑتا ہے اور کتنوں ہی پر وہاں کی موجودہ عیسائیت اپنا اثر کرتی ہے اور بہت سے وہاں کے تمدن میں جذب ہو جاتے ہیں لیکن جب وہ لوگ وہاں سے واپس آتے ہیں تو ان کے پرانے تعلقات پھر ان کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتے ہیں۔

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ دو چیزیں ہیں جو انسان پر بہت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ (1) تعلقات جن کو غالباً انگریزی میں ایسوسی ایشن کہتے ہیں اور دوسری چیز جذبات اور احساسات جن کو انگریزی میں فیلنگز (FEELINGS) کہتے ہیں، اثر انداز ہوتے ہیں۔

جذبات کا اثر

وہ بڑے بڑے کام جو یوں محنت اور مشقت سے نہ ہو سکیں مگر جب جذبات کو ابھار دیا جائے تو فوراً ہو جاتے ہیں۔ تمام علوم اور ہنر اور تحقیقاتیں جذبات کے مقابلہ میں بسا اوقات دھری رہ جاتے ہیں۔ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ حکومتوں نے جذبات کے ماتحت پلٹے کھائے ہیں مثلاً دلی کی حکومت کا آخری چراغ جب گُل ہوا تو اس وقت ایک ایسا وقت بھی آیا کہ انگریزوں کی پوزیشن سخت نازک ہو گئی تھی۔ بادشاہ کی بیگم جس کا نام زینت محل تھا کہتے ہیں کہ اگر اس کے مکان کے سامنے توپ خانہ رکھا جاتا اور وہاں سے گولہ باری کی جاتی تو امید کی جاتی تھی کہ انگریزی فون کو سخت نقصان پہنچتا مگر بادشاہ کی بیگم جو در پردہ انگریزوں کی ہم خیال اور ان سے متفق تھی۔ کیونکہ اس کو امید تھی کہ جو تغیر ہو گا وہ اس کے بیٹے کے لیے مفید ہو گا جب توپ خانہ وہاں رکھا گیا تو بیگم نے کہا مجھے غشی آنے لگی ہے گولہ باری نہ کرو۔ بادشاہ خود اس کے پاس گیا اور کہا کہ یہ وقت نہایت نازک ہے ہمارے افسر کہتے ہیں کہ یہ ایسا عمدہ موقع گولہ باری کے لیے ہے کہ ہمیں یقیناً فتح ہو گی۔ بادشاہ کی بیگم چونکہ دل میں اَور ارادہ رکھتی تھی اس نے بادشاہ سے کہا کہ اچھا گولہ باری ہو مگر پہلے آپ اپنے ہاتھ سے مجھے قتل کر دیں۔ بادشاہ اس جذبہ محبت سے مغلوب ہو گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خاندان ہمیشہ کے لیے مٹ گیا۔ تو جذبات کا اثر علم پر، تجربہ پر، سب پر غالب آتا ہے اور اگر دنیا میں دیکھا جائے تو کثیر حصہ گناہوں کا محض جذبات کے ماتحت ہی ہوتا ہے مثلاً شہوت سے تعلق رکھنے والے گناہ یا رشوت ستانی وغیرہ تمام جذبات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ایک شخص جانتا ہے کہ رشوت بری چیز ہے لیکن وہ دیکھتا ہے کہ بیوی کی پرورش میرے ذمہ ہے اور میرے بچے اس سے پرورش پائیں گے۔ پس یہ جذبہ غالب آتا ہے اور اس کے اس علم پر پردہ پڑ جاتا ہے جو اس کو رشوت کی برائی کے متعلق ہوتا ہے۔ اس طرح فیلنگز (جذبات) علم اور تجربہ پر غالب آجاتے ہیں۔

تعلقات کا اثر

دوسری بات تعلقات اور علاقے ہوتے ہیں جن کا اثر انسان پر پڑتا ہے اور ان علاقوں کا اثر درحقیقت عادت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک انسان جب وطن سے دور ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ وہ عادات جو اس کو پڑی ہوئی تھیں فراموش ہوتی جاتی ہیں لیکن جب وہ واپس اپنے وطن کی طرف آتا ہے تو ان گلیوں کو دیکھ کر جن میں وہ پھرتا تھا اور ان آدمیوں کو دیکھ کر جن میں وہ رہتا تھا طبیعت خود بخود ان عادات کی طرف لوٹتی ہے جن میں وہ اس وقت مبتلا تھا جس وقت ان گلیوں اور ان آدمیوں کے ساتھ اس کا تعلق تھا چنانچہ خواہ کتنا عرصہ ایک انسان اپنے وطن سے دور رہا ہو جس وقت اپنا وطنی آدمی اسے مدت کے بعد نظر آوے تو بے اختیار اسے اپنی زبان یاد آجاوے گی۔ اگر وہ مہمان ہے تو ویسے کھانے تیار کرا کے اسے کھلائے گا کیونکہ عادات اس تحریک سے پھر آگے آجاویں گی۔ تو ایک چیز کو دیکھ کر جس سے انسان وابستہ رہا ہو پرانی آرزوئیں اور تمنائیں اور عادتیں اور جذبات عَود کر آتے ہیں۔ پس آپ کے لیے اصل فیصلہ کا وقت یہی ہے جب آپ ہندوستان میں آگئے ہیں۔ مجھے تو اب معلوم ہوا ہے کہ آپ کے والد صاحب زندہ ہیں وہ بھی آپ کے لیے ایک کشش ہیں ان پرانے خیالات کی طرف جن کو آپ ترک کر چکے ہیں۔

حقیقی تحقیقات اب ہوں گی

اس ملک میں آ کر بھی اگر تمام علاقوں اور جذبات کے مقابلہ میں آپ کی پہلی تحقیق ثابت اور قائم رہی تب آپ کی تحقیق حقیقی تحقیق کہلا سکتی ہے اور آپ کا ایمان پختہ ایمان ہو گا۔ آپ کا پہلا نتیجہ اور فیصلہ میرے نزدیک یقینی نتیجہ نہیں کیونکہ جس وقت آپ نے وہ نتیجہ نکالا تھا اس وقت آپ کے مقابلہ میں یہ جذبات اور علائق نہ تھے جواب ہیں۔ اس لیے وہی نتیجہ دائمی نتیجہ ہو گا جس پر ان علائق اور جذبات کے مقابلہ میں آپ پہنچیں گے۔

یک طرفہ فیصلہ

اگر آپ ان علائق اور ان جذبات کا مقابلہ کر سکے اور عادات قدیمہ پر غالب آگئے تب آپ کا نتیجہ اور فیصلہ درست مانا جائے گا لیکن جب تک یہ چیزیں آپ کے آگے نہ تھیں اس وقت کا فیصلہ تو اس ضرب المثل کا مصداق تھا کہ ’’تنہا پیش قاضی روی راضی آئی‘‘ (یہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح نے متبسم ہو کر فرمایا کہ) یہاں تو معاملہ اس کے بھی برعکس ہے کیونکہ آپ ’’تنہا پیش قاضی‘‘ نہیں گئے۔ بلکہ (قاضی عبد اللہ صاحب کی طرف دیکھ کر جو پاس ہی بیٹھے تھے کہا کہ) قاضی آپ کے پاس گیا تھا دوسرے فریق کی سنی ہی نہیں۔ ہماری مبلغوں کی باتیں سنیں اور آپ نے سمجھا کہ یہ باتیں معقول ہیں۔ آپ نے ان کو قبول کر لیا لیکن ان کے مقابلہ میں دوسرا کوئی سنانے والا نہ تھا۔ اس لیے یہ فیصلہ یک طرفہ ہے۔ پہلی باتیں جو آپ نے سنی ہوئی تھیں وہ اس عمر کی تھیں جس وقت کی سنی ہوئی باتیں چنداں یاد نہیں رہتیں۔ پس اس وقت مقابلہ نہ تھا۔ ہمارے مبلغوں نے آپ کو کچھ سنا دیا آپ نے اس کے مطابق فیصلہ کر لیا کہ یہ باتیں معقول ہیں، درست ہیں۔ اب آپ یہاں آئے ہیں اور یہاں فریق مخالف کے بھی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بھی اپنے مذہب کی صداقت کے دلائل ہیں۔ اس لیے یہاں مقابلہ ہو گا۔ پھر اس وقت فیلنگز آپ کے سدِ راہ نہ تھے یہاں فیلنگز بھی ہیں پس وہ فیصلہ آپ کا یک طرفہ تھا اور اس فیصلہ کے قبول کرنے میں کوئی روک نہ تھی مگر اب کا فیصلہ زیادہ غور اور فکر کا نتیجہ ہو گا اور تمام روکوں کو مدنظر رکھ کر ہو گا اگر اب بھی اسی پہلے فیصلہ پر قائم رہے تب معلوم ہوتا کہ آپ نے پہلا فیصلہ بھی خوب سوچ سمجھ کر کیا تھا اور نہ وہ ایک جلد بازی کا فیصلہ سمجھا جاوے گا۔

مشکلات کو مدنظر رکھ کر جو فیصلہ کیا جائے وہ حقیقی فیصلہ ہوتا ہے

درحقیقت جو فیصلہ بغیر راہ میں آنے والی مشکلات کو مدنظر رکھنے کے کیا جاوے وہ حقیقی فیصلہ نہیں ہے۔ قرآن کریم نے اس بات کو نہایت لطیف طور پر بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ (العنکبوت:3) کہ کیا لوگوں نے خیال کر لیا ہے کہ ان کے صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے ان کو چھوڑ دیا جائے گا اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

فتنہ کے معنے ہوتے ہیں آگ میں ڈال کر کھوٹے کھرے کو پرکھنا۔ جیسا کہ سونا آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس اسی طرح ایک شخص اگر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کو ایک آگ میں ڈالا جاتا ہے جو تعلقات اور جذبات کی آگ ہوتی ہے اگر اس آگ میں پڑ کر وہ سلامت نکلے، خدا تعالیٰ فرماتا ہے تب ہم اس کو مومن کہیں گے۔ یہ فتنہ (آزمائش) میں پڑنے کا معاملہ آپ سے ولایت میں نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہاں پر وہ لوگ نہ تھے جن سے آپ کا مذہبی تعلق ہوتا، نہ وہ چیزیں تھیں جن کو علائق کہتے ہیں اور نہ آپ کے جذبات ابھارنے کے سامان تھے کیونکہ وہاں کے لوگوں کے نزدیک جیسا اسلام غیر مذہب تھا ویسا ہی ہندوؤں کے مختلف مذاہب غیر۔ اور اگر وہ لوگ آپ سے نفرت کرتے بھی تو بھی آپ کہہ سکتے تھے کہ ان کی نفرت میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتی کیونکہ وہاں آپ کی اقامت عارضی تھی لیکن یہاں یہ بات نہیں کیونکہ یہاں پر وہ لوگ بھی ہیں جن سے آپ کا مذہبی اتحاد رہا ہے اور پھر آپ کے والد صاحب ہیں، بھائی بہن ہیں، دوسرے رشتہ دار ہیں، بیوی ہے۔ یہ وہ تمام باتیں ہیں جو عادات قدیمہ اور جذبات پر اثر ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ ان مختلف کششوں کے مقابلہ میں اگر آپ اسی نتیجہ پر قائم رہیں جو آپ نے نکالا ہے تو وہ درست ہو گا۔ ولایت میں تو یہ بات تھی کہ وہاں آپ خواہ کتنا ہی لمبا عرصہ رہے لیکن آپ کا یہ کبھی خیال نہیں ہوا ہو گا کہ وہ آپ کا وطن ہے اس لیے وہاں کے لوگوں کی مخالفت پر آپ کہہ سکتے تھے کہ ہم اپنے وطن میں چلے جائیں گے یا کسی اور جگہ چلے جائیں گے مگر یہاں کے لوگوں کی مخالفت پر آپ یہ کہہ کر دل کو تسلی نہیں دے سکتے کہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا کیونکہ آپ کو اسی ملک میں رہنا ہو گا۔ پس یہ مختلف فتنے ہیں، مختلف آزمائشیں ہیں اور مختلف امتحان ہیں۔ اگر آپ ان میں پورے اتریں تو البتہ آپ کا فیصلہ درست ہو گا۔ مسلمان سینکڑوں برس سے چلے آتے ہیں لیکن اسی قاعدہ کے مطابق جب ان کا امتحان لیا گیا تو بہت سے رہ گئے۔ رسول کریم ﷺ کے وقت میں عورتوں تک کو ایمان کا اظہار کرنے کی وجہ سے مخالفین کی طرف سے طرح طرح کی مصیبتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے ان تمام کششوں اور تمام علاقوں اور جذبوں کو اسلام کے مقابلہ میں چھوڑ دیا کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ اسلام حق ہے۔

☆...☆(جاری ہے)...☆...☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں

دعائیہ خط لکھنے کا پتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ خط و کتابت کرنے والے احباب کی سہولت کے لیے ڈاک کا پتہ اور فیکس نمبر درج ذیل ہیں:

ڈاک کا پتہ: The London Mosque
16 Gressenhall Road, London SW18 5QL, UK

فیکس نمبر: 0044-2088705234

’سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی خاص نشانی‘

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریلوے کا اجراء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر 200 پر تحریر فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ کے آسمانی نشان ہماری شہادت کے لیے کس قدر ہیں لیکن افسوس کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جزو کی کتاب میں بھی انکی گنجائش نہیں ہوسکتی اس لیے ہم محض بطور نمونہ کے ایک سو چالیس نشان اُن میں سے لکھتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 ص 200)

4 چوتھا نشان۔ ایک نئی سواری کا نکلنا ہے جو مسیح موعود کے ظہور کی خاص نشانی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر: 5) یعنی آخری زمانہ وہ ہے جب اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ اور ایسا ہی حدیث مسلم میں ہے ولیترکنّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا۔ یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور کوئی اُن پر سفر نہیں کرے گا۔ ایام حج میں مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف اونٹنیوں پر سفر ہوتا ہے اب وہ دن بہت قریب ہے کہ اس سفر کے لیے ریل طیار ہو جائے گی تب اس سفر پر یہ صادق آئے گا کہ لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 206-205)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یہ نشان گو (معنوی رنگ) میں تو آپ علیہ السلام کی زندگی میں ہی جدید سواریاں نکلنے سے پُورا ہو چُکا ہے مگر اس پیشگوئی کا حرف بحرف من وعن بڑی شان و شوکت کے ساتھ اب خلافتِ خامسہ کے مبارک دور میں ہماری زندگیوں میں پُورا ہوا ہے۔

آیئے اب ہم حضور علیہ السلام کی اس مبارک پیشگوئی والے اقتباسات اور سعودی عرب کی ریلوے کی تاریخ کی روشنی میں بات کرتے ہیں۔ سورۃ التکویر کی آیت نمبر پانچ میں جو لکھا ہے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَت یعنی اُس وقت اُونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ اس میں نئی سواریوں کی ایجاد کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی میں حجاز ریلوے بن رہی تھی جس نے دمشق سے مدینہ کے لیے چلنا تھا۔ اس حوالے سے حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ

”کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی وہی مکّہ معظّمہ میں آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائے گا تب وہ اُونٹ جو تیرہ سَو برس سے حاجیوں کو لے کر مکّہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے یک دفعہ بے کار ہو جائیں گے اور ایک انقلابِ عظیم عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائے گا چنانچہ یہ کام بڑی سُرعت سے ہو رہا ہے۔ .... اور یہ پیشگوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی اور تمام دنیا اس کو بچشمِ خود دیکھے گی اور سچ تو یہ ہے کہ مکّہ اور مدینہ کی ریل کا طیار ہو جانا گویا تمام اسلامی دنیا میں ریل کا پھِر جانا ہے کیونکہ اسلام کا مرکز مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ ہے۔ اگر سوچ کر دیکھا جائے تو اپنی کیفیت کے رُو سے خسوف کسوف کی پیشگوئی اور اونٹوں کے متروک ہونے کی پیشگوئی ایک ہی درجہ پر معلوم ہوتی ہے کیونکہ جیسا کہ خسوف کسوف کا نظارہ کروڑہا انسانوں کو اپنا گواہ بنا گیا ہے ایسا ہی اونٹوں کے متروک ہونے کا نظارہ بھی ہے۔ بلکہ یہ نظارہ کسوف خسوف سے بڑھ کر ہے کیونکہ خسوف کسوف صرف دو مرتبہ ہو کر اور صرف چند گھنٹہ تک رہ کر دنیا سے گزر گیا مگر اس نئی سواری کا نظارہ جس کا نام ریل ہے ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ پہلے اونٹ ہوا کرتے تھے۔ ذرا اس وقت کو سوچو کہ جب مکّہ معظّمہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیئتِ مجموعی میں مدینہ کی طرف جائے گا یا مدینہ سے مکّہ کی طرف آئے گا تو اس نئی طرز کے قافلہ میں عین اس حالت میں جس وقت کوئی اہلِ عرب یہ آیت پڑھے گا کہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَت یعنی یاد کرو وہ زمانہ جب کہ اونٹنیاں بیکار کی جائیں گی اور ایک حمل دار اونٹنی کا بھی قدر نہ رہے گا جو اہلِ عرب کے نزدیک بڑی قیمتی تھی اور جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف جاتا ہوا یہ حدیث پڑھے گا کہ وَیُتْرَکُ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا۔ یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور اُن پر کوئی سوار نہ ہوگا تو سننے والے اس پیشگوئی کو سن کر کس قدر وجد میں آئیں گے اور کس قدر ان کا ایمان قوی ہوگا۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی قرآن شریف میں ذکر کی گئی ہے جس سے ہر ایک مومن کو خوشی سے اُچھلنا چاہیے۔

سُبحان اللہ! کس قدر روشن پیشگوئی ہے یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں کیونکہ ہماری پیاری کتاب اللہ قرآن شریف کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کیلئے یہ ایک ایسا نشان دُنیا میں ظاہر ہو گیا ہے۔

منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے وہ دو نشان ہیں جو دنیا کو کبھی نہیں بھولیں گے یعنی ایک وہ نشان جو آسمان میں ظاہر ہوا اور دوسرا وہ نشان جو زمین نے ظاہر کیا .... زمین کا نشان وہ ہے جس کی طرف یہ آیت کریمہ قرآن شریف کی وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَت اشارہ کرتی ہے جس کی تصدیق میں مسلم میں یہ حدیث موجود ہے وَیُتْرَکُ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا۔ خسوف کسوف کا نشان تو کئی سال ہوئے جو دو مرتبہ ظہور میں آ گیا اور اُونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلادِ اسلامیہ میں قریباً سَو برس سے عمل میں آرہا ہے لیکن یہ پیشگوئی اَب خاص طور پر مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ کی ریل طیار ہونے سے پوری ہو جائے گی۔“ (تفسیر القران جلد چہارم صفحہ 541 تا 542)

”میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہو کر اُونٹ بیکار کیے گئے اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکّہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو کر وہ تمام اُونٹ بیکار ہو جائیں گے“۔

(تفسیر القران جلد چہارم صفحہ 551)

مکّہ مدینہ کے درمیان بھی ریل تیار ہو رہی ہے۔.........

پس یہ اور دوسرے نشان تو پورے ہو باقی صفحہ نمبر 15 پر

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 مارچ 2017ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ندرت مبشرہ احمد بنت سید ہاشم اکبر احمد صاحب کا ہے اور عزیزم مرزا شریف احمد (واقف نو) جو مرزا محمود احمد امریکہ کے بیٹے ہیں کے ساتھ بیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ سیدہ ندرت مبشرہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی پڑپوتی ہے اور مرزا شریف احمد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان دونوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے ہے۔ اور اس بات کو ہمیشہ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ خاندان کا ہو کر اس کے جو تقاضے ہیں انہیں بھی پورا کرنا چاہیے۔ اور نیکی اور تقویٰ اور جماعت کی خدمت اور خلافت سے تعلق اس میں ان لوگوں کو دوسروں سے آگے ہونا چاہیے۔ نہیں تو صرف خاندان کا ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اللہ کرے کہ یہ دونوں، لڑکا اور لڑکی اس بات کو سمجھنے والے ہوں اور اس لحاظ سے آئندہ اپنی نسلوں کی تربیت بھی کرنے والے ہوں۔ لڑکا چونکہ یہاں موجود نہیں تو اس کے وکیل مرزا سفیر احمد ہیں۔

حضور انور نے فریقین کے مابین ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فرزانہ فہیم کا ہے جو ہمارے واقف زندگی مبلغ فہیم احمد خادم صاحب، جو اس وقت جامعۃ المبشرین گھانا کے پرنسپل ہیں ان کی بیٹی ہیں اور یہ نکاح شمیم جمال احمد جو جامعہ احمدیہ گھانا کے طالب علم ہیں ابن مکرم محمود جمال احمد صاحب کے ساتھ چھ ہزار گھانین سی ڈی حق مہر پر طے پایا ہے۔

یہ دونوں، ایک واقف زندگی ہے، مربی بن رہے ہیں، دوسری مربی کی بیٹی ہے اس لحاظ سے ان لوگوں کو بھی اپنے بڑوں کی جماعتی خدمات کو سامنے رکھنا چاہیے اور جو مربی بن رہا ہے اس کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پہ ذمہ داریاں صرف باہر کی نہیں بلکہ گھر کے اندر نمونے قائم کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے اور ہر لحاظ سے ان کی عائلی زندگی خوشگوار ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کی توفیق دے۔ دونوں، دلہا اور دلہن کے یہاں وکیل ہیں۔

اس نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عافیہ احمد خورشید کا ہے جو احمد خورشید صاحب کی بیٹی ہیں، یہ عزیزم عصام احمد (واقف نو) ابن مکرم ناصر احمد (واقف نو) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

فریقین کے مابین ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حنا لطیف کا ہے جو مکرم محمد لطیف صاحب امریکہ کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عطاء السلام بھٹی ابن مکرم نوید بھٹی صاحب امریکہ کے ساتھ بیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم عطاء السلام جو ہیں یہ قاضی ضیاء الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں اور عزیزہ حنا کی والدہ صاحبہ حضرت میاں سلطان احمد صاحب درویش قادیان اور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ اور دونوں اس وقت طوعی طور پر خدام الاحمدیہ میں بھی اور میڈیا ٹیم میں بھی جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ ماریہ بھٹی کا ہے جو مکرم مجید احمد بھٹی صاحب (صدر جماعت وانڈز ورتھ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم اعزاز احمد ابن مکرم آصف احمد جو MTA میں رضا کار کے طور پر کام کر رہے ہیں، کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ ماریہ بھی MTA Production Team میں کام کر رہی ہیں اور عزیزم اعزاز، حاجی گلاب دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔

حضور نے اس نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور پھر تمام نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور ان نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

بقیہ: ملفوظات.................... از صفحہ نمبر 01

(البدر میں ہے:) ”زندگی کے لمبا کرنے کا ایک ہی گُر ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسے کہ قرآن شریف میں لکھا ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ (الرعد: 18) جو شئے انسان کو زیادہ فائدہ رساں ہوتی ہے وہ زمین میں بہت دیر قائم رہتی ہے۔“

البدر میں ہے: ”قریب 30 سال کا عرصہ گذرا ہے کہ ایک دفعہ مجھے سخت بخار چڑھا یہاں تک کہ مَیں نے سمجھا کہ اب آخری دم ہے اور جب میرا خیال قریب قریب یقین کے ہو گیا تو تفہیم ہوئی اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 89-90)

خطبہ جمعہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرا کوئی دعویٰ قرآن کے مطابق نہ ہو تو میں اسے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دوں۔

’’اچھا تو پھر جدھر قرآن ہے ادھر ہی میں بھی ہوں‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں زمانے کی حالت، مسیح موعود کے ظہور کی ضرورت، آپؑ کے ظہور کے زمانہ کی خصوصیت، آپؑ کی بعثت کی جگہ، آپؑ کی ماموریت کی شہادتیں نیز حق معلوم کرنے کے بارہ میں راہنمائی کے لیے حضرت اقدس علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریقہ کا ایمان افروز بیان

خلافت کے وفادار، نیک اور وفاشعار بزرگان مولانا خورشید احمد انور صاحب (وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)، مکرم طاہر حسین منشی صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ فجی) اور مالی کے مخلص باشندے مکرم موسیٰ سسکو صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/ مارچ 2019ء بمطابق 22/ امان 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

کل 23/ مارچ ہے اور یہ دن جماعت میں یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔ اس تاریخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آخری زمانے میں آکر اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا کو بتانا تھا اور پھیلانا تھا اور مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا تھا بلکہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا تھا اس کا اعلان ہوا۔ یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ میں ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور یوں آپؑ نے اپنی بیعت کا آغاز فرمایا۔ اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی کچھ ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کے آنے کی ضرورت، زمانے کی حالت اور اپنے دعوے کے بارے میں اور جو مختلف نشانات اس سے وابستہ تھے ان کے بارے میں بتایا ہے۔ آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ ؎

’’وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا‘‘

(درثمین صفحہ 160)

پس زمانے کی حالت متقاضی تھی کہ کوئی آئے جو اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالے لیکن بدقسمتی سے مسلمان علماء کی اکثریت نے جو پہلے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیح آئے اور بڑی شدت سے یہ انتظار کر رہے تھے لیکن آپؑ کے دعوے کے بعد اکثریت نے مخالفت کی اور عامۃ المسلمین کو جھوٹی کہانیاں سنا کر، جھوٹی باتیں آپؑ کی طرف منسوب کر کے آپؑ کے خلاف اور آپؑ کی جماعت کے خلاف اس قدر بھڑکایا کہ قتل کے فتوے دیے جانے لگے۔ بلکہ آج تک احمدیوں پر بعض ملکوں اور جگہوں پر ظلم و بربریت دکھاتے ہوئے قتل و غارت گری کی ایسی ہولناک مثالیں قائم کی جارہی ہیں یا کی گئیں اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا گیا جن کا اسلام کی حقیقت جاننے والے کبھی سوچ بھی نہیں سکتے اور کبھی ان سے ایسی حرکتیں عمل میں آہی نہیں سکتیں۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حالات اور مسیح موعود کے آجانے کے بارے میں کس طرح مختلف ارشادات فرمائے ہیں۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ کیوں مسیح موعود کے آنے کی ضرورت ہے اور مسیح کو اس زمانے سے کیا خصوصیت ہے؟ آپؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ بہرحال میں نے ہی آنا تھا۔ زمانہ متقاضی تھا کہ کوئی آئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’قرآن شریف نے اسرائیلی اور اسماعیلی دو سلسلوں میں خلافت کی مماثلت کا کھلا کھلا اشارہ کیا ہے جیسے اس آیت سے ظاہر ہے۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ (النور:56)‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اسرائیلی سلسلہ کا آخری خلیفہ جو چودھویں صدی پر بعد حضرت موسیٰؑ آیا وہ مسیح ناصریؑ تھا۔ مقابل میں ضرور تھا کہ اس امّت کا مسیح بھی چودھویں صدی کے سر پر آوے۔ علاوہ ازیں اہل کشف نے‘‘ (جن کو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا، صاحب کشوف تھے انہوں نے، بہت سارے پرانے بزرگوں نے) ’’اسی صدی کو بعثت مسیح کا زمانہ قرار دیا‘‘ (ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اہل حدیث کا اتفاق ہو چکا ہے کہ علامات صُغریٰ کُل اور علامات کُبریٰ ایک حد تک پوری ہو چکی ہیں۔‘‘ (یعنی بڑی اور چھوٹی علامات جو مسیح کے آنے کی تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔) آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’لیکن اس میں کسی قدر ان کی غلطی ہے۔‘‘ (علامات جو بھی تھیں) ’’علامات کُل پوری ہو چکی ہیں۔‘‘ (یہ نہیں کہ کچھ حد تک بلکہ مسیح کے آنے کی جو علامات تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ) ’’بڑی علامت یا نشان جو آنے والے کا ہے وہ بخاری شریف میں یَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ وَیَقۡتُلُ الۡخِنۡزِیۡرَ الخ لکھا ہے یعنی نزول مسیح کا وقت غلبہ نصاریٰ اور صلیبی پرستش کا زور ہے۔ سو کیا یہ وہ وقت نہیں؟ کیا جو کچھ پادریوں سے نقصان اسلام کو پہنچ چکا ہے اس کی نظیر آدم سے لے کر آج تک کہیں ہے؟ ہر ملک میں تفرقہ پڑ گیا۔ کوئی ایسا خاندان اسلامی نہیں کہ جس میں سے ایک آدھ آدمی ان کے ہاتھ میں نہ چلا گیا ہو۔ سو آنے والے کا وقت صلیب پرستی کا غلبہ ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا غلبہ ہوگا کہ کس طرح درندوں کی طرح اسلام پر کینہ وری سے حملے کیے گئے۔‘‘ (یہ الفاظ ہی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں جو الزام لگایا جاتا ہے کہ آپؑ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں۔ پس ان سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ کیا آپ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں یا اسلام کے دفاع کے لیے اور اس کی برتری ثابت کرنے کے لیے میدان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارے گئے ہیں۔ بہرحال) آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’کیا کوئی گروہ مخالفین کا ہے کہ جس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت وحشیانہ الفاظ اور گالیوں سے یاد نہیں کیا؟ اب اگر آنے والے کا یہ وقت نہیں تو بہت جلدی وہ آیا بھی تو سو سال تک آئے گا کیونکہ وہ‘‘ (مسیح موعود) ’’وقت کا مجدد ہے جس کی بعثت کا زمانہ صدی کا سر ہوتا ہے۔ تو کیا اسلام میں موجودہ وقت میں اس قدر اَور طاقت ہے کہ ایک صدی تک پادریوں کے روز افزوں غلبہ کا مقابلہ کر سکے۔ غلبہ حد تک پہنچ گیا اور آنے والا آ گیا۔ ہاں اب وہ دجال کو اِتمام حجت سے ہلاک کرے گا کیونکہ حدیثوں میں آچکا ہے کہ اس کے ہاتھ پر ملتوں کی ہلاکت مقدر ہے نہ لوگوں کی یا اہل ملل کی تو ویسا ہی پورا ہوا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 47-48)

یعنی مسیح محمدی نے جو آنا تھا تو اس نے دلائل اور براہین سے تمام دوسرے مذاہب پر اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت کرنی تھی اور اسلامی تعلیم کو ہر مذہب وملت پر اپنی برتری منوانے کے لیے پیش کرنا تھا۔ ہزاروں غیر مسلم جو ہر سال جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں وہ آپؑ کے دیے ہوئے دلائل اور براہین کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔

پھر زمانے کی حالت اور مسیح موعود کی ضرورت کے بارے میں مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ

’’اگر زمین قابل نہیں ہوتی تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔‘‘ (اگر کوئی زمین اچھی نہ ہو، بنجر زمین ہو، سخت زمین ہو تو نقصان ہی ہوتا ہے۔) ’’اسی لیے آسمانی نور اترا ہے اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ‘‘ (یعنی اپنی زمینوں کو، دلوں کی زمین کو اس قابل بناؤ) ’’تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی وہ اس کو ضائع کر دیتی ہے۔‘‘ (پانی کا اس پر کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔) ’’تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو اور ٹھوکر کھا کر اندھے کوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔‘‘ (یہ نہ ہو کہ کہیں تمہارا ایسا حال ہو جائے کہ تاریکی ملے باوجود روشنی کے اور اندھے کنویں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔) فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ مادرِ مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے مگر تم ان پر قدم مارنے کے لیے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کے لیے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا۔‘‘ (کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔) ’’لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین ویسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں‘‘ (ہیں۔ دائیں بائیں سے حملے ہو رہے ہیں۔) ’’جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔‘‘ (تمام قومیں اسی کوشش میں ہیں، اسی فکر میں ہیں۔ آج تک کسی نہ کسی طریقے سے یہی حال ہے۔) فرماتے ہیں کہ ’’مجھے یاد ہے اور براہین احمدیہ میں بھی میں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں۔‘‘ (آپؑ کے زمانے کی بات ہے آج سے سوا سو سال پہلے بلکہ ڈیڑھ سو سال پہلے۔) فرماتے ہیں کہ ’’عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر ہے۔‘‘ (اُس وقت مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ تھی۔ اب تو تقریباً پچاس ساٹھ کروڑ ہے بلکہ اس سے زیادہ) فرمایا کہ ’’اگر اس زیادتی تعداد کو جو اب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائے‘‘ (یعنی کہ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ہیں) ’’تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔‘‘ (جتنی مسلمانوں کی تعداد اتنی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور اب تو مختلف ذریعوں سے، میڈیا سے، سوشل میڈیا سے، انٹرنیٹ سے، مختلف ذرائع سے یہ کام اس سے بھی بڑھ چکا ہے۔ نئے نئے طریقے اختیار کر لیے گئے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ مخالف ایک ایک کتاب ہندوستان کے ہر مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔) فرمایا کہ ’’اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اور اس کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔ مگر نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ مجھے افسوس اور رنج اس امر کا ہوتا ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر ناطے بیاہ کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے۔‘‘ (اتنی فکر بھی نہیں جتنی شادی بیاہ کے لیے فکر ہوتی ہے) ’’اور مجھے اکثر بار پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ عیسائی عورتوں تک مرتے وقت لاکھوں کھا روپیہ عیسائی دین کی ترویج اور اشاعت کے لیے وصیت کر جاتی ہیں۔‘‘ (اس زمانے میں عیسائیوں کا مدد کی طرف رجحان تھا تو ان کی عورتیں بھی قربانیاں کیا کرتی تھیں) ’’اور ان کا اپنی زندگیوں کو عیسائیت کی اشاعت میں صرف کرنا تو ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔‘‘ (اُس زمانے کا آپؑ پھر نقشہ کھینچتے ہیں کہ) ’’ہزار ہا لیڈیز مشنری گھروں اور کوچوں میں پھرتی‘‘ (عیسائی عورتیں تبلیغ کرتی پھرتی ہیں) ’’اور جس طرح بَن پڑے نقد ایمان چھینتی پھرتی ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’مسلمانوں میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا کہ وہ پچاس روپیہ بھی اشاعت اسلام کے لیے وصیت کر کے مرا ہو۔ ہاں شادیوں اور دنیاوی رسوم پر تو بے حد اسراف ہوتے ہیں‘‘ (اور یہ اسراف تو آجکل بھی ہیں۔ اسلام کی خدمت کے لیے جو تھوڑا بہت نام نہاد خرچ کرتے بھی ہیں، ان کے بھی جو دنیاوی خرچ ہیں ان خرچوں کی کوئی نسبت ہی نہیں ہے) فرمایا ’’اور قرض لے کر بھی دل کھول کر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں مگر خرچ کرنے کے نہیں تو صرف اسلام کے لیے نہیں۔ افسوس! افسوس!! اس سے بڑھ کر اَور مسلمانوں کی حالت قابل رحم کیا ہو گی؟‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 72 تا 74)

مسلمانوں کی اکثریت کا آج بھی یہی حال ہے۔ گو کہ کچھ بہتری بعض جگہوں پر پیدا ہوئی ہے لیکن وہ بھی جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے جتنا خرچ کیا جاتا ہے دین کے لیے اس کے عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ یہ اس وقت کے حالات تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔ اب اگر مسلمانوں کے ایک حصہ کو مذہب کی طرف توجہ پیدا بھی ہوئی ہے جیسا کہ میں نے کہا تو صرف اس حد تک ہے کہ اسلام پر قائم رہنا ہے۔ چلو اس حد تک بہتری آئی ہے کہ ٹھیک ہے بہت سارے لوگ ہیں جو اسلام پہ قائم رہنا چاہتے ہیں۔ کچھ حد تک مسجدیں بھی انہوں نے اپنی آباد کی ہیں۔ لیکن اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لیے کوئی کوشش نہیں ہے اور اگر کوئی نام نہاد کوشش ہے تو وہ شدت پسندی کی ہے کہ ہم نے زبردستی اسلام کو پھیلانا ہے۔ اس طرح مختلف گروہ بن چکے ہیں یا مسیح موعود کی اور اس کی جماعت کی مخالفت کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اب اگر اسلام دنیا میں پھیلنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کے ذریعہ ہی پھیلنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔

آنے والے مسیح موعود کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کچھ نشانیاں بھی بتائی تھیں۔ یہ نہیں کہ وہ آنے والا بغیر کسی نشانی کے دعویٰ کر دے گا۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’آنے والے کا ایک یہ نشان بھی ہے کہ اس زمانہ میں ماہ رمضان میں کسوف وخسوف ہو گا‘‘ (چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن لگے گا۔) ’’اللہ تعالیٰ کے نشان سے ٹھٹھا کرنے والے خدا سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ کسوف و خسوف کا اس کے دعویٰ کے بعد ہونا یہ ایک ایسا امر تھا جو افترا اور بناوٹ سے بعید تر ہے‘‘ (اس کو افترا نہیں کہہ سکتے۔ اتفاق بھی نہیں کہہ سکتے۔ دھوکا بھی نہیں کہہ سکتے۔) فرمایا کہ ’’اس سے پہلے کوئی کسوف وخسوف ایسا نہیں ہوا۔ یہ ایک ایسا نشان تھا کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے کُل دنیا میں آنے والے کی منادی کرنی تھی۔ چنانچہ اہل عرب نے بھی اس نشان کو دیکھ کر اپنے مذاق کے مطابق درست کہا۔ ہمارے اشتہارات بطور منادی جہاں جہاں نہ پہنچ سکتے تھے وہاں وہاں اس کسوف وخسوف نے آنے والے کے وقت کی منادی کر دی۔ یہ خدا کا نشان تھا جو انسانی منصوبوں سے بالکل پاک تھا۔ خواہ کوئی کیسا ہی فلسفی ہو وہ غور کرے اور سوچے کہ جب مقرر کردہ نشان پورا ہو گیا تو ضرور ہے کہ اس کا مصداق بھی کہیں ہو۔ یہ امر ایسا نہ تھا کہ جو کسی حساب کے ماتحت ہو جیسے کہ فرمایا تھا کہ یہ اس وقت ہو گا جب کوئی مدعی مہدویت ہو چکے گا‘‘ (مہدی اور مسیح کا دعویٰ ہو چکا ہو گا تب یہ نشان ظاہر ہو گا۔) فرماتے ہیں کہ ’’رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ آدمؑ سے لے کر اس مہدی تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اگر کوئی شخص تاریخ سے ایسا ثابت کرے تو ہم مان لیں گے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 48-49)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ایک اَور نشان یہ بھی تھا کہ اس وقت ستارہ ذُوالسِّنِیْن طلوع کرے گا۔ یعنی ان برسوں کا ستارہ جو پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی وہ ستارہ جو مسیح ناصری کے ایام (برسوں) میں طلوع ہوا تھا۔ اب وہ ستارہ بھی طلوع ہو گیا جس نے یہودیوں کو مسیح کی اطلاع آسمانی طور سے دی تھی۔ اسی طرح قرآن شریف کے دیکھنے سے بھی پتہ لگتا ہے وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ﴿۵﴾ وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ﴿۶﴾ وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ﴿۷﴾ وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ﴿۸﴾ وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ﴿۹﴾ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ﴿۱۱﴾ ‘‘ (یہ ساری پیشگوئیاں قرآن کریم میں ہیں کہ وحشی اکٹھے کیے جائیں گے۔ اس کی مختلف تشریح ہے۔ یہ بھی ہے کہ چڑیا گھر قائم ہو گئے۔ یہ بھی ہے کہ تعلیم عام ہو کے دنیا میں پھیل گئی۔ یہ بھی ہے کہ بعض مقامی لوگوں کو بعض قوموں نے حملہ کر کے ختم کر دیا۔ پھر سمندروں کے ملائے جانے کا بھی ہے۔ لوگوں کے ملائے جانے کا بھی ہے۔ اب رابطے کے آسان ترین طریقے ہو گئے ہیں اور اب تو ایک سیکنڈ میں دنیا میں ہر جگہ رابطے ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ ہے کہ عورت جس پہ اس وقت جو ظلم ہوتا تھا۔ اس کے حقوق مارے جاتے تھے۔ قتل کی جاتی تھی وہ سوال کرے گی کہ کس جرم میں مجھے قتل کیا جا رہا ہے؟ صحیفے نشر کیے جائیں گے۔ پریس میڈیا ہے یہ ساری چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے اور قرآن شریف میں اس کی پیشگوئیاں موجود ہیں) آپ فرماتے ہیں ’’یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جاویں گی۔ اعلیٰ درجہ کی سواری اور بار برداری جن سے ایام سابقہ میں ہوا کرتی تھی یعنی اس زمانہ میں سواری کا انتظام کوئی ایسا عمدہ ہو گا‘‘ (یعنی مسیح کے زمانے میں) ’’کہ یہ سواریاں بیکار ہو جائیں گی۔ اس سے ریل کا زمانہ مراد تھا‘‘ (اور یہ بھی آپؑ کی ایک پیشگوئی تھی تو اس کے مطابق اب تو ریل مدینہ اور مکہ کے درمیان بھی چل پڑی ہے یا ریلوے لائن بچھادی گئی ہے۔) فرماتے ہیں کہ ’’وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ ان آیات کا تعلق قیامت سے ہے وہ نہیں سوچتے کہ قیامت میں اونٹنیاں حمل دار کیسے رہ سکتی ہیں کیونکہ عِشَار سے مراد حمل دار اونٹنیاں ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اُس زمانہ میں چاروں طرف نہریں نکالی جائیں گی اور کتابیں کثرت سے اشاعت پائیں گی۔ غرضیکہ یہ سب نشان اسی زمانہ کے متعلق تھے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 49،50)

پھر آپؑ مزید دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مسیح موعود نے کہاں مبعوث ہونا تھا؟ ’’اب رہا مکان کے متعلق۔ سو یاد رہے کہ دجال کا خروج مشرق میں بتایا گیا ہے جس سے ہمارا ملک مراد ہے۔ چنانچہ صاحب حجج

الکہ امہ نے لکھا ہے کہ فتن دجال کا ظہور ہندوستان میں ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ظہور مسیح اسی جگہ ہو جہاں دجال ہو۔ پھر اس گاؤں کا نام قدعہ قرار دیا ہے جو قادیان کا مخفف ہے۔ یہ ممکن ہے کہ یمن کے علاقہ میں بھی اس نام کا کوئی گاؤں ہو۔'' آپؑ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یمن کے علاقے میں بھی اس نام کا کوئی گاؤں ہو۔ کہا جاتا ہے ''لیکن یہ یاد رہے کہ یمن حجاز سے مشرق میں نہیں بلکہ جنوب میں ہے۔''

فرمایا کہ ''...اس کے علاوہ خود قضاء و قدر نے اس عاجز کا نام جو رکھوایا ہے تو وہ بھی ایک لطیف اشارہ اس طرف رکھتا ہے کیونکہ غلام احمد قادیانی کے عدد بحساب جمل پورے تیرہ سو نکلتے ہیں۔'' (جو حروف ابجد کے نمبر بنتے ہیں اس کے حساب سے یہ تیرہ سو نکلتے ہیں) ''یعنی اس نام کا امام چودھویں صدی کے آغاز پر ہوگا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اسی طرف تھا۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 50)

پھر آپؑ نشانات کے بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ ''حوادث بھی ایک علامت تھی'' (مختلف قسم کی آفتیں آئیں گی، حادثات ہوں گے۔) فرمایا کہ ''حوادثِ سماوی نے قحط، طاعون اور ہیضہ کی صورت پکڑ لی۔ طاعون وہ خطرناک عذاب ہے کہ اس نے گورنمنٹ تک کو زلزلہ میں ڈال دیا'' (جس زمانے میں آپؑ بیان فرما رہے ہیں اس زمانے میں یہ پانچ چھ سال رہا اور بڑی خوفناک تباہی پھیلائی) ''اور اگر اس کا قدم بڑھ گیا تو ملک صاف ہو جائے گا'' (اتنی تیزی سے پھیل رہا تھا۔) پھر فرماتے ہیں کہ ''ارضی حوادث، لڑائیاں، زلازل تھے جنہوں نے ملک کو تباہ کیا'' (اور زمینی لڑائیاں تو ابھی بھی اسی طرح جاری ہیں۔) ''مامور من اللہ کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اپنے ثبوت میں آسمانی نشان دکھاوے۔'' فرمایا کہ ''ایک لیکھرام کا نشان کیا کچھ کم نشان تھا؟ ایک کُشتی کے طور پر کئی سال تک ایک شرط بدھی رہی۔ پانچ سال تک برابر جنگ ہوتا رہا طرفین نے اشتہار دیے، عام شہرت ہوگئی'' (ہر طرف لیکھرام کا واقعہ مشہور ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مقابلہ ہو رہا ہے۔) ''ایسی شہرت کہ جس کی مثال بھی محال ہے۔ پھر ایسا ہی واقعہ ہوا جیسے کہ کہا گیا تھا۔ کیا اس واقعہ کی کوئی اَور نظیر ہے؟ دھرم مہوتسو کے متعلق بھی کئی دن پہلے اعلان کیا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ ہمارا مضمون سب پر غالب رہے گا۔ جن لوگوں نے اس عظیم الشان اور پُر رعب جلسہ کو دیکھا ہے وہ خود غور کر سکتے ہیں کہ ایسے جلسہ میں غلبہ پانے کی خبر پیش از وقت دینی کوئی اٹکل یا قیاس نہ تھا۔ پھر آخر وہی ہوا جیسے کہا گیا۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 50 تا 51)

آپ کی کتاب جو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' ہے یہ اس کے بارے میں تھا۔ اس کے بارے میں اس زمانے کا ایک اخبار جنرل و گوہر آصفی کلکتہ ہے۔ اس کا ایک بیان پڑھ دیتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ ''اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بالا ہے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 572)

اب یہ لکھنے والا کوئی احمدی نہیں بلکہ ایک غیر ہے لیکن مجبور ہوئے اور غیروں کے بھی حوالے دے رہے ہیں اور اس طرح کے بے شمار اخباروں نے لکھا۔

پھر آپؑ مامورِ الٰہی ہونے کی شہادتیں پیش کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ

''غرض اس وقت میرے مامور ہونے پر بہت سی شہادتیں ہیں۔ اول: اندرونی شہادت۔ دوم: بیرونی شہادت۔ سوم: صدی کے سر پر آنے والے مجدد کی نسبت حدیث صحیح۔ چہارم: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر: 10) کا وعدہ حفاظت۔ اب پانچویں اور زبردست شہادت میں اَور پیش کرتا ہوں اور وہ سورۂ نور میں وعدۂ استخلاف ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے۔'' (پہلے بھی ذکر ہو گیا کہ) ''وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ (النور: 56) اس آیت میں وعدۂ استخلاف کے موافق جو خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ہوں گے وہ پہلے خلیفوں کی طرح ہوں گے۔ اسی طرح قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ فرمایا گیا ہے۔ جیسے فرمایا اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡكُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاهِدًا عَلَیۡكُمۡ كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا (المزمّل: 16) اور آپؐ مثیلِ موسیٰ استثنا کی پیشگوئی کے موافق بھی ہیں۔'' (بائبل میں پیشگوئی ہے۔) ''پس اس مماثلت میں جیسے کَمَا کا لفظ فرمایا گیا ہے ویسے ہی سورۂ نور میں کَمَا کا لفظ ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ میں مشابہت اور مماثلت تامہ ہے۔ موسوی سلسلہ کے خلفاء کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آ کر ختم ہو گیا تھا اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ اس مماثلت کے لحاظ سے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ چودھویں صدی میں ایک خلیفہ اسی رنگ و قوت کا پیدا ہو جو مسیح سے مماثلت رکھتا ہو اور اس کے قلب اور قدم پر ہو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اس امر کی اَور دوسری شہادتیں اور تائیدیں نہ بھی پیش کرتا تو یہ سلسلہ مماثلت بالطبع چاہتا تھا کہ چودھویں صدی میں عیسوی بروز آپؐ کی امت میں ہو ورنہ آپؐ کی مماثلت میں معاذ اللہ ایک نقص اور ضعف ثابت ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس مماثلت کی تصدیق اور تائید فرمائی بلکہ یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ مثیلِ موسیٰ موسیٰ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تر ہے۔'' (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تر ہیں۔)

فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے۔ اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے احیاء کے لیے آیا ہے۔'' (اس کو زندہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم پھیلانے کے لیے آیا ہے) ''اور اس تکمیل کے لیے آیا ہے جو تکمیل اشاعتِ ہدایت کہلاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 9-10)

پھر آپؑ اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ ''تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اِتمامِ نعمت اور اِکمالُ الدین ہوا'' (تھا یعنی دین اپنے کمال کو پہنچ گیا اور نعمت اپنے انتہا کو پہنچ گئی جہاں تک پہنچ سکتی تھی) ''تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول تکمیل ہدایت دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔'' آپؑ فرماتے ہیں ''تکمیل ہدایت من کلّ الوجوہ آپؐ کی آمدِ اوّل سے ہوئی'' (ہدایت کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے، شریعت اترنے سے ہوئی) ''اور تکمیل اشاعت ہدایت'' (اس ہدایت کی، شریعت کی جو اشاعت ہونی ہے وہ) ''آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۂ جمعہ میں جو آخرین منھم والی آیت آپؐ کے فیض اور تعلیم سے ایک اَور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ایک بعثت اَور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے۔'' (ایک ظلّی ہے) ''جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت'' (ہے۔ پریس بے شمار ہے) ''اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا'' (پریس میں بھی زیادہ سہولتیں مل رہی ہیں۔ بلکہ جدید ٹیکنالوجی اس میں استعمال ہو رہی ہے) ''ڈاکخانوں، تاربرقیوں، ریلوں، جہازوں کا اجرا اور اخبارات کی اشاعت، ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔ پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ترقیاں ہیں کیونکہ اس سے آپؐ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو یعنی تکمیل اشاعتِ ہدایت پورا ہو رہا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 9-10)

اور فرماتے ہیں کہ ''اب ان تمام امور کو یکجا کر کے دانشمند غور کرے کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں کیا وہ اس قابل ہے کہ سرسری نگاہ سے اسے ردّ کر دیا جائے؟ یا یہ کہ اس پر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے۔ جو کچھ ہمارا دعویٰ ہے کیا یہ صدی کے سر پر ہے یا نہیں؟ اگر ہم نہ آتے تب بھی ہر ایک عقل مند اور خدا ترس کو لازم تھا کہ وہ کسی آنے والے کی تلاش کرتا کیونکہ صدی کا سر آ گیا تھا اور اب تو جبکہ بیس برس گزرنے کو ہیں اَور بھی زیادہ فکر کی ضرورت تھی موجودہ فساد اپنی جگہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ کوئی شخص اس کی اصلاح کے لیے آنا چاہیے۔'' فرمایا کہ ''عیسائیت نے وہ آزادی اور بے قیدی پھیلائی ہے جس کی کوئی حد ہی نہیں ہے اور مسلمانوں کے بچوں پر جو اس کا اثر ہوا ہے اسے دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کے بچے ہی نہیں ہیں۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 13-14)

آپؑ فرماتے ہیں کہ حق معلوم کرنے کا ذریعہ کیا ہونا چاہیے؟ کس طرح حق معلوم کرو؟ فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا'' (چالیس دن نہیں گزریں گے) ''کہ اس پر حق کھل جائے گا مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد و تعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ رہے تو ولی جو نبوت کے لیے بطور میخ کے ہے اسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 16)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان چند حوالوں کے بعد اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختلف حوالے پیش کرتا ہوں جو آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں مختلف جگہوں پر پیش فرمائے۔ ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں کہ

’’جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں‘‘۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپؑ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے کیونکہ مخالفت کے نتیجہ میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلہ سے واقفیت ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ان کے دل میں سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک دوست حاضر ہوئے اور انہوں نے آپؑ کی بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس نے تبلیغ کی تھی؟ وہ بے ساختہ کہنے لگے کہ مجھے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے تبلیغ کی ہے۔‘‘ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے مخالف تھے۔) ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حیرت سے فرمایا وہ کس طرح؟‘‘ کہتے ہیں ’’وہ کہنے لگے میں مولوی صاحب کا اخبار اور ان کی کتابیں پڑھا کرتا تھا اور مَیں ہمیشہ دیکھتا کہ ان میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت ہوتی تھی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ میں خود بھی تو اس سلسلہ کی کتابیں دیکھوں‘‘ (اتنی مخالفت جو ہو رہی ہے تو کتابیں دیکھوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا کیا ہے) ’’کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ اور جب میں نے ان کتابوں کو پڑھنا شروع کیا تو میرا سینہ کھل گیا اور میں بیعت کے لیے تیار ہو گیا۔ تو مخالفت کا پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے الٰہی سلسلہ کو ترقی حاصل ہوتی ہے اور کئی لوگوں کو ہدایت میسر آ جاتی ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 487)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے حوالے سے کہ انبیاء کس طرح اپنی مخالفت پر ردّ عمل دکھاتے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس طرح بیان فرمایا کرتے تھے۔ پہلے تو مصری حکومت کی پرانے زمانے کی مثال دی ہے۔

آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’مصری حکومت اپنے زمانہ میں نہایت نامور حکومت تھی اور اس کا بادشاہ اپنی طاقت و قوت پر ناز رکھتا تھا‘‘ (فرعون تھے وہاں کے) ’’ایسے بادشاہ کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی مگر باوجود اس کے جب وہ بادشاہ کے پاس گئے تو گو بادشاہ نے ان کو ڈرایا دھمکایا اور انہیں اور ان کی قوم کو تباہ و برباد کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی مٹا دیا جائے گا اور تمہاری قوم کو بھی مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام باز نہ آئے اور انہوں نے کہا کہ جو پیغام مجھے خدا نے دنیا کے لیے دیا ہے وہ میں ضرور پہنچاؤں گا۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے روک نہیں سکتی‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’یہی حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ یہی حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ایسی ہی حالت ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیکھی۔ ساری قومیں آپؑ کی مخالف تھیں۔ حکومت بھی ایک رنگ میں آپؑ کی مخالف ہی تھی گو آخری زمانہ میں یہ رنگ نہیں رہا‘‘ (تھا۔ مخالفت میں کچھ کمی ہو گئی تھی۔) ’’بہرحال قومیں آپؑ کی مخالف تھیں۔ تمام مذاہب کے پیرو آپؑ کے مخالف تھے۔ مولوی آپؑ کے مخالف تھے۔ گدی نشین آپؑ کے مخالف تھے۔ عوام آپؑ کے مخالف تھے اور امراء اور خواص بھی آپؑ کے دشمن تھے۔ غرض چاروں طرف مخالفت کا ایک طوفان برپا تھا۔ لوگوں نے آپؑ کو بہت کچھ سمجھایا بعض نے دوست بن بن کر کہا کہ آپؑ اپنے دعووں میں کسی قدر کمی کر دیں۔ بعض نے کہا کہ اگر آپؑ فلاں فلاں بات چھوڑ دیں تو سب لوگ آپؑ کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے مگر آپؑ نے ان میں سے کسی کی بھی پروا نہ کی اور ہمیشہ اپنے دعویٰ کو پیش فرماتے رہے۔ اس پر شور ہوتا رہا۔ ماریں پڑتی رہیں۔ قتل ہوتے رہے مگر باوجود ان تمام تکالیف کے‘‘ (اور یہ اب تک جاری ہیں) ’’اور باوجود اس کے کہ آپؑ کا مقابلہ ایک ایسی دنیا سے تھا جس کا مقابلہ کرنے کی ظاہری سامانوں کے لحاظ سے آپؑ میں قطعاً طاقت نہ تھی پھر بھی آپؑ نے اپنے مقابلہ کو جاری رکھا بلکہ مجھے خوب یاد ہے۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ’’میں نے متعدد بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا کہ نبی کی مثال تو ویسی ہی ہوتی ہے جیسے لوگ کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک پاگل عورت رہتی تھی جب بھی وہ باہر نکلتی چھوٹے چھوٹے لڑکے اکٹھے ہو کر اسے چھیڑنے لگ جاتے۔ اس کے ساتھ مذاق کرتے‘‘ (اسے تنگ کرتے) ’’...اسے بار بار تنگ کرتے۔ وہ بھی مقابلہ میں ان لڑکوں کو گالیاں دیتی اور بددعائیں دیتی۔ آخر ایک دن گاؤں والوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہ عورت مظلوم ہے اور ہمارے لڑکے اسے ناحق تنگ کرتے رہتے ہیں۔ مظلومیت کی حالت میں یہ انہیں بددعائیں دیتی ہے کہیں ایسا نہ ہو اس کی بددعائیں کوئی رنگ لائیں‘‘ (قبول ہو جائیں کہیں) ’’ہمیں چاہیے کہ اپنے لڑکوں کو روک لیں تا کہ نہ وہ اسے تنگ کریں اور نہ یہ بددعائیں دے۔ چنانچہ اس مشورہ کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ کل سے سب گاؤں والے اپنے لڑکوں کو گھروں میں بند رکھیں اور انہیں باہر نہ نکلنے دیں۔ چنانچہ دوسرے دن سب لوگوں نے اپنے اپنے لڑکوں سے کہہ دیا کہ آج سے باہر نہیں نکلنا اور مزید احتیاط کے طور پر انہوں نے باہر کے دروازوں کی زنجیریں لگا دیں‘‘ (تالے لگا دیے۔) ’’جب دن چڑھا اور وہ پاگل عورت حسبِ معمول اپنے گھر سے نکلی تو کچھ عرصہ تک وہ ادھر ادھر گلیوں میں پھرتی رہی۔ کبھی ایک گلی میں جاتی اور کبھی دوسری‘‘ (گلی) ’’میں مگر اسے کوئی لڑکا نظر نہ آیا۔ پہلے تو یہ حالت ہوا کرتی تھی کہ کوئی لڑکا اس کے دامن کو گھسیٹ رہا ہے۔ کوئی اسے چٹکی کاٹ رہا ہے۔ کوئی اسے دھکا دے رہا ہے۔ کوئی اس کے ہاتھوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور کوئی اس سے مذاق کر رہا ہے مگر آج اسے کوئی لڑکا دکھائی نہ دیا۔ دوپہر تک تو اس نے انتظار کیا مگر جب دیکھا کہ اب تک بھی کوئی لڑکا اپنے گھر سے نہیں نکلا تو وہ دکانوں پر گئی اور ہر دکان پر جا کر کہتی کہ آج تمہارا گھر گر گیا ہے؟ بچے مر گئے ہیں؟ آخر کیا ہوا کیا ہے کہ وہ نظر نہیں آتے؟ تھوڑی دیر کے بعد جب اس طرح اس نے ہر دکان پر جا کر کہنا شروع کیا تو لوگوں نے کہا گالیاں تو اس طرح بھی ملتی ہیں اور اس طرح بھی۔ چھوڑو بچوں کو۔ ان کو قید کیوں کر رکھا ہے۔ آپؑ یہ حکایت بیان کر کے فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کا حال بھی اپنے رنگ میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ دنیا ان کو چھیڑتی ہے۔ تنگ کرتی ہے۔ ان پر ظلم و ستم ڈھاتی ہے اور اس قدر ظلم کرتی ہے کہ ان کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور ایک طبقہ کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ لوگ ظلم سے کام لے رہے ہیں۔ انہیں نہیں چاہیے کہ ایسا کریں مگر فرمایا وہ بھی دنیا کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جب دنیا ان کو نہیں ستاتی تو وہ خود اس کو جھنجھوڑتے اور بیدار کرتے ہیں تا کہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی باتوں کو سنے۔‘‘

(ماخوذ از خطباتِ محمودؓ جلد 24 صفحہ 272 تا 274)

چاہے وہ کسی طرح سنے۔ مخالفت میں بھی پھر اچھے لوگ نکل آتے ہیں۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوانی کے دوست اور آپؑ سے تعلق رکھنے والے تھے اور جو ہمیشہ آپؑ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے انہوں نے اس دعوے کے معاً بعد، (آپؑ کے دعوے کے معاً بعد) یہ اعلان کیا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا اور اب میں ہی اسے تباہ کر دوں گا۔ اس وقت کون تصوّر کر سکتا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جیسا معزز اور بارسوخ انسان کسی کے متعلق یہ کہے کہ میں اسے تباہ کر دوں گا اور پھر وہ تباہ بھی نہ ہو۔‘‘ (وہ یقیناً ایسے زور والے انسان تھے کہ جب کہتے تھے تو کر بھی سکتے تھے۔)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے رشتہ داروں نے بھی اعلان کر دیا بلکہ بعضوں نے، (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض رشتہ داروں نے) اخبارات میں یہ اعلان بھی چھپوا دیا کہ اس شخص نے دکانداری چلائی ہے۔ اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہیے اور اس طرح ساری دنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ میرے ہوش کی بات ہے کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارا انتظام میں کمّی کہلاتے ہیں آپؑ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا۔ (جو آپؑ کے ملازم تھے انہوں نے بھی کام سے بالکل انکار کر دیا) اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے۔ غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپؑ کو مٹانا اور آپ کو تباہ و برباد کرنا چاہا۔

(ماخوذ از الفضل 13 نومبر 1940ء صفحہ 2-3 جلد 28 نمبر 258)

لیکن ہوا کیا! آج آپ کا نام دنیا کے 212 ممالک میں لیا جاتا ہے۔ یہ آپؑ کی صداقت نہیں تو اَور کیا ہے؟

پھر ایک اَور نشان صداقت بیان کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے اندر پیدا کیا اور آپؑ کا وجود ہمارے لیے آیات مبینات بن گیا۔ جو شخص بھی آپؑ کے پاس بیٹھا اس کو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی نظر آ گئی اور کوئی چیز اس کو اسلام سے ہٹانے والی نہ رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب کرم دین بھیں والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا۔ آریوں نے اسے ورغلایا اور کہا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ضرور کچھ نہ کچھ سزا دے اور اس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کر لیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے جب یہ بات سنی تو ڈر گئے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گورداسپور حاضر ہوئے جہاں مقدمے کے دوران میں آپؑ ٹھہرے ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ حضور بڑے فکر کی بات ہے۔ آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے۔ آپؑ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا خواجہ صاحب! خدا کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے! میں خدا کا شیر ہوں۔ وہ مجھ پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں یکے بعد دیگرے یہ مقدمہ پیش ہوا اور ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔ (جو آپؑ کے خلاف کرنا چاہتے تھے) ان

میں سے ایک تو معطل ہوا اور ایک کا بیٹا دریا میں ڈوب کر مر گیا اور وہ اسی غم میں نیم پاگل ہو گیا۔ اس پر اس واقعہ کا اتنا اثر تھا، حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دہلی جا رہا تھا کہ وہ لدھیانے کے سٹیشن پر مجھے ملا اور بڑے الحاح سے، (بڑی لجاجت سے، بڑے درد سے) کہنے لگا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے۔ مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اور میری حالت ایسی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں۔ آپؓ نے فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہے دعا کریں، (ایک بیٹا تو مر گیا۔ اب ایک بیٹا اور ہے دعا کریں) کہ اللہ تعالیٰ اسے اور مجھے دونوں کو ہی تباہی سے بچائے (جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا)۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے اور آریوں کو ان کے مقصد میں ناکامی ہوئی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 359)

پھر آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ آپؑ کے ایک دوست تھے جو مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھی دوست تھے۔ ان کا نام نظام الدین تھا۔ انہوں نے سات حج کیے تھے۔ بہت ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دونوں سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے اس لیے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ ماموریت کیا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپؑ پر کفر کا فتوی لگایا تو ان کے دل کو بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیکی پر بہت یقین تھا۔ وہ لدھیانہ میں رہا کرتے تھے اور مخالف لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کچھ کہتے تو وہ ان سے جھگڑ پڑتے اور کہتے کہ تم پہلے حضرت مرزا صاحب کی حالت تو جا کر دیکھو وہ تو بہت ہی نیک آدمی ہیں۔ اور میں نے ان کے پاس رہ کر دیکھا ہے کہ اگر انہیں قرآن مجید سے کوئی بات سمجھا دی جائے تو وہ فوراً ماننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ فریب ہرگز نہیں کرتے۔‘‘ (کبھی دھوکا نہیں کرتے) ’’اگر انہیں قرآن کریم سے سمجھا دیا جائے گا کہ ان کا دعویٰ غلط ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ فوراً مان جائیں گے۔ بہت دفعہ وہ لوگوں کے ساتھ اس امر میں جھگڑتے اور کہا کرتے تھے کہ جب میں قادیان جاؤں گا تو دیکھوں گا کہ وہ کس طرح اپنے دعویٰ سے توبہ نہیں کرتے۔ میں قرآن کھول کر ان کے سامنے رکھ دوں گا اور جس وقت میں قرآن کی کوئی آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے متعلق بتاؤں گا تو وہ فوراً مان جائیں گے۔ وہ کہنے لگے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ قرآن کی بات سن کر پھر کچھ نہیں کہا کرتے۔ آخر ایک دن انہیں خیال آیا اور لدھیانے سے قادیان پہنچے۔ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ کیا آپؑ نے اسلام چھوڑ دیا ہے اور قرآن سے انکار کر دیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ قرآن کو تو میں مانتا ہوں اور اسلام میرا مذہب ہے۔ کہنے لگے کہ الحمد للہ۔ میں لوگوں سے یہی کہتا رہتا ہوں کہ وہ قرآن کو چھوڑ ہی نہیں سکتے۔ پھر کہنے لگے اچھا اگر میں قرآن مجید سے سینکڑوں آیتیں اس امر کے ثبوت میں دکھا دوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چلے گئے ہیں تو کیا آپ مان جائیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سینکڑوں آیات کا کیا ذکر ہے۔ اگر آپ ایک ہی آیت مجھے ایسی دکھا دیں گے تو میں مان لوں گا۔ کہنے لگے الحمد للہ۔ میں لوگوں سے یہی بحث کرتا آیا ہوں کہ حضرت مرزا صاحبؑ سے منوانا تو کچھ مشکل بات نہیں ہے۔ یونہی لوگ شور مچاتے ہیں۔

پھر کہنے لگے اچھا سینکڑوں نہ سہی مَیں اگر سو آیتیں ہی حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کر دوں تو کیا آپؑ مان لیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے تو کہہ دیا ہے کہ اگر آپ ایک ہی آیت ایسی پیش کر دیں گے تو میں مان لوں گا۔ قرآن مجید کی جس طرح سو آیتوں پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایک یا سو آیتوں کا سوال ہی نہیں۔ کہنے لگے اچھا سو نہ سہی پچاس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو کیا آپ کا وعدہ رہا کہ آپؑ اپنی بات چھوڑ دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر فرمایا میں تو کہہ چکا ہوں کہ آپ ایک ہی آیت پیش کریں میں ماننے کے لیے تیار ہوں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جوں جوں اس امر پر پختگی کا اظہار کرتے جائیں انہیں شبہ ہوتا جائے کہ شاید اتنی آیتیں قرآن میں نہ ہوں۔ آخر کہنے لگے اچھا دس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو پھر ضرور مان جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا میں تو اپنی پہلی ہی بات پر قائم ہوں۔ آپ ایک آیت ہی پیش کریں۔ کہنے لگے اچھا اب میں جاتا ہوں چار پانچ دن تک آؤں گا اور آپؑ کو قرآن سے ایسی آیتیں دکھلا دوں گا۔ ان دنوں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لاہور میں تھے اور حضرت خلیفہ اول بھی وہیں تھے اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے اس وقت مباحثے کے لیے شرائط کا تصفیہ ہو رہا تھا جس کے لیے آپس میں خط و کتابت بھی ہو رہی تھی۔ مباحثے کا موضوع وفات مسیح تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یہ کہتے تھے کہ چونکہ قرآن مجید کی مفسّر حدیث ہے اس لیے جب حدیثوں سے کوئی بات ثابت ہو جائے تو وہ قرآن مجید کی ہی بات سمجھی جائے گی۔ اس لیے حدیثوں کی رو سے وفات و حیات مسیح پر بحث ہونی چاہیے اور حضرت مولوی صاحبؓ فرماتے تھے کہ قرآن مجید حدیث پر مقدم ہے۔ اس لیے بہرصورت قرآن سے ہی اپنے مدعا کو ثابت کرنا ہو گا۔ اس پر بہت دنوں بحث رہی اور بحث کو مختصر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ تا کسی نہ کسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ ہو جائے حضرت خلیفہ اولؓ اس کی بہت سی باتوں کو تسلیم کرتے چلے گئے کہ ٹھیک ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے اور مولوی محمد حسین بہت خوش تھے کہ جو شرائط میں منوانا چاہتا ہوں وہ مان رہے ہیں۔

اس دوران میں میاں نظام الدین صاحب بھی وہاں پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب رخصت ہوئے تو ان کے پاس پہنچے اور کہنے لگے اب تمام بحثیں بند کر دو۔ میں اب حضرت مرزا صاحبؑ سے مل کر آیا ہوں اور وہ بالکل توبہ کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ میں چونکہ آپ کا بھی دوست ہوں اور مرزا صاحبؑ کا بھی اس لیے مجھے اس اختلاف سے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی طبیعت میں نیکی ہے اس لیے میں ان کے پاس گیا اور ان سے وعدہ لے کر آیا ہوں کہ قرآن سے دس آیتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے متعلق دکھا دی جائیں تو وہ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہو جائیں گے۔ آپ مجھے ایسی دس آیتیں بتلا دیں۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طبیعت میں بڑا غصہ تھا۔ وہ بہت جلد باز تھے۔ اسے اپنے دوست کو کہنے لگے کہ کمبخت تو نے میرا سارا کام خراب کر دیا۔ میں دو مہینے سے بحث کر کے ان کو حدیث کی طرف لایا تھا اب تو پھر قرآن کی طرف لے گیا ہے۔ میاں نظام الدین کہنے لگے اچھا تو دس آیتیں بھی آپ کی تائید میں نہیں ہیں! وہ کہنے لگا تُو جاہل آدمی ہے تجھے کیا پتہ کہ قرآن کا کیا مطلب ہے؟ جب یہ باتیں مولوی صاحب نے میاں نظام الدین کو کہہ دیں تو وہ کہنے لگا اچھا تو پھر جدھر قرآن ہے ادھر ہی میں بھی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ قادیان آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ تو اس طرح ان کی بیعت کا واقعہ تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں دیکھو قرآن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس قدر اعتماد تھا اور آپؑ کتنے وثوق سے فرماتے تھے کہ قرآن آپؑ کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ قرآن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی خاص رشتہ ہے یا اس کا جماعت احمدیہ سے خاص تعلق ہے۔ قرآن تو سچائی کی راہ دکھائے گا اور جو فریق سچ پر ہو گا اس کی حمایت کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چونکہ یقین تھا کہ آپؑ حق پر ہیں اس لیے قرآن بھی آپؑ کے ساتھ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرا کوئی دعویٰ قرآن کے مطابق نہ ہو تو مَیں اسے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دوں۔ اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعوے کے متعلق کوئی شبہ تھا بلکہ یہ کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپؑ کو یقین تھا کہ قرآن میری تصدیق ہی کرے گا۔ یہ امید ہے جس نے ہمیں دنیا میں کامیاب کر دیا ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 13 صفحہ 416 تا 418)

اور یہ آج بھی ہماری کامیابیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا ذریعہ ہے اور یقیناً قرآن ہمارے ہی ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہو گا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرما دیا ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 206)

کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو کہا ہے وہ سچ ہوا اور خدا تعالیٰ کا حکم پورا ہوتا ہے۔

اب میں گزشتہ جمعہ کو نیوزی لینڈ میں جو واقعہ ہوا تھا اس کے بارے میں تھوڑا سا کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ جمعہ ہی کہنا تھا لیکن آخر میں وہ ذہن سے نکل گیا۔ بہرحال اس کے بعد مَیں نے ایک پریس ریلیز دلوا دی تھی جہاں جماعت کی طرف سے اس پر اظہار افسوس کیا گیا تھا کہ کئی بے گناہ اور معصوم اور بچے مذہبی اور قومی منافرت کی بھینٹ چڑھ گئے اور شہید کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرمائے۔ ان سے رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

کچھ باتیں بعد میں بھی آ گئیں تو اس موقع پر نہ بیان کرنے کا فائدہ اس لحاظ سے ہو گیا کہ نیوزی لینڈ کی حکومت نے اور خاص طور پر وزیر اعظم نے جن اعلیٰ ترین اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے اور حکومت کے فرائض ادا کرنے کا حق ادا کیا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ کاش کہ مسلمان حکومتیں بھی اس سے سبق لیں اور مذہبی منافرت کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے والی ہوں۔ وہاں کے عوام نے بھی پورا ساتھ دیا۔ سنا ہے کہ آج جمعہ کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے یہ

بھی اعلان کیا تھا کہ جمعہ کے وقت میں مسلمانوں سے یکجہتی کے سلوک کے طور پر، ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر اذانیں بھی دی جائیں گی۔ غیر مسلم عورتوں نے، عیسائی عورتوں نے بھی یکجہتی کے اظہار کے طور پر سر پر سکارف اور دوپٹہ لینے کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان نیکیوں کو قبول کرتے ہوئے ان کو سچائی اور حق پہچاننے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

وہاں مسجد میں بہت سے لوگ جو مسلمان تھے جن کو اس ظالم قاتل نے شہید کیا ان میں سے ایک خاتون کا ٹی وی انٹرویو آ رہا تھا اور غیر معمولی صبر اور حوصلہ اس نے دکھایا۔ ان کا خاوند بھی اور 21 سالہ نوجوان بیٹا بھی اس کی بھینٹ چڑھ گئے اور وہ اس طرح کہ لوگوں کی مدد کرتے ہوئے انہوں نے اپنی جان دی ہے تو بہرحال ایک نیکی کی خاطر اور نیک مقصد کی خاطر جان دی۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے۔ یہ ایک انتہائی قابل افسوس واقعہ ہے اور وہاں کے مسلمانوں نے تو بڑے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے اور یہی ایک مسلمان سے توقع کی جا سکتی ہے اور یہی ایک اظہار ہے جو مسلمان کو کرنا چاہیے لیکن بعض شدت پسند گروہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم اس کا بدلہ لیں گے حالانکہ انتہائی غلط چیز ہے۔ اس طرح تو دشمنیاں چلتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اسلام کے اندر جو شدت پسند گروہ ہیں ان کا بھی خاتمہ ہو اور اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلے اور مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے کہ ان کی اکثریت بلکہ تمام ہی زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں اور تا کہ پھر ایک ہو کر دنیا میں اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو پھیلایا جا سکے۔

اس کے علاوہ نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے مولانا خورشید احمد انور صاحب کا جو قادیان میں تحریک جدید کے وکیل المال تھے۔ 19/ مارچ کو 73 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ایک لمبے عرصے سے کینسر کی وجہ سے علیل تھے لیکن بڑے صبر اور ہمت اور حوصلے کے ساتھ آپ نے اس بیماری کا سامنا کیا، اس بیماری کو برداشت کیا۔ شدید بیماری اور کمزوری کے باوجود اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ باقاعدگی سے دفتر آتے۔ بلکہ اپنے وقف کو آخر دم تک احسن رنگ میں جس حد تک کوشش ہو سکتی تھی نبھانے کی کوشش کی بلکہ میں سمجھتا ہوں جس طرح حق ادا کرنا چاہیے تھا وہ حق ادا کیا۔ مرحوم عبدالعظیم صاحب درویش قادیان اور رئیسہ بیگم صاحبہ کے بیٹے تھے اور پنڈی بھٹیاں سے ان کا تعلق تھا۔ ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے والد کو قبول احمدیت کی توفیق نصیب ہوئی۔ بیعت کے بعد آپ کے دادا نے ان کی شدید مخالفت کی اور زدوکوب کیا۔ پھر انہوں نے قادیان ہجرت کی اور یہیں مستقل قیام کیا۔ آپ کا بچپن قادیان کے ماحول میں بزرگ صحابہؓ اور درویشان قادیان کی صحبت میں گزرا۔ میٹرک تعلیم الاسلام سکول قادیان سے کیا۔ پھر مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1967ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہی پہلا تقرر بحیثیت ٹیچر کے ہوا۔ اس کے بعد 1982ء میں مینیجر بدر مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ ایڈیٹر بدر بھی رہے۔ 1989ء میں بحیثیت ناظم ارشاد وقف جدید قادیان خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح نائب ناظر اشاعت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، نائب ناظر بیت المال آمد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 2006ء میں انہیں مَیں نے وکیل المال تحریک جدید مقرر کیا تھا اور اس عہدے پر یہ وفات تک بڑے احسن رنگ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح کئی اہم مرکزی کمیٹیوں کے صدر اور ممبر بھی رہے۔ انتظامی صلاحیت ان میں بڑی اچھی تھی اور بشاشت قلبی اور جانفشانی سے اپنے فرائض کو بڑی اچھی طرح انجام دیتے تھے۔ چندہ تحریک جدید میں بھی بھارت بہت پیچھے تھا اس کی پوزیشن کو انہوں نے مستحکم کیا اور بڑی کوشش کی اور اللہ کے فضل سے قربانیوں کے لحاظ سے بڑا آگے لے آئے۔ سلسلہ کے پیسے کا درد رکھنے والے تھے اور بڑی احتیاط سے خرچ کیا کرتے تھے۔ علمی صلاحیت بھی کمال تھی۔ آپ کے مضامین بڑے عمدہ ہوتے تھے۔ سالہاسال تک اخبار بدر قادیان کی کامیاب ادارت کی توفیق پائی۔ اخبار بدر میں آپ کے اداریے دینی معلومات سے پُر اور اردو کی فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہوتے تھے۔ حیدر آباد دکن میں ایک مقابلہ ہوا کرتا تھا۔ ادارہ تعمیر ملت تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مقابلہ کراتا تھا اور وہاں بھی ایک دفعہ انہوں نے مضمون لکھا تھا اور پہلا انعام حاصل کیا۔ یہ چالیس سال پرانی بات ہے۔ جوانی کی بات ہے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے حامل وجود تھے۔ ملنساری، مہمان نوازی، انتھک محنت ان کے نمایاں وصف تھے۔ جلسہ سالانہ سے قبل بڑی لگن کے ساتھ مہمانوں کی آمد کی تیاری کرتے تھے۔ محدود وسائل ہونے کے باوجود بہت عمدگی سے مہمان نوازی کا انتظام کرتے۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ غریبوں کے ہمدرد تھے اور افسران بالا کے انتہائی مطیع۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ آپ کا عرصہ خدمت قریباً باون سال پر پھیلا ہوا ہے۔ آپ کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹے ہیں۔ اور بیٹے یہاں ہیں اور ایک بیٹی ان کی امریکہ میں ہے اور ایک قادیان میں۔

ان کے داماد خالد احمد الٰہ دین صاحب نے لکھا کہ بیماری کے دنوں میں جب کبھی میں ان کو آرام کرنے کا کہتا تو آپ یہی جواب دیتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ میں آخر دم تک خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں اور اس عہد کو انہوں نے نبھایا۔ اور ان کے نائب صدر مجلس تحریک جدید لکھتے ہیں ان کا طالبعلمی کے زمانہ سے خاکسار کے ساتھ تعلق تھا اور مختلف مواقع پر ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ بحیثیت نائب ناظر بیت المال آمد مقرر ہوئے تو اس وقت موصوف نے خاکسار کے ساتھ ایک لمبے عرصے تک نہایت عمدگی سے کام کیا۔ نہایت اطاعت گزار، محنتی، دیانتدار تھے اور مالی معاملات پر بڑی گہری نظر رکھنے والے تھے۔ جب ان کو وکیل المال کا چارج دیا گیا ہے تو تحریک جدید کا بجٹ چند لاکھ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں میں چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ طاہر حسین منشی صاحب نائب امیر فجی کا ہے جو 5/ مارچ کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فجی جماعت کے دیرینہ خادم تھے۔ بڑا لمبا عرصہ ان کو نائب امیر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، دعا گو، مخلص اور باوفا بزرگ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ یہ دونوں بچے احمدی نہیں ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے فجی کے تعلیمی شعبہ میں بہت نام کمایا۔ کالج کے پرنسپل رہے۔ منسٹری آف ایجوکیشن میں سیکنڈری پرنسپل ایجوکیشن آفیسر رہے۔ بعد ازاں ترقی ہوئی تو ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن ہو گئے اور اسی پوسٹ پر 1999ء میں ان کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ پھر ان کو گورنمنٹ نے دوبارہ ری امپلائی (re-employee) کر لیا اور پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا رُکن بنا دیا جو کچھ عرصہ تک رہے پھر بیماری کے بعد اس سے فراغت ہو گئی۔ قبولیت احمدیت کے بارے میں حامد حسین صاحب صدر جماعت نسروانگا بیان کرتے ہیں کہ منشی صاحب کی پہلی پوسٹنگ 1968ء میں نسروانگا پرائمری سکول میں ہوئی تو میں اس وقت سکول کا سیکرٹری تھا۔ چنانچہ میری ان کے ساتھ دوستی ہو گئی۔ ہم اکثر وقت اکٹھا گزارتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جماعت کے خلاف ہونے کے باوجود وہ احمدیت کی بات سنتے تھے اور بحث بھی کرتے تھے۔ وہ سُنّیوں میں سے تھے۔ منشی صاحب کی بیک گراؤنڈ سنّی تھی اور جب وہ اپنے مولوی کو بحث کے لیے بلاتے تو وہ انکار کر دیتے تھے جس پر ان کو بہت افسوس ہوتا تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت فضل کیا اور ان کو امام وقت کو ماننے کی توفیق بھی دی۔ حامد حسین صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ان کو احسان کس طرح اتارنے کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ منشی صاحب قادیان سے ہو کر لوٹے تو مجھے بتایا کہ میں نے بیت الدّعا میں آپ کے لیے بہت دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے ذریعہ سے اس مقام پر پہنچایا یعنی ان کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تو بیت الدعا میں گئے تو ان کے لیے دعا کرتے رہے کہ اس شخص نے مجھ پر بہت احسان کیا ہے۔ محسن کے لیے ایسی دعا کا خیال بھی ایک احمدی کو ہی آ سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں آپ نے ان کو نائب امیر فجی مقرر کیا تھا۔

نعیم اقبال صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ بڑے باوفا تھے۔ خلافت سے بہت زیادہ وفا کا تعلق تھا۔ دوسروں کو بھی خلافت کے احترام اور اطاعت کی تحریک کرتے تھے۔ اپنا اعلیٰ نمونہ بھی ہر وقت دکھاتے۔ کبھی کسی بات پر اختلاف ہوتا لیکن جب پتا لگتا کہ خلیفۃ المسیح کی رائے اس بارے میں یہ ہے تو فوراً اپنی رائے چھوڑ دیتے۔

تیسرا جنازہ موسیٰ سسکو صاحب کا ہے جو مالی کے باشندے ہیں۔ 15/ فروری کو ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ فوج میں بریگیڈ کمانڈر تھے۔ احمدیت کا تعارف آپ کو جماعت کے ایک رسالے سے ہوا۔ اس کے بعد سکاسو (Sikasso) ریجن کے مبلغ سے مسلسل رابطے میں رہے۔ نومبر 2012ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ 2013ء میں ان کو سکاسو (Sikasso) شہر میں جماعت کے ریڈیو سٹیشن کے آغاز پر ریڈیو کا ڈائریکٹر اور اسی سال صدر جماعت بھی مقرر کیا گیا۔ ریڈیو سٹیشن کے قیام کے بعد سکاسو ریجن میں غیر معمولی مخالفت کا سامنا تھا اس وقت انہوں نے بڑی حکمت اور صبر و تحمل سے حالات کا سامنا کیا اور تمام مسائل کا حل نکالا۔ متعلقہ اتھارٹی سے رابطہ کیا۔ جماعت کا تعارف کروایا۔ اس کے علاوہ 2016ء سے آپ نیشنل عاملہ میں بطور سیکرٹری امور خارجہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بیعت کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو جماعتی کاموں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ نماز باجماعت کے علاوہ باقاعدگی سے تہجد ادا کرتے تھے۔ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے غیر معمولی محبت تھی اور خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے میں پہل کرتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ دس بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ منشی صاحب کی جو اولاد احمدی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ بھی زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔

☆...☆...☆

جماعت احمدیہ گیانا کے 37ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

نمازِ تہجد اور درس القرآن کا اہتمام۔ مرکزی عنوان ’’رسول اللہ ﷺ بنی نوع انسان کے لیے کامل نمونہ‘‘ پر تقاریر۔ میڈیا میں کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا کا 37واں جلسہ سالانہ مورخہ 24 اور 25 نومبر 2018ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں باجماعت نمازِ تہجد کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نمازِ فجر درس القرآن دیا گیا۔ امسال مکرم مولانا عمیر خان صاحب نیشنل صدر اور مشنری انچارج جماعت احمدیہ جمائیکا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں گیانا تشریف لائے۔ جلسہ سالانہ جارج ٹاؤن کے سیکنڈری سکول کوئینز کالج کے ہال میں منعقد کیا گیا تھا اور امسال اس کا مرکزی عنوان تھا ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بنی نوع انسان کے لیے کامل نمونہ‘‘۔ انصار اور خدام نے مل کر جلسہ گاہ تیار کیا اور مشن ہاؤس کو بھی سجایا۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہفتہ کے روز لجنہ اماء اللہ کے خصوصی اجلاس سے ہوا جس میں 17 خواتین شامل ہوئیں۔ اس کے بعد جلسہ کا دوسرا اجلاس شام کو شروع ہوا جس میں بشمول مرد و زن کُل 40 افراد شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں ایک پنڈت صاحب کے علاوہ مقامی ٹیلی ویژن Guyana Trusted Television کے نمائندے بھی شامل تھے۔ اُن کی رپورٹ جس کا دورانیہ ساڑھے تین منٹ تھا شام کے خبرنامہ میں دکھائی گئی۔ اس اجلاس میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ پیغام انگریزی زبان میں تھا۔ اس کا اردو مفہوم اسی صفحہ کی زینت ہے۔

پہلے روز جلسہ کے پروگرام کے بعد شام کا کھانا پیش کیا گیا۔

تیسرا اور آخری اجلاس 25 نومبر بروز اتوار کی صبح کو شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک کثیر تعداد جلسہ میں شامل ہوئی جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی مسلمان اور غیر مسلم مہمان گیانا کے مختلف علاقوں سے شامل ہوئے۔ اس طرح کُل حاضری 186 رہی۔ الحمد للہ

جلسہ سالانہ کے آخری روز اختتامی تقریر مکرم مولانا عمیر خان صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا: ’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج کی دنیا کے لئے کامل نمونہ ہیں‘‘۔ آپ نے مؤثر تقریر کی۔ خاکسار نے ’’آنحضور ﷺ کی قائم کردہ اخوت‘‘ پر تقریر کی۔ مکرم آفتاب الدین ناصر صاحب نیشنل صدر گیانا نے اس اجلاس میں دوبارہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ الحمد للہ۔ دوپہر کے کھانے کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(رپورٹ: مقصود احمد منصور۔ مبلغ انچارج گیانا)

☆...☆...☆

دائیں سے بائیں: مکرم مولانا عبد الرحمٰن خان صاحب، مکرم مقصود احمد منصور صاحب، مکرم عمیر خان صاحب

حاضرین جلسہ کی ایک تصویر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

معزز ممبرانِ جماعت احمدیہ گیانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 24 تا 25 نومبر 2018ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور تمام شاملین کو اس خاص مذہبی مجلس سے عظیم روحانی ترقی عطا ہو اور وہ بے شمار فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ کا ہم پر یہ خاص فضل ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جن کے اقوال ہمارے لیے ہر قدم پر ایک مشعل اور ہدایت کا منبع ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بہت تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ ہم بیعت کی تمام ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کریں تا کہ سچے مومن بن سکیں۔ ان کی باتوں پر عمل کرنے سے ہم روحانیت میں ترقی کر سکتے ہیں، اپنے ایمان کو بڑھا سکتے ہیں، خدا کی قربت حاصل کر سکتے ہیں، قرآن کریم کے مخفی علوم اور باریکیوں کو سمجھ سکتے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کو پہچان سکتے ہیں اور اپنی اخلاقی حالت کو درست کر سکتے ہیں۔ ہم نہایت ہی بدقسمت ہوں گے اگر اس خزانے کی موجودگی کے باوجود ہم اس سے فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ ان کتب کو پڑھیں اور ان پر غور وفکر کر کے عمل بھی کریں تا کہ ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کے مطابق اعلیٰ روحانی مقام حاصل کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’مجھے یہ وحی بار بار ہوئی اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل: 129) اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ مَیں گن نہیں سکتا۔ خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہو جانا چاہیے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیّت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچی تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں: ’’زمانہ بہت تیزی سے بگڑ رہا ہے اور شرک کے مختلف ذرائع اور نقصان دہ بدعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ بیعت کے وقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد خدا کے حضور کیا جاتا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ مرتے دم تک اس عہد پر قائم رہیں ورنہ یہی سمجھ لیں کہ کبھی بیعت کی ہی نہیں تھی۔

ہاں اگر اس عہد پر قائم رہے تو ضرور خدا آپ کے دینی اور دنیاوی معاملات دونوں میں برکت دے گا۔ خدا کی مرضی کے مطابق تقویٰ اپناؤ۔ ہم بہت ہی خطرناک وقت میں سے گزر رہے ہیں اور الٰہی غضب ظاہر ہو رہا ہے۔ جو اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے موافق ڈھالتا ہے خدا اس سے اور اُس کی آنے والی نسلوں سے رحم کا سلوک فرماتا ہے۔‘‘

مَیں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ غور سے سنا کریں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں اور میری ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ آپ کے ایمان اور خلافت سے وابستگی میں تقویت کا باعث بنے گا۔ آج اسلام کی احیائے نو اور دنیا میں امن کا حصول صرف نظامِ خلافت کی اطاعت سے ہو سکتا ہے۔ اس لیے آپ کو چاہیے کہ ہمیشہ آپ اس نظام سے وابستہ رہیں تا آپ اور آپ کی نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کے بابرکت سایہ اور پناہ میں رہیں۔

اللہ آپ کے جلسہ کو کامیاب فرمائے، آپ سب کو شرائط بیعت پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تقویٰ اور روحانیت میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا کرے۔ اللہ آپ سب کی زندگیوں میں ایسی تبدیلی لائے کہ آپ تقویٰ، اعمال صالحہ اور خدمت دین اور خدمتِ انسانیت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

☆...☆...☆

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

manager@alfazlintl.org

فون نمبر: 00442085447672

سوئٹزرلینڈ میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ یعنی
حقیقی اسلام کے پیغامات پر مشتمل Billboards کی تنصیب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کو سوئٹزرلینڈ کے شہر Winterthur کے بڑے ٹرین سٹیشن پر پہلی دفعہ 23 جنوری 2019ء سے لے کر ایک ہفتہ تک جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کے پیغامات پر مشتمل کُل اکیس (21) Billboards لگانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ سات (7) Billboards کی مرکزی کشش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔ اس ٹرین اسٹیشن سے روزانہ اوسطاً ایک لاکھ سے زائد لوگ گزرتے ہیں۔ ان Billboards پر درج ذیل عبارتیں جرمن زبان میں لکھی گئی تھیں۔

1۔ ”دین میں کوئی جبر نہیں۔“ (قرآن کریم: سورۃ البقرۃ: 257)

2۔ ”جو اپنی لڑکی کو اچھی تعلیم دیتا ہے اور اس کی اچھی تربیت کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“ (حدیث نبویؐ)

3۔ ”تم میں سے بہتر اخلاق والا وہ شخص ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرتا ہے۔“ (حدیث نبویؐ)

4۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ آپ کا ارشاد کہ ”دنیا میں امن پھیلاؤ اور اس کے بندوں پر رحم کرو“۔

اس مہم (campaign) سے پہلے ہی ایک لوکل ٹی وی Teletop نے خاکسار عبدالوہاب طیب، مبلغ سلسلہ کا انٹرویو لیا اور اپنے شام کے خبرنامہ میں اس کی خبر دی جسے ہر گھنٹہ کے بعد دہرایا گیا۔ اس کی ویڈیو رپورٹ میں واضح طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بار بار دکھائی گئی۔ اسی طرح علاقہ کے دو بڑے اخباروں نے بھی اس کی خبر شائع کی جس کے ذریعہ اللہ کے فضل سے وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف ہوا۔ الحمد للہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر تصویر کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

”میں نے بہت مرتبہ بیان کیا ہے کہ تصویر سے ہماری غرض کیا تھی۔ بات یہ ہے کہ چونکہ ہم کو بلاد یورپ خصوصاً لندن میں تبلیغ کرنی منظور تھی لیکن چونکہ یہ لوگ کسی دعوت یا تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کرتے جب تک داعی کے حالات سے واقف نہ ہوں اور اس کے لئے ان کے ہاں علم تصویر میں بڑی بھاری ترقی کی گئی ہے۔ وہ کسی شخص کی تصویر اور اس کے خط وخال کو دیکھ کر رائے قائم کرلیتے ہیں کہ اس میں راستبازی، قوتِ قدسی کہاں تک ہے؟ اور ایسا ہی بہت سے امور کے متعلق نہیں اپنی رائے قائم کرنے کا موقع مل جاتا ہے پس اصل غرض اور نیت ہماری اس سے یہ تھی۔۔۔“

(الحکم نمبر 39 جلد 5 مؤرخہ 24 /اکتوبر 1901ء صفحہ 2،1)

اللہ تعالیٰ اس campaign کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: عبدالوہاب طیب، مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ)

☆...☆...☆

ارجنٹائن کے دارالحکومت Buenos Aires میں خدمت انسانیت کے پروگرامز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ارجنٹائن کو دسمبر 2018ء کے دوران خدمتِ انسانیت کے حوالہ سے دو پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

Love for All, Hatred for None کو مرکزی خیال بنا کر ارجنٹائن کے دارالحکومت Buenos Aires میں بچوں کے ایک ہسپتال میں 100 سے زائد بچوں کو کھلونے تقسیم کیے گئے۔ اس پروگرام میں 3/افرادِ جماعت کے علاوہ 13 غیر از جماعت افراد نے بھی ہماری معاونت کی۔

اسی طرح Buenos Aires کے قریب ایک ضرورتمند آبادی میں کھانا، کپڑے اور بچوں کے لئے کھلونے تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 3/افرادِ جماعت کے علاوہ 10 غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی اور 100 سے زائد افراد نے اس پروگرام سے فائدہ اٹھایا۔

ان دونوں پروگراموں کی کوریج ہوئی اور آن لائن اخبار ABC Mundial نے اس کے بارہ میں خبر بھی شائع کی۔ (رپورٹ: مروان سرور گِل۔ مربی سلسلہ ارجنٹائن)

Buenos Aires میں بچوں کے ہسپتال میں شاملین پروگرام کی ایک تصویر

بچوں میں کھلونے تقسیم کرتے ہوئے

مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا میں پیس سمپوزیم کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 29/ نومبر 2018ء کو مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا میں امن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مختلف مذاہب کے راہنما شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نائب امیر سپین کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم مع سپینش ترجمہ سے ہوا۔ مکرم رانا شاہ زیب صاحب نے تلاوت اور ترجمہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت کا تعارف پیش کیا جس میں دنیا بھر میں جماعت کی امن کے متعلق کوششوں اور خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن کے حوالہ سے کاوشوں کا ذکر تھا۔

بعد ازاں بدھ ازم کے نمائندہ مکرم El Lama Trynley Gyamtso صاحب نے اپنے مذہب کے حوالہ سے امن کے متعلق تعلیمات پیش کیں۔ بدھ ازم کی طرف سے ایک گروپ اس پروگرام میں شامل ہوا۔

ایک مہمان کی تقریر کے بعد عیسائیت کی نمائندگی میں مکرم Antonio Cortes Ferrando Cristiano نے عیسائیت میں امن کے حوالہ سے تقریر کی اور ساتھ جماعت کی کوششوں کو سراہا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق حاضرین کو اپنے تاثرات پیش کرنے کی اجازت دی گئی۔ متعدد حاضرین نے اپنے تاثرات پیش کئے اور اپنے نیک جذبات کا ذکر کیا۔

آخری تقریر مکرم ظفر رشید صاحب مربی سلسلہ نے کی اور قیامِ امن کے حوالہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کی۔

اس پروگرام میں حاضرین کو سوالات کرنے کا بھی موقع دیا گیا۔ حاضرین کی ایک کثیر تعداد نے سوالات پیش کیے اور معزز مقررین نے سوالوں کے جوابات دیے۔

پروگرام کے آخر پر مکرم شمریز رضا صاحب صدر جماعت احمدیہ ویلنسیا نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مہمانوں کے انٹرویوز لیے گئے اور اُن کے تاثرات کو ریکارڈ کیا گیا۔ اس پروگرام میں 15 مہمان شامل ہوئے اور کُل حاضری 40 رہی۔

قارئین الفضل سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سپین کو روزافزوں ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

☆...☆...(رپورٹ کلیم احمد۔ مربی سلسلہ ویلنسیا۔ سپین)...☆...☆

بقیہ از صفحہ 26: ”الفضل ڈائجسٹ“

مصلح موعودؓ کی خدمت اقدس میں تحریر کیا تھا۔ اس خط میں آپؓ نے لکھا:

”میری زندگی آج تک ایسی ہی گزری ہے کہ سوائے اندوہ وندامت کے اور کچھ حاصل نہیں۔ مَیں اکثر غور کرتا ہوں کہ یہ بھی کیسی زندگی ہے کہ سوائے روزی کمانے کے کسی اور کام کی فرصت نہ ملے اور دنیا کے دھندوں میں پھنسا انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا رہے۔ آج جو ایک خوش قسمت کے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال کی خبر آئی تو جہاں دل میں ایک شدید درد پیدا ہوا، وہاں یہ بھی تحریک ہوئی کہ تمہارے لیے یہ موقع ہے کہ اپنی ناکارہ زندگی کو کسی کام میں لاؤ اور اپنے تئیں افغانستان کی سرزمین میں حق کی خدمت کے لیے پیش کرو۔ پھر مَیں اچانک رُکا کہ کیا یہ محض میرے نفس کی خواہش نمائش تو نہیں کہ اس یقین پر کہ مجھے نہیں بھیجا جائے گا، اپنے تئیں پیش کرتا ہے۔ اور مَیں نے اپنے ذہن میں ان مصائب اور مشکلات کا اندازہ کیا جو اس رستہ میں پیش آئیں گی اور اپنے تئیں سمجھایا کہ فوری شہادت ایک ایسی سعادت ہے جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی اور کیا تم محض اس لیے اپنے تئیں پیش کرتے ہو کہ جاتے ہی شہادت کا درجہ حاصل کرو اور دنیا کے افکار سے نجات حاصل کرو یا تمہارے اندر یہ ہمت ہے کہ ایک لمبا عرصہ زندہ رہ کر ہر روز اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جان دو اور متواتر شہادت سے منہ نہ موڑو۔ حضور انور، مَیں کمزور ہوں، سست ہوں، آرام طلب ہوں۔ لیکن غور کے بعد میرے نفس نے یہی جواب دیا ہے کہ مَیں نمائش کے لیے نہیں، فوری شہادت کے لیے نہیں، دنیا کے افکار سے نجات کے لیے نہیں بلکہ اپنے گناہوں کے لیے توبہ کا موقعہ میسر کرنے کے لیے، اپنی عاقبت کے لیے ذخیرہ جمع کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنے تئیں اس خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اگر مجھ جیسے گنہگار سے اللہ تعالیٰ یہ خدمت لے اور مجھے یہ توفیق عطا فرمائے کہ مَیں اپنی زندگی کے بقیہ ایام اس کی رضا کے حصول میں صرف کردوں تو اس سے بڑھ کر مَیں کسی نعمت اور کسی خوشی کا طلبگار نہیں۔

حضور مَیں مضمون نویس نہیں اور حضور کی بارگاہ میں تو نہ زبان یاری دیتی ہے نہ قلم جیسے کسی نے کہا ہے:

بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو
ورنہ پیشِ یار کام آتی ہیں تقریریں کہیں

اس لیے اسی پر بس کرتا ہوں کہ مَیں جس وقت حضور حکم فرماویں، افغانستان کے لیے روانہ ہونے کو تیار ہوں اور فقط حضور کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلبگار ہوں۔“

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

*... میں نے آپ کے خلیفہ کے خطاب کا ہر لفظ سنا ہے، اور لہجہ کو بہت غور سے دیکھا ہے، انہوں نے اپنے خطاب میں اسلام کا بہت اچھا دفاع کیا ہے *... آج کل کے حالات میں حضور انور کا یہ پیغام نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ پیغام صرف احمدیوں کے لیے نہیں بلکہ ہم سب کے لیے ہے *... امریکہ کو اور ساری دنیا کو محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام غور سے سننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے *... ایک ایسا روحانی شخص ہمارے اندر موجود ہے جو ہمیں بتا رہا ہے کہ آپس میں محبت، پیار اور اخوت سے رہنا چاہیے *... خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت اعلیٰ تھا۔ یہ خطاب سُن کر میری آنکھیں بھر آئیں۔ اس پیغام کی دنیا کو اشد ضرورت ہے *... مسجد اس علاقہ میں ایک خوبصورت اضافہ ہے، اس سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے، یہ پر امن جگہ ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں اور میں اس مسجد میں آئی ہوں، مجھے یہاں خوش آمدید کہا گیا ہے *... حضورِ انور کا پیغام اس لحاظ سے بھی بہت پر حکمت تھا کہ ہم نفرت سے نہیں لڑ سکتے۔ نفرت کے ازالہ کے لیے صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ محبت قائم کرنے کیلیے جہاد کیا جائے۔ نفرت کو محبت سے ختم کیا جائے *... یہاں آنے سے قبل مجھے اسلام کے بارہ میں تجسس تھا۔ اور یہاں آ کر دیکھا کہ اس جماعت میں محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور خلیفہ وقت کے لیے جو احترام اور پیار ہے وہ حیران کن ہے *... آج کے خطاب میں حضور انور نے اسلام کی حقیقی شکل سامنے لا کر رکھی۔ اور اس کا خلاصہ امن و انصاف اور مساوات کا ماحول پیدا کرنا ہے

مسجد مسرور ورجینیا کے افتتاح کے موقع پر معزّزین کے تأثرات

(رپورٹ مرتّبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

03/ نومبر 2018ء بروز ہفتہ
(حصہ سوم)

... ...

آج کی تقریب میں شامل مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا اور مہمانوں نے برملا اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بعض مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔

☆ طارق خلیل صاحب جو کہ ایک بینک میں کام کرتے ہیں اور غیر احمدی مسلمان ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

جماعت احمدیہ کے افراد بہت عقلمند ہیں اور ان کا اپنی جماعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے نمونہ ہیں۔ میں مسلمان ہوں لیکن میں مذہبی نہیں ہوں، میں نے احمدیہ جماعت کے کئی interfaith کانفرنسز میں شرکت کی ہے اور مجھے پتہ لگا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک اچھا نمونہ پیش کر رہی ہے۔ آپ کو اس بات پر بہت فخر کرنا چاہیے۔

انہوں نے کہا: میں نے آپ کے خلیفہ کے خطاب کا ہر لفظ سنا ہے، اور لہجہ کو بہت غور سے دیکھا ہے، انہوں نے اپنے خطاب میں اسلام کا بہت اچھا دفاع کیا ہے اور یہ صرف احمدی احباب کے لیے نہیں بلکہ تمام مسلمان کے لیے ایک نصیحت تھی کہ ہمیں اپنی زندگیوں کو دیکھنا چاہیے۔

☆ ڈاکٹر وارث حسین صاحب جو کہ انٹرنیشل فریڈم یو۔ایس میں پولیسی کمشنر ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے پہلے بھی حضور انور کی تقاریر سننے کا موقع ملا ہے۔ ہمیشہ پیار اور امن کی طرف دعوت دیتے ہیں اور آج کل کے حالات میں حضور انور کا یہ پیغام نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ پیغام صرف احمدیوں کے لیے نہیں بلکہ ہم سب کے لیے ہے۔ یہ تقریب بہت ہی شاندار تقریب ہے۔ کئی لوگ رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں اور محبت و پیار کے ساتھ ہم سے پیش آ رہے ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جس سے کمیونٹی کو تقویت ملتی ہے۔ امریکہ میں جماعت احمدیہ انسانیت کے لیے بہت خدمت کر رہی ہے، Food banks کھول رہی ہے، غرباء کی مدد کر رہی ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ 'ورجینیا' میں موجود ہیں تو اس سے زیادہ بڑی خوشی کیا ہو گی۔

☆ ایک دوست Corrie Stuart جو کہ یو۔ایس ریپبلکن سٹیٹ کے امیدوار ہیں انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت دل کش اور حکمت سے پُر تھا۔ امریکہ کو اور ساری دنیا کو محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام غور سے سننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے خاص طور پر جب دنیا کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ مذہبی آزادی کا پرچار کریں۔ اس لیے یہ مسجد ہمارے لیے باعث فخر ہے کیونکہ آپ لوگ ملک کے لیے بہت کچھ کرتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Roberta Auster صاحبہ جو کہ ورجینیا کی ڈائریکٹر آف کمیونیکیشن ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں خلیفہ کی باتیں سن کر بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ ایک ایسا روحانی شخص ہمارے اندر موجود ہے جو ہمیں بتا رہا ہے کہ آپس میں محبت، پیار اور اخوت سے رہنا چاہیے۔

☆ ایک اور مہمان خاتون Genine Loss صاحبہ کہتی ہیں: مجھے خوشی ہے کہ حضور بار بار مذہبی آزادی کے بارہ میں بات کر رہے تھے۔ دنیا کے ان حالات کے پیشِ نظر حضور کا خطاب بہت ضروری ہے۔ یہ تقریب بھی بہت اچھی تھی، سارے محبت سے پیش آ رہے تھے۔

☆ ایک مہمان Matt Waters جو کہ ورجینیا کے state candidate ہیں، وہ کہتے ہیں:

میں حضور کا خطاب سن کر بہت متاثر ہوا۔ میں اب ان کے متعلق مزید پڑھوں گا اور انٹرنیٹ سے بھی معلومات لوں گا۔ نیز میں مزید اسلام سیکھنے کے لیے آپ کی مسجد میں بھی آنا چاہتا ہوں۔

☆ ایک عیسائی مہمان Johnathon Dersh نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب دنیا کے موجودہ حالات کے عین مطابق تھا اور بہت ضروری تھا۔ ہم نے امن کا پیغام سنا۔ میں بہت ہی متاثر تھا اور حیران تھا کہ حضور نے پوری تقریر کے دوران صرف امن اور سلامتی کے بارہ میں ہی بات کی۔

☆ ایک مہمان Ann Little کہتی ہیں: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت اعلیٰ تھا۔ یہ خطاب سُن کر میری آنکھیں بھر آئیں۔ اس پیغام کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Alison Saddelway صاحبہ جو پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہیں وہ کہتی ہیں: جب حضور نے دنیا میں محبت اور عزت پھیلانے کی بات کی تو مجھے بہت اچھا لگا کیونکہ میں بھی سکول میں بچوں کو یہی سکھاتی ہوں۔

☆ ایک مہمان Jeromy Nickpike جو ورجینیا شہر کے سینٹر ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے آج ایک چیز سیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔ اسی تعلیم سے ہم اچھے ہمسایہ بناتے ہیں، مختلف کمیونٹیز بناتے ہیں اور بچوں کو سکولوں میں تعلیم دیتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Todd keggy صاحب جو حکومت امریکہ کے لیے کام کرتے ہیں اور ان کی اہلیہ ٹیچر ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوئیں۔ ان کی اہلیہ Nancy کہتی ہیں:

حضور کا پیغام نہایت ضروری تھا نا صرف اس جگہ کے لیے بلکہ موجودہ حالات میں ساری دنیا کے لیے بہت ضروری ہے۔ مجھے اس پیغام سے بہت امید اور قوت ملی ہے۔

☆ ایک مہمان Emile Reagalman اپنی بیٹی Jenifer کیساتھ تقریب میں شامل ہوئیں۔ وہ کہتی ہیں؛

اس دنیا میں سب سے زیادہ respect کی ضرورت ہے، خواہ کوئی مسلم ہو یا یہودی یا ہندو سب کا فرض ہے کہ ایک دوسرے سے عزت سے پیش آئے۔ بعض نام نہاد مسلمانوں کے کاموں کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے اسلام کا نام خراب ہوتا جا رہا ہے۔ میرا ایک گہرا دوست احمدی ہے اور جب میں اس کی طرف، اور اس کی فیملی کی طرف دیکھتا ہوں تو میں صرف محبت اور عزت محسوس کرتا ہوں۔

☆ ایک اور مہمان EMILY Churchill صاحبہ جو کہ نیوز فاؤنڈیشن میں کام کرتی ہیں انہوں نے کہا:

اس تقریب سے میں نے محبت اور برداشت کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا اور موجودہ حالات کے تناظر میں اس ملک کے لیے یہ پیغام بہت ضروری ہے۔ مجھے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس بارہ میں بات آگے بڑھ رہی ہے۔

☆ ایک خاتون Lorraine Eckahard اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: میں تیس سال سے اس علاقہ میں ہوں اور یہاں کے بدلتے حالات دیکھے ہیں۔ حالیہ فائرنگ کے واقعات بہت افسوسناک ہیں۔ ایسے موقع پر اس عظیم شخصیت کی جانب سے پیار، محبت اور رواداری کا پیغام بہت ہی شاندار تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے بھی یہاں مدعو کیا گیا ہے۔ مجھے یہاں آ کر احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا ہے۔ مسجد اس علاقہ میں ایک خوبصورت اضافہ ہے، اس سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے، یہ پر امن جگہ ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں اور میں اس مسجد میں آئی ہوں، مجھے یہاں خوش آمدید کہا گیا ہے۔ یہی ہمارے معاشرے کی ضرورت ہے۔ میں کہنا چاہتی ہوں کہ اب آپ کے یہاں مزید پروگرام بھی ہوں گے، ان پروگراموں میں بھی مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی مدعو کریں۔

☆ ایک یہودی اور ایک عیسائی خاتون Jane Pickren اور Judy Lawrence اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں؛

یہ ایک شاندار پروگرام تھا۔ محبت ہی محبت کا اظہار تھا۔ خلیفۃ المسیح نے دس سے زائد مرتبہ 'محبت' کا لفظ استعمال کیا۔ یہ بہت ہی شاندار پیغام تھا۔ مجھے ایک لیف لیٹ بھی دیا گیا تھا، میں نے وہ بھی پڑھا ہے۔ میں نے جو کچھ یہاں آ کر سیکھا ہے، وہ سب کو معلوم ہونا چاہیے۔ آجکل اسلام کے بارے میں لوگوں میں بہت سے منفی خیالات رائج ہیں۔ ہم اسلام کے اس رُخ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح بہت ہی اعلیٰ شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ 'ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی فکر کرنی ہے'۔ اس جملہ سے اس مسجد کے قیام کی بھی وجہ سمجھ آتی ہے کہ آپ لوگ آنے والی نسلوں کی بہتری کے لیے کام

کر رہے ہیں۔ حضور کی تقریر میں ایک امید تھی۔ میں یہودی ہوں اور میری دوست عیسائی ہے، لیکن ہم یہاں آکر بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ یہ بہت ہی شاندار پروگرام تھا۔ میرا جماعت احمدیہ سے تعارف لائبریری میں ہوا تھا، جہاں میں ووٹنگ کے لیے والنٹیئر کرنے گئی تھی۔ وہاں چند خواتین ملیں جو بڑے فخر سے کہتی تھیں کہ ہم احمدی مسلمان خواتین ہیں۔ پھر انہوں نے تعارف کروایا اور کچھ مفت کتابیں بھی دیں اور پھر ایک فارم دیا کہ 'کیا میں چاہتی ہوں کہ میرے سے دوبارہ رابطہ کیا جائے' جو کہ میں نے بخوشی سائن کیا۔ اور مجھے خوشی ہے کہ میں نے یہ سائن کیا کیونکہ اسی وجہ سے مجھے اس پروگرام کی دعوت آئی اور اس شاندار پیغام کو سنا۔ دنیا کو اس پیغام کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا میں بہت نفرت ہے۔ یہ مسجد بہت شاندار ہے۔ کمیونٹی کے لیے یہ ایک مثبت اضافہ ہے۔ اس سے لوگوں کو مسلمانوں کی اہمیت کا مزید ادراک ہوگا۔ ہم آپ لوگوں سے مل کر بہت متاثر ہوئے ہیں۔ یہ بہت ہی اچھی جماعت ہے۔ ہر ایک بہت اچھے طریقے سے ملا ہے، بہت دوستانہ ماحول ہے۔ ہم نے یہاں بہت اچھا وقت گزارا ہے۔

☆ ایک مہمان Alex Keiseh کہتے ہیں کہ میں بہت متاثر ہوا ہوں، میرے لیے یہ اس لحاظ سے بہت جذباتی ہوگیا تھا کہ میں Holocaust Survivor ہوں۔ حضورِ انور کا پیغام بہت متاثر کُن تھا۔ آپ کا ایک ایک لفظ میری روح تک اثر کر رہا تھا۔ حضورِ انور کا پیغام اس لحاظ سے بھی بہت پرحکمت تھا کہ ہم نفرت سے نہیں لڑ سکتے۔ نفرت کے ازالہ کے لیے صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ محبت قائم کرنے کے لیے جہاد کیا جائے۔ نفرت کو محبت سے ختم کیا جائے۔ یہ محبت ہر مذہب کے درمیان پیدا کی جانی چاہیے اور ایسی محبت کی بے شمار مثالیں ہمارے معاشرے میں موجود ہیں، جیسا کہ آپ لوگوں کا یہ پروگرام۔ لیکن آجکل جو میڈیا میں دیکھنے کو مل رہا ہے وہ ایک چھوٹی سی اقلیت ہے اور گمراہ عناصر ہیں اور میڈیا ان کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہا ہے۔ ہمیں اس کی بجائے باہمی محبت کو پھیلانا چاہیے۔ یہی پیغام حضورِ انور لے کر تشریف لائے ہیں۔ ہمیں اس پیغام کو اور اسلام کی حقیقی تصویر کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔

☆ 51 ویں ڈسٹرکٹ سے ورجینیا سٹیٹ delegates کی ممبر Hala Ayala جنہوں نے تقریب کے آغاز میں ایڈریس بھی پیش کیا تھا انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خود بھی ایک مہاجر کی بیٹی ہوں۔ خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے الفاظ ایک مرہم تھے بالخصوص اس وقت جبکہ ہمیں اُمید کی تلاش ہے۔ ہمیں اس وقت وحدانیت کی ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگ اس ملک کی بھلائی کے لیے یکجا ہو جائیں۔ اور میرے خیال میں حضور انور کا خطاب ہمارے ملکی حالات کے پیشِ نظر نہایت موزوں تھا۔

میں یہاں افتتاح سے پہلے بھی آئی ہوئی ہوں لیکن حضورِ انور کی آمد سے ایک غیر معمولی روحانی فرق محسوس کر رہی ہوں۔ بہت ہی پرسکون ماحول ہے۔ حضورِ انور کا پیغام بہت ہی حیرت انگیز تھا، خاص کر یو ایس اے کے موجودہ حالات میں یہ بہت شاندار تھا۔ آپ کا پیغام محبت کا تھا، اتحاد کا تھا۔ حضورِ انور نے فرمایا ہے کہ دوسروں کو اپنے پر مقدم سمجھو۔ بے نفس ہو کر خدمت کرو۔ آجکل کے سیاسی ماحول میں ہمیں ایسے ہی پیغام کی ضرورت ہے۔ دوسروں کو اپنے پر فضیلت دینا، ایک بہت شاندار اور روحانیت سے بھرپور پیغام ہے۔ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا، دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دینا بہت ہی شاندار ہے۔ ایسے مواقع پر اپنی انا کو فوقیت دی جاتی ہے۔ حضورِ انور کا پیغام محبت اور پیار سے پُر تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میرے ڈسٹرکٹ میں یہ مسجد قائم کی گئی ہے۔ مجھے فخر ہے کہ اس مسجد کے قیام میں میری کوشش بھی شامل ہے۔ جیسا کہ حضورِ انور نے فرمایا ہمیں معاشرے میں اتحاد پیدا کرنا ہے اور یہ کسی ایک گروپ کی کوشش سے نہیں ہوسکتا، ہر ایک کو اس میں اپنا اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔

☆ ایک مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے۔ 'محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں'۔ میرے خیال میں اس پیغام کا کوئی متبادل نہیں۔ یہاں کی مہمانوازی سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جتنی خوش اخلاقی اور گرمجوشی سے استقبال کیا گیا ہے، وہ متاثر کن تھا۔

☆ ارجن سنگھ گِل صاحب جنہوں نے تیس سال سے زائد عرصہ انڈین ائیر فورس میں کام کیا ہے اور تین سال کے لیے واشنگٹن ڈی سی میں انڈین ہائی کمیشن میں ڈپلومیٹ کے طور پر کام کر چکے ہیں اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ: ''میرے لیے یہ بہت بڑے اعزاز اور فخر کی بات ہے کہ مجھے آج کی اس نشست میں شرکت کا موقع ملا۔ خلیفہ وقت کا آج کا خطاب بہت متاثر کن اور امن کی تعلیم پر مبنی تھا۔''

☆ سُرجیت سنگھ سدھو صاحب جو سکھ فاؤنڈیشن ورجینیا کے چیئرمین ہیں کہتے ہیں: میرا تعلق چونکہ پنجاب سے ہے میں پہلے سے ہی احمدیہ جماعت سے متعارف تھا۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں ایک بہت پڑھا لکھا طبقہ پایا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کے لیے وسیع پیمانہ پر دنیا بھر کے ممالک میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے اور ان خدمات کو پوری دنیا میں سراہا بھی جاتا ہے۔ حضور انور کا آج کا خطاب بھی بہت پر معارف تھا اور ہم دل کی گہرائیوں سے اس مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، اس توقع کے ساتھ کہ مستقبل میں بھی یہاں بین المذاہب کانفرنسز اور ڈائیلاگ کا انعقاد کیا جائے گا۔

☆ ایک مہمان Leos Staten صاحب جو نیو جرسی میں Chiropractor ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: چونکہ پہلے سے ہی میرا مسلمانوں میں اُٹھنا بیٹھنا تھا، اس لیے میں اسلامی تعلیمات سے واقف تھا۔ اس لحاظ سے میں میڈیا میں پیش ہونے والے اسلام کے بارہ میں واقف تھا۔ لیکن مجھے جس بات کی بہت خوشی ہے وہ یہ ہے کہ حضور انور نے وقت نکالا اور ہم سب کو مدعو کیا اور ہم پر اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیمات واضح کیں۔

☆ ایک خاتون Shineen Madarazu جو نیو جرسی میں surgical coordinator ہیں، انہوں نے بیان کیا: آج کے خطاب میں ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے بارہ میں دوبارہ بتایا گیا۔ میرا ابھی یہی نظریہ ہے کہ چند لوگوں کی بری حرکات کی وجہ سے پورے مذہب کو ملزم ٹھہرانا اپنی ذات میں ظلم سے کم نہیں۔ ہمارے یہاں امریکہ میں ہر روز کوئی نہ کوئی حادثات اور واقعات ہوتے رہتے ہیں، مگر اس کے لیے ایک پورے مذہب کو قصوروار ٹھہرانا غلط ہے۔

☆ ایک مہمان Sandra Wilson صاحبہ جو County Government میں کام کرتی ہیں اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کرتی ہیں کہ: 'محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں' کا سچا نظارہ آپ کی جماعت پیش کرتی ہے اور آج کے خطاب کے بعد میں کہہ سکتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح بلا رنگ و نسل کے امتیاز کے صرف اور صرف امن چاہتے ہیں۔ ہم سب ایک ہیں۔ اور دنیا بھر کے تمام مسائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے ہم آج سب یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اتحاد کی فضا قائم کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔

☆ ایک مہمان ڈاکٹر حمیرہ علی صاحبہ جو Prince William County میں فری کلینک کی میڈیکل ڈائریکٹر ہیں اپنے خیالات کا اس طرح اظہار کرتی ہیں: ''میں آج کی تقریب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ہر کوئی کھلے دل سے ہمارا استقبال کر رہا تھا اور خطاب میں حضور انور نے اس مجلس میں شامل ہونے والے ہر فرد کو دعوت دی کہ ہم سب کو مل کر کوشش کرنا ہوگی کہ امن و امان، انصاف اور مساوات کے لیے اپنے قدم آگے بڑھائیں اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے ایک اچھی مثال چھوڑیں۔ خطاب کے دوران ایسا لگ رہا تھا کہ گویا حضور صرف مجھ سے مخاطب ہیں اور مجھے میری ذمہ داریوں کا احساس دلا رہے ہیں۔''

☆ ایک مہمان Ruthy Anderson صاحبہ جو کہ Prince William County کے لیے کام کرتی ہیں اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کرتی ہیں: ''مجھے جماعت کے بارہ میں چند سال قبل ایک احمدی خاتون کے ذریعہ تعارف حاصل ہوا۔ اس احمدی خاتون نے بطور احمدی مختلف کمیونٹیز میں اپنی خدمات پیش کیں اور جماعت کے بارہ میں بتایا کہ وہ کن فلاحی کاموں میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ پھر آج یہاں آنے کی دعوت دی گئی۔ میرے لیے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ کیونکہ مجھے حضور انور کے ساتھ ایک چھوٹے گروپ میں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ چونکہ میرے پہلے سے ہی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے کچھ دوست ہیں اس لیے میں آپ لوگوں کی تعلیمات سے کسی حد تک آگاہ تھی اور کافی معلومات انٹرنیٹ پر بھی حاصل کر چکی تھی۔ اس لحاظ سے میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہاں خطاب سننے کے لیے بلایا گیا۔ حضور انور کے خطاب میں جو امن اور ہمسایوں کے حقوق پر بات ہوئی جو حقیقت پر مبنی ہے۔ میں خود چاہتی ہوں کہ ہر جگہ امن قائم ہو۔

☆ ایک اور مہمان Berry Bernard صاحب جو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں گزشتہ 40 سال سے کام کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں: ''میں سب کو اس مسجد کی مبارکباد دیتا ہوں۔ میرے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے آج کی تقریب میں شامل ہونے کا موقع ملا۔'' نیز کہتے ہیں کہ ''میں سمجھتا ہوں کہ حضور انور کے آج کے خطاب میں پوری دنیا کے لیے پیغام تھا۔ اس میں امن و شانتی، پیار، محبت اور حقوق کے حوالہ سے ضرورت کے مطابق نصائح کی گئیں۔ ہمارے یہاں مختلف رنگ و نسل کے 4لاکھ 60 ہزار لوگ بستے ہیں۔ اور آج کے پیغام میں سب سے اہم بات ہمسائے کے حقوق کے بارہ میں تھی۔''

☆ ایک مہمان Reverend Charlotte Raymond صاحبہ کہتی ہیں: ''یہ جان کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ مسلمانوں میں ایسے بھی ہیں جو پیار اور محبت کے پیغامات پھیلاتے ہیں۔''

☆ ایک مہمان Dr.Lisa Stuart صاحبہ کہتی ہیں کہ: ''یہاں آنے سے قبل مجھے اسلام کے بارہ میں تجسس تھا۔ اور یہاں آکر دیکھا کہ اس جماعت میں محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور خلیفہ وقت کے لیے جو احترام اور پیار ہے وہ حیران کن ہے۔''

☆ ایک خاتون مہمان Dr. Kimberly Norman Orosco جو Criminologist اور مصنفہ ہیں اور انہوں نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے، یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: ''حضور انور کے آج کے خطاب میں امن اور انصاف کے حوالہ سے بہت گہرے پیغامات سننے کو ملے اور رنگ و نسل میں امتیاز کے بغیر ہر ایک کو اس پیغام کے مطابق اتحاد کی فضا قائم کرنی ہوگی۔ آج کے خطاب میں حضور انور نے اسلام کی حقیقی شکل سامنے لاکر رکھی۔ اور اس کا خلاصہ امن و انصاف اور مساوات کا ماحول پیدا کرنا ہے۔''

اپنے تاثرات کا اظہار کرتے موصوفہ کچھ جذباتی ہوگئی تھیں اور آنسوؤں میں لبریز کہہ رہی تھیں کہ ''آج کل جو لوگ ظلم و بربریت کے مظاہرے دکھا رہے ہیں اور مذہب کے نام پر ہماری کمیونٹیز اور ملک میں فسادات پھیلا رہے ہیں، ان کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور یہ جاننا ہر انسان کے لیے بہت ضروری ہے۔''

☆ ایک مہمان Martin Nohe صاحب کہتے ہیں: میری تعیناتی کاؤنٹی کے اسی حصہ میں ہے جہاں یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ آج حضور نے امریکہ میں عین ضرورت کے مطابق پیار، محبت، اخوت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا جس نے ہم سب پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کیساتھ ایک نئی عبادت گاہ کا اضافہ ہوا جہاں ہم سب امن اور سلامتی کی تلاش میں ہر وقت آسکتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Tony Maxi صاحبہ جو Development Director ہیں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ: ''مجھے آج پتہ لگا ہے کہ جماعت متعدد ہسپتال، سکولز اور ہیومینٹی فرسٹ کے تحت اتنے وسیع پیمانہ میں بغیر معاوضہ کے کام کر رہی ہے۔''

☆ ڈاکٹر کاترینہ Dr Katrina Lantos) Swett) جو کہ Tom Lantos Foundation for Human Rights and Justice کی پریذیڈنٹ ہیں ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ملاقات ہوئی۔ وہ قبل ازیں کیپٹل ہِل اور لندن میں منعقدہ کانفرنس آف ورلڈ ریلیجنز میں شامل ہو چکی ہیں۔ وہ خصوصی طور پر اپنے شیڈول میں تبدیلی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لیے New Hampshire سے تشریف لائیں۔ موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح امریکہ کے لیے ایک روحانی مرہم ہیں اور امریکہ کو اس وقت آپ کی رہنمائی اور قیادت کی انتہائی اشد ضرورت ہے۔ احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے حوالہ سے خلیفۃ المسیح بے شک ہمت اور صبر کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مساجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی اور بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے یو۔ ایس ایمبیسڈر اور دیگر کانگریس کے ممبران سے جس طرح مذہبی آزادی کے حوالہ سے بات کی، اُس سے انہیں بہت خوشی حاصل ہوئی۔

☆ امریکہ میں متعین گیمبیا کے ایمبیسڈر Dawda N.Federa صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ امت محمدیہ کا بہت

باقی صفحہ نمبر 15 پر

تعارف کتاب

”لُجَّةُ النُّور“

(نوید احمد سعید)

لجۃ النور ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1900ء میں نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں لکھی ۔ آپ علیہ السلام کے وصال کے بعد فروری 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے عہد باسعادت میں فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ۔ کتاب کے ٹائٹل پیج پر تاریخ اشاعت محرم الحرام 1328 ھجری درج ہے۔

ٹائٹل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دو عربی شعر لکھے ہیں۔

احاط الناس من طغوی ظلام علامات بها عرف الامام

فلا تعجب بما جئنا بنورٍ بدت عین اذا اشتد اوام

سرکشی کی وجہ سے تاریکی نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔

یہ وہ نشانیاں ہیں جن سے امام وقت کی نشاندہی کی گئی ہے۔

پس تعجب نہ کر اُس نور پر جو ہم لائے ہیں ۔ کیونکہ غیب سے ایک چشمہ ظاہر ہوتا رہا ہے جب بھی پیاس شدت اختیار کرتی رہی ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا نام لجۃ النور رکھنے کی وجہ بیان فرمائی کہ اس کے تحریر کرنے والے کی طرح اس کا نام لجۃ النور ہے ۔ آپ علیہ السلام نے یہ کتاب اسلامی ممالک عرب ، شام ، بغداد ، عراق ، خراسان وغیرہ کے متقی بندوں اور صالح علماء و مشائخ کے لیے تحریر فرمائی۔

یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر 16 میں صفحہ 335 تا 476 تک موجود ہے۔

وجہ تالیف :۔اس کتاب کی تالیف کا حقیقی محرک وہ الہام اور رؤیا ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بشارت دی تھی کہ مختلف ممالک کے صلحاء اور نیک بندے آپؑ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے لیے دعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ آپؑ کو برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں

انی رئیت فی مبشرۃ اریتها جماعة من المومنین المخلصین والملوک العادلین الصالحین بعضهم من هذا الملك و بعضهم من العرب و بعضهم من الفارس و بعضهم من بلاد الشام و بعضهم من ارض الروم و بعضهم من بلاد لاأعرفها ثم قیل لی من حضرۃ الغیب ان هؤلاء یصدقوك برکات حتی یتبرك الملوك بثیابك وادخلهم فی المخلصین ----- ثم بعد ذالك القی فی روعیی ان اؤتف لهم کتبا----- ان هذا الکتاب من کتبی التی الفتها لهذا المقصد ----- الخ (لجۃ النور خلاصہ صفحہ 339 تا صفحہ 341)

ترجمہ : میں نے خواب دیکھا جس میں مجھے مخلص مؤمنوں اور صالح و عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دکھائی گئی ان میں سے بعض اس ملک کے ہیں اور بعض عرب کے ہیں اور بعض فارس کے ہیں اور بعض بلاد شام کے ہیں بعض سر زمین روم کے ہیں اور بعض ایسے ممالک کے ہیں جنہیں مَیں نہیں پہچانتا ۔ پھر وراء الوراء ہستی کی جناب سے مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لیے دعا کریں گے اور مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں انہیں مخلصین میں داخل کروں گا ----- پھر اس کے بعد میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں ان کے لیے چند کتابیں لکھوں۔ ..... میری یہ کتاب اُن کتب میں سے ہے جو میں نے اس مقصد کے لیے تالیف کی ہیں----- الخ

فرمایا:”میں اسے سادات و عرب کے لیے بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں اور جو میرے خدائے ذوالجلال والاکرام نے مجھ پر واجب کیا ہے پہنچاتا ہوں تا سعید لوگ اپنی مراد پالیں اور اعراض کرنے والوں پر اتمام حجت ہو جائے“ (روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ 341)

خلاصہ مضامین :۔اس کتاب کی ابتدا میں آپؑ نے اپنی کنیت ابو محمود تحریر فرمائی ہے اور اپنے آبائی سوانح سے آغاز فرمایا ہے ۔ اور اپنے خاندان کا تفصیلی تعارف لکھا ہے کہ کس طرح آپؑ کا خاندان ہندوستان پہنچا اور کن کن مصائب سے گزرا۔ پھر آپؑ نے عدل پسند حکومت برطانیہ کا ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں آپؑ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی صداقت ثابت کرنے کے لیے ضرورت زمانہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے ۔ آپؑ نے عیسائیوں کے فتنوں اور مسلمانوں کے بگڑنے کا تفصیلی بیان لکھا ہے اور بتایا ہے کہ کس حد تک اس زمانہ کے مسلمان انحطاط دینی کا شکار ہیں اسی طرح مسلمانوں کے علماء کے تکبر کا ذکر کیا ہے ۔ آپؑ نے اپنے زمانہ کے حالات کا شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے اور قوموں اور مذاہب میں تفرقہ کا ذکر کرتے ہوئے عالم اسلام کی دینی و دنیوی ابتر حالت کا المناک نقشہ کھینچا ہے ۔ آپؑ کے افتراق و انشقاق، عقائد فاسدہ اور مسلمان علماء و صوفیاء اور عامۃ المسلمین کی خرابیوں اور الحاد و بے دینی اور اسلام پر حملہ آور دشمنوں کے سامنے مسلمانوں کی بے بسی اور بے کسی کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے ۔ کتاب کے آخر پر آپؑ نے پادریوں کے اسلام پر حملوں کا ذکر کیا ہے اور یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ نے انہیں میرے ہاتھوں سے شکستِ فاش دی ہے اور وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

وانی انا موت الزور۔ و حرزالمذعور۔ و انا حربة المولی الرحمٰن۔ و حجة اللّٰه الدیان۔ و انا النهار والشمس والسبیل۔ و فی نفسی تحققت الاقاویل۔ وبی ابطلت الاباطیل۔ (روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ 473، 474)

میں جھوٹ کے لیے موت اور خوفزدہ کے لیے تعویذ ہوں میں خدائے رحمٰن کا حربہ ہوں اور جزا سزا کے مالک خدا کی حجت ہوں ، میں دن ہوں ، سورج ہوں ، راستہ ہوں ، میری ذات میں تمام نوشتے پورے ہوئے اور میرے ذریعہ ہی سے سب باطل چیزیں باطل ہوئیں۔

نیز فرمایا:

الیوم یئس الذین کانوا یصولون علی الإسلام

آج وہ لوگ جو اسلام پر حملہ کیا کرتے تھے مایوس ہو گئے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 475)

تحدیث نعمت کے طور پر آپؑ نے کتاب میں تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصلحین کی تمام شرائط مجھ میں جمع کر دی ہیں اور ہر قسم کی برکات سے مجھے نوازا ہے ۔ میری ہر آرزو اس نے پوری کی ہے اور ہر قسم کی دینی اور دنیوی نعمتوں سے مجھے مالا مال کیا ہے۔

اسی طرح آپؑ نے اس کتاب میں اس الزام کی بھی تردید کی ہے کہ نعوذ باللہ آپؑ نے اپنی کتب میں صالح علماء کی ہتک کی ہے ۔ آپؑ نے فرمایا:

ونعوذ باللّٰه من هتك العلماء الصالحین۔ و قدح الشرفاء المهذبین۔ سواء کانوا من المسلمین اوالمسیحیین اوالآریة ۔ بل لا نذکر من سفهاء هذه الاقوام الاالذین اشتهروا فی فضول الهذر والاعلان بالسیئة۔ والذی کان هو نقی العرض عفیف اللسان۔ فلا نذکره الا بلخیر ونکرمه ونعزه ونحبه کالاخوان۔ (لجۃ النور روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ 409)

اور ہم صالح علماء کی ہتک اور مہذب شرفاء کی عیب گیری کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں یا آریوں میں سے بلکہ ہم ان اقوام کے بیوقوفوں کا بھی ذکر نہیں کرتے سوائے ان لوگوں کے جو بہت زیادہ بیہودگی پھیلانے اور بدی کے اعلان کرنے میں مشہور ہیں جو شخص اچھے کردار والا اور پاک زبان ہو ہم اس کا ذکر صرف اچھائی کے ساتھ کرتے ہیں اور ہم اس کی عزت و تکریم کرتے ہیں اور بھائیوں کی طرح اس سے محبت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ آپؑ کی دعوت دنیا کے کناروں تک ضرور پہنچے گی۔ فرمایا:

و اوحی الی ربی و وعدنی انه سینصرنی حتی یبلغ امری مشارق الارض و مغاربها وتتموّج بحورالحق حتی یعجب الناس حباب غواربها

یعنی میرے رب نے مجھے وحی کی ہے اور مجھے وعدہ دیا ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا یہاں تک کہ میرا سلسلہ زمین کے مشارق اور اس کے مغارب میں پھیل جائے گا اور سچائی کے سمندر ٹھاٹھیں ماریں گے یہاں تک کہ ان کی لہروں کی بلندی کی جھاگ لوگوں کو تعجب میں ڈال دے گی ۔ ان شاء اللہ

☆...☆...☆

بقیہ: رپورٹ دورہ امریکہ............از صفحہ نمبر 14

اہم جزو ہے اور دنیا میں موجود نیکی کا ایک اہم ستون ہے۔ گیمبیا میں جماعت احمدیہ عام لوگوں کے لیے بہت کچھ کر رہی ہے۔ ہم زراعت، صحت اور تعلیم جیسے اہم شعبہ جات میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ گیمبیا میں جمہوریت نئی نئی آئی ہے اور وہاں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر وہاں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا طریق بہت مثبت ہے۔ وہ لوگوں کے ایمانوں کو بھی مضبوط کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلاتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کی زندگیاں بچانے کے لیے بھی کام کرتے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جو پیغام دیا وہ بہت ہی سیدھا اور صاف ستھرا پیغام تھا جسکی امتِ مسلمہ کو اشد ضرورت ہے کیونکہ اسلام کا شمار دنیا کے بڑے مذاہب میں ہوتا ہے لیکن اس کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ شدت پسندی اور دہشت گردی کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ حضور انور بڑی وضاحت کیساتھ بیان فرمایا کہ اسلام تو امن کا مذہب ہے اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بھلائی کی خاطر کام کرنا چاہیے۔

☆...☆...☆

بقیہ: حجاز ریلوے........از صفحہ نمبر 04

گئے ہیں۔ میں اگر صادق نہیں ہوں تو دوسرے مدعی کا نشان بتاؤ اور اس کا ثبوت دیکھو۔ (صفحہ 553)

وَاِذَاا لعِشَا رُ عُطِّلَت کا زمانہ آ گیا۔........یہی زمانہ مسیح موعود کا لکھا ہے اِس لیے اَب عرب والوں کو مسیح موعود کی تلاش کرنی چاہیے۔ دیکھو اَب تو ان کے گھر میں ریل بن رہی ہے اور خود ہمارے دشمن اس میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بھی ایک نشان ہے کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہمارے کام میں لگا دیا ہے۔ چندہ تو دے رہے ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہو گی۔ (صفحہ 555)

سوچ کر دیکھو کہ جب مکّہ اور مدینہ میں اُونٹ چھوڑ کر ریل کی سواری شروع ہو جائے گی تو کیا وہ روز اِس آیت اور حدیث کا مصداق نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا۔ اور تمام دل اُس دن بول اُٹھیں گے کہ آج وہ پیشگوئی مکّہ اور مدینہ کی راہ میں کُھلے کُھلے طور پر پوری ہو گئی۔ (صفحہ 557)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی میں نئی سواری ریل کے جاری ہونے سے یہ پیشگوئی معنوی رنگ میں تو پوری ہو گئی تھی مگر مکّہ اور مدینہ کے درمیان اُس وقت تعمیر ہونے والا حجاز ریل کا منصوبہ 1908ء میں شروع ہو کر 1920ء میں ختم ہو گیا اور یہ ریل حضور علیہ السلام کی زندگی میں اور بعد میں بھی 2009ء تک کبھی نہیں چلی۔

حضور علیہ السلام کی پیشگوئی حرف بحرف من وعن اَب خلافتِ خامسہ کے دورِ مبارک میں مکّہ اور مدینہ کے درمیان جاری ہونے والی ’حرمین ہائی سپیڈ ریلوے‘ کی صورت میں پہلی دفعہ پُوری ہوئی۔ اس ریل کا افتتاح سعودی عرب کے بادشاہ ملک سلیمان بن عبد العزیز نے 25/ ستمبر 2018ء کو کیا اور باقاعدہ طور پر یہ ریل 11/ اکتوبر 2018ء سے مکہ، جدہ اور مدینہ کے درمیان چلنا شروع ہو گئی۔ غور کریں تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ بھی پورے ہو گئے کہ یہ بھی ایک نشان ہے کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہمارے کام میں لگا دیا ہے۔ چندہ تو دے رہے ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہو گی۔

اللہ کرے کہ اَب عرب والے مسیح موعود کا انکار نہ کریں اور صدق دل سے لبیک کہتے ہوئے احمدیت میں داخل ہو کر خلافت احمدیہ کے زیرِ سایہ آجائیں اور اللہ ہمیں بھی توفیق دے کہ اہل عرب کے گھر گھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور پیغام پہنچانے والے بنیں۔ (آمین ثم آمین)

(مرسلہ: مبشر احمد ظفر۔ لندن)

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ قادیان، روح پرور تجربات

(ڈاکٹر اسامہ عبد العظیم۔ مصر)

ڈاکٹر اسامہ عبدالعظیم صاحب مصر سے تعلق رکھنے والے احمدی ہیں۔ جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان سے نشر ہونے والے عربی پروگرام 'اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح' میں شرکت کی غرض سے قادیان تشریف لے گئے۔ موصوف پہلے جماعت احمدیہ مسلمہ کے شدید مخالف تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کے احسان سے جب انہوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں تحقیق کی تو اسے سراسر حق پایا اور خلافت احمدیہ کے زیر سایہ آجانے کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی راستہ نہ بچا! ذیل میں اوّلاً ان کی جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر کی جانے والی تعارفی تقریر کا خلاصہ اور پھر سفر قادیان کے بعد ان کی بعض تحریرات کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے موقع پر تعارفی تقریر

قبول احمدیت زندگی میں پہلی بار مجھے قادیان میں حاضر ہونے کی سعادت مل رہی ہے۔

میرے خیال میں میرا قادیان میں آنا ممکنات میں سے تھا کیونکہ میرا شمار ایک لمبے عرصہ تک جماعت کے شدید مخالفین میں ہوتا تھا۔ اس کی وجہ جماعت کے خلاف ہمارے ممالک میں جھوٹا پراپیگنڈہ اور جھوٹ کا پلندا ہیں جن کی بنا پر میرے اور میرے جیسے نوجوانوں کے ذہن میں جماعت کی تصویر یہی تھی کہ یہ اسلام کے مخالف ایک نیا دین ہے اور یہ لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

جیسا کہ مشہور ہے کہ جھوٹ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا چنانچہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی توفیق ملی۔ میں نے آپ کی تحریرات سچائی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں فنا ہونے کے جذبات سے معمور پائیں۔ ان کلمات اور ان میں پائے جانے والے صدق کی روشنی سے جھوٹ کے تمام بت ٹوٹ گئے۔

اس صورتحال کے پیش نظر میں نے خدا کی طرف رجوع کیا اور چند سال قبل رمضان المبارک کی ایک رات کو اٹھ کر تضرع و ابتہال کے ساتھ دعا کی کہ یا الٰہی تو مجھے مرزا غلام احمدؑ کے بارہ میں بتا کہ کیا واقعی آپؑ وہی مسیح موعود ہیں جس کا امت انتظار کر رہی ہے؟!

جب میں نے نہایت خاکساری اور عاجزی و انکساری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوا اور اس کی طرف سے بہت جلدی مجھے جواب مل گیا۔ میں نے نیند و بیداری کی کیفیت میں نہایت پرشوکت آواز میں یہ کلمات سنے:

مَنَحْتُهُ مَقْعَدَ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ

یعنی میں نے اسے مقتدر بادشاہ کے حضور صدق کا مقام عطا کیا ہے۔

اس آواز نے میرے جسم کے ذرے ذرے کو ہلا کر رکھ دیا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسے میں سورج کو دیکھ کر اس کی روشنی کے بارہ میں شک نہیں کر سکتا اسی طرح ایک لمحہ کے لیے بھی ان کلمات کی صداقت میں شک نہیں کر سکتا۔

چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس داعی کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اب مجھے اس سرزمین کی زیارت کی سعادت بھی نصیب فرمادی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدم مبارک پڑے۔ مجھے قادیان آنے کی توفیق ملی اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے قادیان میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ میں نے اسلام کی تمام پیشگوئیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم صادق کے ہاتھ پر پوری ہوتے ہوئے دیکھی ہیں۔

مجھے یوں محسوس ہوا کہ قادیان کی فضا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفاس قدسیہ ابھی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اور آپؑ کے ان مبارک قدموں کی آواز بھی ابھی تک تازہ ہے جب آپ اسلام کا پیغام لے کر اس کی گلیوں میں چلتے تھے۔

مسجد مبارک بیت الدعاء اور بیت الفکر میں سجدہ کرتے وقت میرے آنسو نکل آئے کیونکہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رو رو کر دعائیں کی تھیں اور اسلام کے دفاع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لیے جہاد کیا تھا۔

جب میں آپ علیہ السلام کے مزار مبارک کے سامنے کھڑا ہوا تو اس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی امانت کی ادائیگی کرتے ہوئے آپ کا سلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچایا۔

میں نے قادیان میں اسلام کی بعثت ثانیہ کی تاریخ دیکھی۔ قادیان میں مَیں نے اپنی آنکھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

اس موعودؑ کو اس بستی میں ظاہر ہوئے سوا سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے جس نے آکر اعلان کیا کہ وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہے۔ اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر دنیا کی آنکھ نے دیکھا کہ تھوڑے سال ہی گزرے تھے کہ اس کی پیشگوئیاں پوری ہو گئیں اور ایک غیر معروف بستی کا شمار دنیا کی مشہور ترین بستیوں میں ہونے لگا۔

دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویدار آئے اور انہوں نے اپنی تبلیغ کے دنیا میں پھیلنے کی پیشگوئیاں کیں لیکن سوائے ایک کے کسی کی بات پوری نہ ہوئی۔ اور یہ وہی شخص ہے جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے جس کی لوح مزار پر تحریر ہے کہ

مزار مبارک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام

آج میں قادیان سے پوری دنیا سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ کیا ابھی بھی اس شخص کی صداقت میں کوئی شک کی گنجائش باقی ہے؟؟!

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد تاثرات

اس سفر میں مجھے جدہ میں ٹرانزٹ کے دوران کچھ مشکل پیش آئی تو خاکسار کے ایک غیر احمدی عزیز نے میرے قادیان جانے پر اعتراض کیا کہ خواہ مخواہ مشقت اٹھا رہا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ بغیر مشقت کے راحت اور لذت نہیں ملتی۔ پھر اس کی مثالیں دیں۔ تو اس نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔

قادیان پہنچ کر سب سے پہلے خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت کی۔ پھر قادیان کے باقی مقدس مقامات دیکھے۔ قادیان میں داخل ہو کر ایک سکون، راحت، خشوع اور روحانیت کا احساس ہوتا ہے۔ جہاں آنحضرت ﷺ کی عظیم پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔

بہشتی مقبرے کے بعد دار المسیح، مسجد مبارک اور ان کے ارگرد کے مقامات کی زیارت کی۔ میری زبان پر حضرت یونسؑ کی درج ذیل دعا جاری ہوگئی: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور میں نے سوچا کہ یہ دنیا بھی تو حوت کی مانند ہے جو اکثر لوگوں کو نگل گئی ہے اور اس سے نجات اس دعا ہی سے ممکن ہے۔

پھر دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا تو ہم دار الضیافت گئے جہاں مجسم سخاوت، خدمت اور ہمدردی وجودوں کو اپنی اعلیٰ صورت میں پایا۔ میرا ذہن اس روحانی مائدے کی طرف چلا گیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کو مبعوث کر کے نازل فرمایا جس سے تمام دنیا کی تشنہ روحیں سیر ہو رہی ہیں۔

قادیان میں گھومتے پھرتے میں نے بڑے غور سے اس بستی کے احمدیوں کو دیکھا۔ میں سوچتا تھا کہ ان لوگوں میں کوئی خاص بات ہے جس کی وجہ سے ان کو 'دار' کی نگہبانی کا شرف ملا۔ تو میں نے دیکھا کہ یہ خصوصیت عجز و انکسار اور اپنی ذات کی کلیۃً نفی ہے۔ قادیان کے احمدی ایک خاموش مدرسہ ہیں جن سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

جیسے جیسے جلسہ کے دن قریب آتے گئے قادیان میں لوگ اس طرح جمع ہوتے گئے جیسے چھتے کے گرد شہد کی مکھیاں جمع ہوتی ہیں۔ اس چہل پہل میں ایک نظام اور جوش و جذبہ اور عجیب عاجزی تھی۔ سینکڑوں لوگ دن رات باری باری ڈیوٹیاں دے رہے تھے۔ ان کے چہرے ایمان، بشاشت اور قربانی کے جذبہ سے معمور تھے۔

مجھے پتا چلا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ تمام عرب احمدیوں کو تاریخی مقامات کی زیارت کروائی جائے۔ چنانچہ اہل قادیان نے حسب معمول فوری تعمیل کی اور محمد شریف کوثر صاحب کے ساتھ قادیان کے اہم مقامات کی زیارت کروائی۔

درویش قادیان سے ملاقات

علاوہ ازیں ہم ایک درویش قادیان مکرم ایوب بٹ صاحب سے ملنے بھی گئے جن کی عمر نوے سال کے قریب ہے۔ یہ ملاقات بہت روحانی تھی اور میں درویش قادیان سے مل کر بے حد متاثر ہوا۔ ان کے ایک بیٹے نے ہمارا استقبال کیا۔ بٹ صاحب بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔

بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے دھیمی آواز سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ مصر اور فلسطین سے۔ اس پر ان کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔

پھر اپنے بارہ میں بتایا کہ میں کشمیر سے ہوں اور میرا نسب بنی اسرائیل کے ان قبائل تک پہنچتا ہے جنہیں نبوکدنضر نے بابل سے قید کیا۔ میرے والد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ میں اپنے بھائیوں میں بڑا ہوں۔ جب گاؤں والوں کو ہماری بیعت کا علم ہوا تو دونوں باپ بیٹے کو بہت زدوکوب کیا حالانکہ میری عمر اس وقت دس سال تھی۔ میں رویا تو والد صاحب نے سختی سے ڈانٹ کر کہا کہ اے کمزور ایمان! خدا کے رسول پر ایمان کے بعد روتے کیوں ہو؟

اگر تمہیں مرزا غلام احمد صاحبؑ کے بارہ میں شک ہے تو جاؤ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرو اور اُس سے ان کے بارہ میں دریافت کرو۔ وہ تمہیں بتائے گا۔ میں چھوٹا بچہ واقعی مسجد چلا گیا اور نماز پڑھ کر خدا کے حضور دعا کی اور مسجد کی صف پر ہی سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ دو گھڑسوار سفید گھوڑوں پر میری طرف آرہے ہیں۔ جب قریب پہنچے تو ایک ان میں سے آنحضرت ﷺ تھے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے سلام کہہ کر میرا ہاتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں دے دیا۔

یہ بچہ والد اور فیملی کے ساتھ تیس کی دہائی میں قادیان آ گیا۔ ان کے والد نے اپنی حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ پہلی ملاقات میں ہی بیٹے کو اسلام کے لیے وقف کر دیا۔ حضورؓ بچے کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا تم اس معاملہ کو سمجھتے ہو جو تمہارے والد نے کیا ہے؟ تمہارے باپ نے تجھے میرے ہاتھ بیچ دیا ہے۔

1947ء میں جب قادیان کو سکھوں کے حملہ کا خطرہ تھا تو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو درویشان قادیان میں شامل فرمایا۔ میں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ قادیان کا دفاع کیسے کرتے تھے؟

انہوں نے بتایا کہ ہم گمان کرتے تھے کہ ہم قادیان کی حفاظت کرتے ہیں جبکہ اصل بات یہ ہے کہ قادیان ہماری حفاظت کرتا تھا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی برکت سے ہم ایک سے زیادہ دفعہ شدید خطرہ سے محفوظ رہے۔

انہوں نے بتایا کہ سکھ ہمیں کمزور اور بزدل سمجھتے تھے۔ اس لیے کہ ہم بھی زیادتی نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے مقامات مقدسہ کا دفاع کرتے تھے۔ ان سکھوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اگر ہم اپنے خلیفہ کی اس بات میں اطاعت نہ کرتے کہ کسی سے زیادتی نہیں کرنی تو ہم ان میں سے کسی کو نہ چھوڑتے لیکن ہمارے سروں پر تو اطاعت کی تلوار لٹکی رہتی تھی۔

ان کے الفاظ سے اسلام کے لیے ایسی محبت اور جوش ٹپکتا تھا جو نوجوانوں میں نہیں ملتا۔ آپ کے روئیں روئیں میں اسلام کی محبت تھی۔ وہ کہتے تھے کہ میں دعا میں وقت گزارتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت اور خلیفہ کو کامیاب فرمائے اور احمدیت پوری دنیا میں پھیل جائے۔

انہوں نے عربوں کے بارہ میں پوچھا کہ کیا اکثریت نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو پہچان لیا ہے، ہر روز اس پہچان میں بڑھ رہے ہیں؟ ایمن مالکی صاحب نے انہیں یمن کے دوستوں کی تصویریں بھی موبائل میں دکھائیں۔ انہوں نے موبائل ہاتھ میں لے کر سب کو بوسہ دیا۔

میں نے عرض کیا کہ آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں؟

آپ نے کہا کہ مرتے دم تک خلافت سے چمٹے رہو۔ یہ تمہاری حفاظت کا ذریعہ ہے۔ خلیفہ رات دن خدا تعالیٰ کے ساتھ گزارتا ہے اور دن کو تمہارے ساتھ لہٰذا اس سے چمٹے رہو۔

میں نے انہیں احباب جماعت مصر اور باقی عربوں کا عمومی سلام پہنچایا اور بعض دوستوں نے خصوصیت سے کہا تھا ان کا سلام پہنچایا۔

انہوں نے اپنی باتوں سے ہمارے دلوں میں بہت جوش وجذبہ پیدا کیا اور عزم وجذبہ قربانی پیدا کیا۔ اس کے بعد ہم نے ان سے اجازت لی کہ تا وہ آرام کرسکیں۔ ہم ان کا ہاتھ اور سر چوم کر دعا کی درخواست کر کے ان سے رخصت ہوئے۔

قادیان میں جو مختلف احباب سے ہماری بہترین نشستیں ہوئیں ان میں سے ایک خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے ساتھ تھی۔ انہوں نے روزانہ ’سرائے وسیم‘ میں ہمارے ساتھ ملاقات کی۔ ہر روز ایک نیا گروپ ہوتا تھا۔ لیکن ہر گروپ میں وہی قوت قدسیہ اور مبارک روح تھی۔

ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ان کے افعال، اخلاق اور اعلیٰ درجہ کی انکساری اور بلند ادب اور نورانی کلمات۔

مکرم طاہر ندیم صاحب کو اللہ جزا دے۔ وہ ہمارے درمیان رابطہ کا ذریعہ تھے۔ ان حضرات کے منہ سے نکلنے والے ہر لفظ کا باریکی سے ترجمہ کرتے۔ ان کی گفتگو کے دوران ندیم صاحب مضمون نوٹ کر لیتے اور پھر ان روحانی موتیوں کا ہمارے لیے ترجمہ کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد کے ساتھ پہلی ملاقات کے بعد

ینقطع من آبائك ویُبدأ منك

یہ دعویٰ دو بندے ہی کر سکتے ہیں، ایک وہ جو کہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کیا ہے۔ دوسرا وہ جو خدا تعالیٰ پر بڑی جسارت کرنے والا ہو۔ یا خدا تعالیٰ پر پورا یقین رکھنے والا کہ یہ اس قادر خدا کا وعدہ ہے جس کے وعدہ میں کبھی تخلّف نہیں ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ الہام پورے یقین اور وثوق سے نشر کیا۔ اور پھر چند سال میں ہی یہ پیشگوئی پورے جلال اور زور سے اعجازی رنگ میں پوری ہوئی۔ ممکن نہیں کہ کوئی شخص خود ایسا الہام بنا کر اسے پورا بھی کر سکے۔ آج دنیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے چچوں کی نسل ختم ہو گئی ہے اور کرۂ ارض پر صرف آپؑ کی مبارک نسل اور برکات موجود ہیں۔ صرف امسال کے جلسہ میں ہی 132/افراد اس مبارک خاندان سے شامل ہوئے۔

آج ہم عربوں کے وفد کی تاریخی اور مبارک ملاقات اس خاندان کے بعض افراد سے ہوئی۔ تعارف کے بعد انہوں نے ہمیں اپنے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی طرف منسوب ہونے کی برکات کا ذکر کیا۔ اور ہمیں روحانی فضاؤں کی سیر کرائی۔ بعض ایسے حالات بتائے جہاں وحی والہام سے سرفراز ہوئے۔ نیز حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد حضور کی اس خاندان کے بارہ میں پیشگوئیوں کے معجزانہ رنگ میں پورا ہونے کا ذکر کیا۔ پھر انہوں نے خاندان کے طریق تربیت اولاد کا بھی بتایا اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سوانح کے حوالہ سے تربیت اولاد کے ضمن میں اعلیٰ سبق دیے۔ میں تو ان کے چمکتے چہروں اور احترام اور انتہائی انکساری پر ہی غور کرتا رہا۔ اور خود سے یہ سوال کرتا رہا کہ کیا یہ ساری برکتیں کسی جھوٹے کی اولاد میں ہوسکتی ہیں؟ کیا خدا تعالیٰ دجال کے بچوں کے چہروں پر بھی ایسا نور ڈالتا ہے؟ ہمارے مخالفین کو کچھ تو عقل وحیا اور سوچ سے کام لینا چاہیے۔

قادیان کے احمدی نوجوانوں کی مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی بے لوث خدمت سے متاثر ہو کر

خدا کی قسم احمدیوں کے جو نمونے میں نے قادیان میں دیکھے ہیں اور ان سے ملا ہوں۔ ایسی تربیت پر کوئی انسان قادر نہیں ہوسکتا۔ یقیناً یہ آسمانی و روحانی و ربانی تربیت ہے۔ ان میں سے ہر ایک حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے۔ مجھے ان لوگوں سے ایسی محبت ہے کہ جس کا بیان ممکن نہیں۔

جلسہ کے پہلے دن حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آنے والے ہزاروں لوگوں کو دیکھ کر حیران پریشان ہو گیا۔ جن کی زبانیں مختلف ہیں، قومیتیں مختلف ہیں، ان میں سے ہر ایک اپنی ذات میں ایک داستان ہے اور ہر کسی کے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے روحانی تجارب ہیں جنہیں سن کر انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔

لیکن مخالفین کی اپنی آنکھوں پر پردے پڑے ہیں لہٰذا انہیں یہ سب کچھ نظر نہیں آتا۔ ان احمدیوں میں سے ہر ایک حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان ہے۔ لیکن ظاہری دنیاوی آنکھیں ان روحانی لوگوں کو دیکھ نہیں سکتیں۔

جلسہ کے آخری دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور کا خطاب ان مخالفین کو منہ توڑ جواب تھا جو الزام لگاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی شان کو کم کرنے والے تھے خطاب کے دوران عشق محمد ﷺ کے ذکر سے ایک عجیب سماں بندھ گیا۔

عجیب اتفاق ہے کہ خطاب سے ذرا پہلے میں واٹس ایپ پر ایک غیر احمدی دوست سے گفتگو کر رہا تھا اور وہ یہ الزام لگا رہا تھا کہ ہم آنحضرت ﷺ کی شان اقدس کو کم کرنے والے ہیں۔ لہٰذا یہ خطاب بہت بروقت ہمیں نصیب ہوا اور الہامی خطاب تھا۔

کیا ہی عظیم جلسہ تھا اور کتنی پیاری بستی میں ہوا! کتنے ہی پیار کرنے والے مہربان دوست وہاں تھے۔ یہی حقیقی اسلام کے علمبردار ہیں، یہیں حقیقی اسلام ہے۔

ربوہ سے آنے والے دوستوں کا اخلاص

ربوہ سے آنے والے دوست جب پہلی بار مجھے ملے تو ابتدائی سلام دعا کے بعد کہا کہ عشاء کے بعد سرائے وسیم میں مجھ سے ملیں گے جہاں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ میں ان کی عاجزی، انکساری اور عربوں سے محبت سے بہت متاثر ہوا۔ میں اپنے آپ سے پوچھنے لگا کہ ان لوگوں میں عربوں سے اس قدر محبت اور اہتمام کیا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل اور آپؑ کی اپنے سید و مولیٰ ﷺ سے عظیم محبت اور تعظیم کا نشان نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر آپؑ خود کو آنحضرت ﷺ سے افضل سمجھتے (نعوذ باللہ) تو پھر تو آپؑ کو یقیناً اپنے متبعین کو عربوں سے قطع تعلقی کی تعلیم دینی چاہیے تھی۔ اور ان کی اس طرح تربیت کرنی چاہیے تھی کہ اپنی قوم کو عربوں سے بڑھ کر سمجھیں تا کوئی ان سے نبوت میں مقابلہ نہ کرے۔ لیکن آپؑ نے عربوں سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے محبت رکھنے کی تعلیم دی جو درحقیقت آپؑ کی آنحضرت ﷺ سے محبت کی دلیل ہے۔

بہرحال ہمارا تعلق بڑھا اور ملاقاتیں ہوئیں۔ میں ان کی عاجزی اور اعلیٰ سلوک اور خلافت سے محبت اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور عربی زبان سے عشق سے بڑا متاثر ہوا۔

ہم نے ان سے پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے ظلم وزیادتی کے واقعات بھی سنے جہاں ان لوگوں کو مختلف انتہا پسند تنظیموں اور ظالم ملکی قوانین کی وجہ سے عام مذہبی حقوق سے بھی محروم کیا گیا ہے۔ مجھے ان سے بڑی ہمدردی پیدا ہوئی اور احساس ہوا کہ ہم ان لوگوں کے لیے دعاؤں میں کوتاہی سے کام لے رہے ہیں۔ منگلا صاحب اس ملاقات میں ہزاروں طلبہ جامعہ واساتذہ کی نمائندگی کر رہے تھے۔

ان کے علاوہ بھی بعض طلبہ واساتذہ جامعہ سے ملاقات ہوئی سب ہی اعلیٰ روحانی ترقی اور اخلاق پر فائز ہیں۔ انہیں دیکھ کر میں نے سوچا کہ ان روحانی لوگوں کی یہ اعلیٰ تربیت کس نے کی ہے۔ یقیناً یہ برکات خلافت میں سے ہے اور ہمارے درمیان ایک مُزکّی کی برکت سے ہے۔ ان میں اکثر وقفِ نو تھے۔ یہ لوگ پاکستان سے آتے ہیں اور یہاں آ کر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت اور مہمان نوازی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

پہلی ملاقات کے بعد ہمیشہ منگلا صاحب میرے ساتھ رہے۔ حتی کہ قادیان سے واپسی کے وقت الوداعی ملاقات میں ہم دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ہر جگہ کے احمدیوں سے مجھے جو محبت ملی یقیناً یہ قرآنی آیت وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِم کا مصداق ہے۔

قادیان سے میری واپسی سے چند گھنٹے قبل منگلا صاحب ملنے آئے اور نمناک آنکھوں سے مجھے ایک لفافہ پکڑایا کہ اسے سرائے وسیم سے رخصت ہوجانے کے بعد کھولوں۔ میں نے وہ لفافہ جیب میں ڈال لیا۔ اور حسب ہدایت بعد میں کھولا تو اس میں 100 روپے تھے۔ اس کے ساتھ اختصار سے منگلا صاحب نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابی مکرم محمد سعید الشامی الطرابلسی صاحب جب قادیان سے رخصت ہونے لگے تو حضرت اقدس مسیح موعودؑ صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ اپنے اس بھائی سے ہمدردی کریں اور حسبِ استطاعت مالی مدد بھی کریں۔ خدا کی خاطر محبت کے اظہار کے طور پر دیں خواہ ایک روپیہ ہی ہو۔

اس کے بعد لکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشاد کے تعمیل میں یہ تھوڑی سی رقم پیش کرتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ قادیان میں ہی حضورؑ کی اس سنت پر عمل کی توفیق مل رہی ہے۔

ان الفاظ کو پڑھتے ہوئے میں اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکا۔ کتنے کریم یہ لوگ ہیں اور کتنے نازک جذبات ہیں۔ خدا کی قسم! یہ ایک آسمانی مبعوث کی تربیت کا نتیجہ ہے۔

منگلا صاحب کے خیال میں بھی نہیں ہوگا کہ میں ان کے بارہ میں یہ سب کچھ لکھ رہا ہوں۔ بلکہ اگر انہیں علم ہو جاتا تو شاید بہت شرمندگی محسوس کرتے۔

لیکن برادرم منگلا صاحب! یہ ایک شہادت ہے جو میں ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں ان عربوں کے لیے جنہیں امام الزمانؑ کو پہچاننے اور زیارت قادیان کی توفیق نہیں ملی۔

ربوہ بلکہ دنیا کے ہر احمدی کو میرا اسلام۔ ہمارے دلوں کو الفت و محبت کے تعلقات سے استوار کرنے والی ربانی خلافت کو بھی میرا اسلام۔

جلسہ ختم ہو گیا۔ اور قادیان سے واپسی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ میرا تو غم اور اداسی سے برا حال ہو رہا تھا۔ میں تو اس جگہ سے اس قدر مانوس ہو گیا تھا کہ یہاں سے جانے کا تصور بھی نہ کرسکتا تھا۔ بہرحال وداع کی گھڑیاں آ گئیں۔ روانگی سے کچھ پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزار پر گیا اور الوداع کہا۔ مسجد اقصیٰ کا چکر لگایا۔ منارۃ المسیح کو جی بھر کر دیکھا۔ اور بڑے غم اور اداسی سے یہ الفاظ لکھے۔

ترجمہ: اے قادیان! میں دل کے آنسوؤں سے تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔ میرے جسم کا رُواں رُواں جدائی کی گھڑیوں سے تکلیف میں ہے۔ چند گھڑیوں بعد میں تیری معطر گلیوں میں پھرنے سے محروم ہو جاؤں گا۔ چند گھڑیوں بعد میری آنکھیں منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ کے حسن و جمال کے دیدار سے محروم ہو جائیں گی۔ چند گھڑیوں بعد مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، بیت الذکر اور بیت الفکر کے فرش پر سجدہ سے میری پیشانی محروم ہو جائیگی۔ چند گھڑیوں میں سینکڑوں اصفیاء واتقیاء کی ملاقات سے محروم ہو جاؤں گا۔

میں یہ تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ چند گھڑیوں بعد منارۃ المسیح سے مؤذن کی آواز سننے سے محروم ہو جاؤں گا۔ اور اس کے بعد بھاگ کر مسجد مبارک نہ جاسکوں گا۔ قادیان کی یہ یادیں میرے دل پر نقش ہیں اور موت تک نہیں بھلا سکوں گا۔ اے قادیان! مجھے تیرے ساتھ دلی محبت ہے۔ اے مسیح موعود کی سرزمین! تجھ پر سلام! اے پیشگوئیوں اور الہامات پورا ہونے کی سرزمین! اے دعاؤں کی قبولیت اور تضرعات کی شنوائی کی سرزمین! میں جسمانی طور پر یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا لیکن میری روح ہمیشہ کے لیے یہیں رہے گی اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزار مبارک کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی۔

اے رسول اللہ ﷺ کے غلام صادق تجھ پر سلام

قادیان سے واپسی کے بعد

میں بظاہر قادیان سے واپس آ گیا ہوں لیکن میری روح وہیں ہے۔ میں مصر میں ہوتے ہوئے بھی یہاں نہیں ہوں۔ جب بھی قادیان کا خیال آتا ہے شوق اور محبت سے آنکھوں میں آنسو امڈ آتے ہیں۔ قادیان میں ایک بے نظیر سحر ہے۔ از حد سادگی کے باوجود قادیان کا دل پر عظیم رعب پڑتا ہے۔ ضیافت اور کرم قادیان میں ہر احمدی کے گھر جاری ہے۔

ہم قادیان کے ایک گھر میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ سارے افرادِ خانہ بالائی منزل کے ایک کمرہ میں رہ رہے تھے اور باقی کمرے اور نچلی منزل ساری مہمانوں کے لیے وقف تھی۔ اس کے باوجود گمان کرتے تھے کہ مہمان نوازی کا حق پوری طرح ادا نہیں کر سکے۔

واقعی اہل قادیان نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ذمہ داری کے اہل ہیں۔ انہوں نے اس چھوٹی سی بستی کے ایک گھر میں جنم لینے والے اس مبارک انسان کا سر بلند کر دیا ہے۔

مجھے یہ جان کر بڑی حیرانی ہوئی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس بستی اور اردگرد کے علاقوں کے سکھوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کی زبان سے بھی بہت عزت وتکریم ملی۔

ایک سکھ لیڈر نے جلسہ کے سٹیج سے کہا ہم سکھ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہماری بستی میں وہ شخص پیدا ہوا جس کی تبلیغ ساری دنیا میں پھیل گئی۔ جب ہم آپ لوگوں کے جلسہ سالانہ میں دنیا کی مختلف شہریتوں کے لوگ دیکھتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ اس شخص کی تبلیغ کتنی سچی اور خالص تھی جس نے پوری دنیا میں امن ومحبت کو پھیلایا۔

جلسہ کے دنوں میں سکھ اور ہندو قادیان کے گلی کوچوں میں رات گئے تک بکثرت پھرتے نظر آتے ہیں۔میرے استفسار پر مجھے بتایا گیا کہ یہاں ان لوگوں پر رش کے باوجود کوئی زیادتی نہیں کرتا۔اس لیے یہ اپنے علاقوں سے زیادہ یہاں امن محسوس کرتے ہیں۔انہیں یہ ادراک ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے جس کی تعلیم ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے سب لوگ محفوظ رہیں۔

میں نے قادیان کی برکات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔قادیان کی بعض مزید برکات بیان کرنا چاہتا ہوں۔

میری کمپنی نے مجھے سفر قادیان کے لیے چھٹی دینے سے انکار کر دیا تھا لیکن قادیان جانے سے کچھ عرصہ قبل کمپنی میں کوئی بات ہوئی اور مجھے مجبوراً استعفیٰ دینا پڑا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عجیب تصرف کیا کہ اس کے فوراً بعد میرے ایک دوست نے مجھے اپنے بعض کام کرنے کو کہا اور مجھے اس تنخواہ سے ڈیڑھ گنا تنخواہ دی جو میں کمپنی سے لیتا تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے مجھے سفر قادیان کی چھٹیوں کا معاوضہ بھی دے دیا۔

مزید برآں قادیان سے واپس آنے کے بعد 23/جنوری کو حضور کی خدمت میں اپنی نوکری کے لیے دعا کی درخواست کی اور اگلے ہی روز مجھے سعودیہ سے انٹرویو کی کال آ گئی۔ مجھے توقع نہ تھی کہ یہ نوکری مجھے ملے گی کیونکہ اس کے امیدواروں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ مجھ سے زیادہ تجربہ کار بھی تھے لیکن حیرت انگیز طور پر میں منتخب ہو گیا اور اس میں کسی انسانی تدبیر کا ہاتھ نظر نہیں آتا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ محض برکات خلافت کا فیض ہے۔ گویا جاب دینے والے کو کوئی بیرونی قوت مجھے منتخب کرنے کے لیے مجبور کر رہی تھی۔

مزید یہ بھی کہ یہ جاب خانہ کعبہ سے صرف ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے جہاں سے میں بآسانی زیارت کعبہ کر سکتا ہوں۔ میری بیوی اور ارد گرد کے لوگ بھی اس واقعہ سے بہت متاثر ہیں۔ انہیں یہ ادراک ہو گیا ہے کہ یہ محض خلیفۂ وقت کو دعا کے لیے لکھنے کی برکت ہے۔

خاکسار قادیان حوار مباشر پروگرام میں شرکت کے لیے گیا تھا۔ یہ پہلا تجربہ تھا اس لیے بہت ڈرا ہوا تھا۔حضور انور سے بھی دعا کے لیے عرض کیا تھا۔سفر قادیان سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک لائیو پروگرام میں بڑے آرام مگر موٴثر انداز میں بول رہا ہوں۔ میں نے شریف عودہ صاحب سے اس خواب کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔ پھر پروگرام میں مَیں نے دیکھا کہ واقعی میں بہت اطمینان سے بول رہا ہوں اور الحمد للہ لوگوں نے بھی اچھے تبصرے کیے۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کی برکت ہے۔

میرے قیام قادیان کے دوران میری چار سالہ بیٹی بیمار ہو گئی۔مصر سے میری بیگم نے فون کر کے کہا کہ اس کے لیے دعا کریں۔ میں فوراً مسجد مبارک پہنچا اور اُس جگہ نماز پڑھی جہاں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نماز پڑھا کرتے تھے۔مسجد مبارک کے متعلق الہامات میرے ذہن میں آ گئے اور میں نے سجدہ میں بہت دعا کی کہ مولیٰ میں تو تیری راہ میں یہاں آیا ہوں اور اپنے بیوی بچوں کو تیرے سپرد کر آیا ہوں اب میری بیٹی کو تُو ہی شفا دے۔ مسجد مبارک سے نکل کر مَیں نے بیگم سے رابطہ کیا تو کہنے لگی کہ الحمد للہ بچی بغیر کوئی دوا استعمال کیے بالکل ٹھیک ہو گئی ہے اور اب بچوں کے ساتھ کھیل رہی ہے۔اس پر میری آنکھیں بھر آئیں کہ اتنی جلدی خدا تعالیٰ نے دعا قبول کر لی۔

سفر قادیان سے قبل میری گردن اور دائیں بازو میں شدید درد تھا حتی کہ میں دائیں جانب سو نہ سکتا تھا۔ بہت علاج کیا، دوائیں استعمال کیں لیکن آرام نہ آتا تھا۔ مگر خدا کی قسم! قادیان میں داخل ہوتے ہی میری سب دردیں ایسے ختم ہوئیں کہ جیسے کبھی تھیں ہی نہیں۔ اور خدا کی قسم اس وقت بھی مجھے کوئی درد نہیں حالانکہ میں نے کوئی دوا استعمال نہیں کی۔ یہ سب قادیان کی برکت ہے۔

میری ساس احمدی ہیں۔ ان کا دایاں بازو ٹوٹ گیا تھا اور لوہے کے راڈ ڈالنے کی وجہ سے انہیں شدید درد تھی۔ انہوں نے مجھے قادیان میں دعا کے لیے کہا۔ میں نے ہر مقدس جگہ پر ان کے لیے دعا کی۔ الحمد للہ اب ان کی حالت بہت بہتر ہے اور اس بات کو ہر کوئی محسوس کر رہا ہے۔ یہ بھی قادیان کی برکات میں سے ہے۔

سفر قادیان سے قبل میں ایک پرانے دوست کو تبلیغ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ دعا کرو۔سفر کے دوران میں اس کے ساتھ رابطہ میں رہا۔ واپسی پر اس نے بتایا کہ اس نے ایک خوبصورت خواب دیکھی ہے کہ تم لوگوں میں تسبیحیں بانٹ رہے ہو تا کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں۔ میں نے تم سے تین خوبصورت تسبیحیں لیں۔ ان میں سے ایک ٹوٹ گئی تو میں بہت غمگین ہوا تو تم نے مجھے خواب میں کہا کہ غم نہ کرو۔ پھر تم نے مجھے 5 منکے دیے اور کہا انہیں باقی منکوں کے ساتھ رکھ لو، ساری تسبیح مکمل ہو جائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر خواب میں ہی اس دوست نے میرے ہاتھ میں مٹھائی کا ایک پیکٹ دیکھا جو میں اس کی طرف بڑھا رہا تھا تا کہ وہ اُس میں سے لے لے۔ چنانچہ اس نے مٹھائی کے تین ٹکڑے لیے، مزید لینا چاہتا تھا لیکن شرما گیا۔

اس نے مجھ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو میں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ تم انشاء اللہ امام الزمانؑ کی بیعت کی توفیق پاؤ گے۔ 5 منکوں سے مراد پانچ خلفائے احمدیت ہیں کیونکہ خلافت ہی مسلمانوں کے ہار کو بکھرنے اور ٹوٹنے سے بچاتی ہے۔

میں نے اس دوست کو بکثرت دعا کرنے کی نصیحت کی اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعض کتب بھی دیں کہ ان کا مطالعہ کرے۔

قیام قادیان کے دوران بہشتی مقبرہ مجھے بہت اچھا لگا۔ ہر روز حاضری دیتا تھا۔بعض دفعہ دو بار روزانہ۔ اکثر غروب آفتاب سے قبل جاتا اور دعا کرتا اور پھر مزارات کے درمیان بیٹھ جاتا جو سکون اور خشوع سے بھرے ہوئے تھے۔ وہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی کہ مجھے ان قبروں کے باسیوں کا جوار نصیب کرے اور مجھے قادیان میں موت دے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت بخشے۔ اس بات کو اپنی طرف سے پورا کرنے کے لیے میں نے جلسہ کے دوسرے روز ہی نظام وصیت میں شرکت کر لی۔

☆...☆...☆

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا سالانہ اجلاس

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا سالانہ اجلاس مورخہ 31/ مارچ طاہر ہال بیت الفتوح میں منعقد ہوا۔ نماز عصر کے بعد ایسوسی ایشن کی باسکٹ بال کی دو ٹیموں کے مابین انتہائی دلچسپ مقابلہ ہوا۔ تعلیم الاسلام کالج میں اپنے دور کے بہترین اور قومی سطح پر باسکٹ بال کھیلنے والے محترم مرزا عبد الباسط صاحب، محترم حافظ مسعود صاحب، محترم مرزا حفیظ صاحب اور محترم خالد رشید صاحب نے بہت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا اس کے علاوہ جناب فرید ڈوگر صاحب نے بھی عمدہ شارٹس کیں۔ باسکٹ بال کے کھیل کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز مکرم و محترم امام عطاء المجیب راشد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبد الباری ملک صاحب نے نظامت کے فرائض سرانجام دیے۔ مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ نے تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز کیا۔ مکرم ڈاکٹر عبد الباری ملک صاحب، مکرم بشیر احمد اختر صاحب، مکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب اور مکرم امام عطاء المجیب راشد صاحب نے حاضرین سے مختصر طور پر خطاب کیا۔ اس کے بعد بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔

نماز مغرب کے بعد اجلاس کا دوسرا دور شروع ہوا۔ اس دور کی صدارت مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ تلاوت مکرم سید نصیر احمد صاحب جبکہ نظم مکرم عطاء الاعلی صاحب نے پیش کی۔ مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب صدر تعلیم السلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ نے مختصر طور پر سالانہ رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل سے ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمیں قدم قدم پر امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پرشفقت راہنمائی میسر ہے۔ ہم سب کو کوشش اور دعا کرنی چاہیے کہ ہم امام وقت کی توقعات پر پورا اترنے والوں میں سے ہوں۔ رپورٹ میں ساؤٹومے میں ایک پرائمری سکول کی تعمیر اور برکینا فاسو میں مسرور احمدیہ کالج کی تعمیر سے متعلق آگاہ کیا گیا۔ اسکے بعد تقریب تقسیم انعامات عمل میں آئی۔ مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایسوسی ایشن کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کی کوششوں کو سراہا اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اسکے بعد حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔

(رپورٹ شعبہ اشاعت۔ TICOSA)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے 124ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

☆نماز تہجد☆ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول☆ علمائے کرام کی پُر مغز تقاریر☆ مہمانان کرام کی تعارفی تقاریر☆ ملکی و غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی☆ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کے لیے جماعتی تاریخ پر مشتمل ڈاکو منٹری اور نمائش کا انعقاد☆ پُرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل☆ 48 ممالک سے 18,864 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

☆ اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,345 افرادِ جماعت کی شمولیت

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بھارت کو بستان احمد قادیان دار الامان میں اپنا 124واں جلسہ سالانہ مورخہ 28، 29، 30 دسمبر 2018ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 48 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور حاضری کُل 18864 رہی۔ جلسہ کی تیاری پورا سال جاری رہتی ہے تاہم ماہ دسمبر کے شروع ہوتے ہی اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ پورے قادیان کی صفائی کی جاتی ہے۔ جلسہ سے کچھ دن پہلے ہی نظامت بجلی و روشنی کی طرف سے محلہ کی تمام گلیوں اور سڑکوں کو ٹیوب لائٹس کے ذریعہ روشن کر دیا گیا۔ بہشتی مقبرہ، دار المسیح، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کو چھوٹے چھوٹے رنگین برقی قمقموں سے سجایا گیا۔ جُوں جُوں جلسے کے دن قریب آتے گئے قادیان دار الامان کی رونق میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

24 دسمبر 2018ء بروز سوموار دس بجے جلسہ گاہ بستان احمد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں مکرم جلال الدین نیّر صاحب، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت معائنہ انتظامات کی تقریب عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ کے بعد نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے دلنشین واقعات کے حوالہ سے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت الفاظ میں تمام کارکنان و افسران کو نصائح کیں۔

پہلا دن 28/ دسمبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک

پرچم کشائی

صبح دس بجکر آٹھ منٹ پر محترم مولانا جلال الدین نیّر صاحب، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس

اس کے بعد آپ کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم قاضی عثمان پاشا صاحب معلم سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے تلاوت کی اور مکرم مولوی طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے اِن آیات کا ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کیے۔ اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں شاملین جلسہ کو بعض نصائح فرمائیں۔

اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔

Darul Masih, Jalsa Salana Qadian 2018

افتتاحی خطاب کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ قادیان نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالَم آئینہ اَبصار کا

میں سے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ''منکرین ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات اور ان کے جوابات'' کے عنوان پر کی۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بعنوان ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، احترام انسانیت کے حوالہ سے'' کی۔

اس تقریر کے ساتھ پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

نماز جمعہ

پہلے دن کے دوسرے اجلاس سے قبل جلسہ گاہ میں جمعہ ادا کیا گیا۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر قضاء بورڈ قادیان نے خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ دسمبر 2018 کا خلاصہ پڑھ کر سنایا اور نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

پہلا دن، دوسرا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کا آغاز مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب آف بنگال نے تلاوت کرنے کی سعادت پائی اور متلو آیات کا اُردو ترجمہ مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم وقف جدید ارشاد نے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

میں سے منتخب اشعار مکرم رضوان احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے بعنوان ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام – عائلی زندگی کو بہترین بنانے کے حوالہ سے واقعات کی روشنی میں'' کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ و افسر جلسہ گاہ نے ''پنجوقت نمازیں، دُعا، استغفار اور ذکر الٰہی کی اہمیت'' کے موضوع پر کی۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ''خلافت علیٰ منہاجِ نبوت، حقیقی آسمانی نظام اور اس کی برکات'' کے عنوان پر کی۔

اس تقریر کے ساتھ پہلے دن کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن 29 دسمبر 2018ء بروز ہفتہ

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم سیّد تنویر احمد صاحب صدر انجمن وقفِ جدید بھارت کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم حافظ امان علی صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت کی جس کا اُردو ترجمہ مکرم مولوی زین الدین حامد صاحب ناظم دار القضاء قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب مدیر بدر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

دیں کی نصرت کے لیے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ قادیان نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز واقعات'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے حضور انور کی قبولیت دعا کے بعض ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ''باشرح چندہ و نظام وصیت کی اہمیت و برکات'' کے عنوان سے کی۔

اس کے بعد مکرم حافظ عبد الغنی صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا نے جلسہ قادیان کے بارہ میں تعارفی تقریر و تأثرات بیان کیے۔

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ نے ''سیرت حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ'' کے عنوان پر کی۔

اس تقریر کے ساتھ دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن، دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر عالم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے تلاوت کرنے کی سعادت پائی اور متلو آیات کا اُردو ترجمہ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔

اس کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند نے ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' کے عنوان پر پنجابی زبان میں تقریر کی۔

آپ کی تقریر کے بعد درج ذیل سیاسی و مذہبی شخصیات نے اپنے تأثرات بیان کیے۔

1) جناب سنت بابا سُکھ دیو سنگھ جی بیدی صاحب۔
2) جناب فتح جنگ سنگھ باجوہ صاحب، MLA حلقہ قادیان۔
3) جناب فادر سمنت رائے صاحب، بشپ نارتھ انڈیا آف امرتسر۔ 4) جناب بلوندر سنگھ لاڈی صاحب، MLA حلقہ شری ہرگوبند پور۔ 5) جناب راماسوبو جی، نائب صدر آل انڈیا کانگریس کمیٹی وسابقہ ایم پی آف ترنلویلی، تامل ناڈو۔ 6) جناب سنت بابا سنتوکھ سنگھ جی آف امرتسر۔ 7) جناب پرم جیت سنگھ جی کلسی (نیشنل ایوارڈی فار بیسٹ ٹیچنگ)۔ 8) جناب سنیل جاکھڑ صاحب، ایم پی حلقہ گورداسپور وصدر کانگریس پارٹی، پنجاب۔ 9) جناب سُکھ جندر سنگھ رندھاوا صاحب، ایم.ایل.اے حلقہ ڈیرہ بابانانک و وزیر حکومت پنجاب۔

اس کے ساتھ ہی آج کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن 30 دسمبر 2018ء بروز اتوار

تیسرا دن، پہلا اجلاس

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم سیّد خالد احمد شاہ صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم مرشد احمد ڈار صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے تلاوت کی اور مکرم عطاء المجیب لون صاحب نائب ناظر نشر واشاعت قادیان نے متلوآیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا

گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

میں سے منتخب اشعار مکرم نصر من اللہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

پہلی تقریر ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ ضرورت زمانہ اور تائیدات سماویہ کی روشنی میں'' کے عنوان پر مکرم ومحترم منصور احمد مسرور صاحب نے کی۔

اجلاس کی دوسری تقریر ''تیسری عالمی تباہی سے بچنے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دردمندانہ نصائح'' کے عنوان سے محترم شیراز احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، جنوبی ہند نے کی۔

اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند نے ''موجودہ زمانے کے حالات اور دعوت الی اللہ کی اہمیت'' کے موضوع پر کی۔

تأثرات مہمانان کرام

اس کے بعد درج ذیل مہمانوں کو اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کا موقع ملا۔

☆☆ مکرم ڈاکٹر اسامہ عبد العظیم صاحب آف مصر

☆☆ مکرم ویلیری اسماعیل صاحب آف ماسکو

☆☆ قادیان کے باسی اور پنجاب گورنمنٹ کے منسٹر ترپت راجندر سنگھ باجوہ صاحب

☆☆ مکرم عبد الرحمٰن چام صاحب مربی سلسلہ گیمبیا

اس کے ساتھ تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن، اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کے ابتدائی حصہ کا آغاز محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فاروق اعظم صاحب آف قادیان نے کی۔ تلاوت کی گئی آیات کا اُردو ترجمہ مکرم قمر الحق خان صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم عبد الواسع صاحب آف بریلی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے'' سے کچھ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کیے۔

بعد ازاں مکرم صدر اجلاس نے شکریہ احباب پیش کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ سامعین مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی نشریات سے مستفیض ہونے کی غرض سے جلسہ گاہ میں لگائی گئی بڑی سکرین کی جانب متوجہ ہوئے۔ جلسہ سالانہ قادیان سے متعلق ایک خوبصورت دستاویزی پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے نشر ہوا۔ تقریباً 35 منٹ پر مشتمل اس پروگرام میں جلسہ سالانہ قادیان کے تعارف کے ساتھ ساتھ جلسے کے انتظامات اور شاملین کے تأثرات بھی بتائے گئے نیز انتظامی شخصیات کے انٹرویوز کے علاوہ جلسہ سالانہ کے پروگرام اور تقاریر کی مختصر جھلکیاں بھی اس کی زینت بنیں۔

قادیان دار الامان اور جلسہ سالانہ قادیان کے روح پرور مناظر پر مشتمل اس دستاویزی پروگرام کے اختتام کے ساتھ ہی لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کی براہ راست نشریات کا آغاز ہوا۔ امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں قائم جلسہ سالانہ قادیان کے لیے بنائے گئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اختتامی اجلاس کی مفصّل رپورٹ الفضل انٹرنیشنل 11/ جنوری 2019ء میں شائع ہو چکی ہے۔

اختتامی خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے شاملین کی تعداد کا ذکر فرمایا کہ قادیان میں اس وقت 48 ممالک سے کل 18864/ اور لندن سے 5345/ احباب جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد قادیان کے اسٹیج سے مختلف ترانے پیش کئے گئے اور توحید اور تکبیر کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ یہ جلسہ اپنی تمام برکتوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ یہ مبارک ایام بار بار ہماری زندگی میں لائے آمین۔

جلسہ مستورات

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے موقع پر دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں لجنہ اماء اللہ بھارت نے جلسہ گاہ مستورات میں اپنا پروگرام منعقد کیا۔ اجلاس کی صدارت صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ آف ربوہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (مرحوم) سابق ناظر اعلیٰ ربوہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ نیّرہ تنویر فارعہ صاحبہ نے کی۔ متلوآیات کا اُردو ترجمہ محترمہ تحمیدہ عمر صاحبہ نے پیش کیا۔ محترمہ راشدہ تنویر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام۔

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے

تیری درگاہ میں عجز وبکا ہے

کے کچھ اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔ بعدہ محترمہ طیبہ رزاق صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے ''سیرت حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ'' کے موضوع پر تقریر کی۔

Jalsa Gah

اس کے بعد محترمہ قرۃ العین صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام۔

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے

نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے اختتامی دعا کروائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نظامتیں و قیام گاہیں

امسال جلسہ سالانہ قادیان کے انتظامات اور مہمانوں کے قیام وطعام ودیگر ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے 31 نظامتیں اور 25 قیام گاہیں بنائی گئیں اور 4 لنگر جاری کیے گئے۔ قادیان کے تمام حلقہ جات میں گھروں میں ٹھہرنے والے مہمانوں کے لیے 7 مقامات پر ''فیملیز'' کے تحت کھانا تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ امسال تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے احاطہ میں تین بڑی بڑی واٹر پروف مارکیاں لگائی گئیں جن میں کم وبیش دو ہزار مہمانوں نے رہائش اختیار کی۔ تینوں مارکیوں کا فرش اس طرح کا تھا کہ بارش ہونے کی صورت میں مہمانوں کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ ان مہمانوں کی سہولت کے لیے 50 بیوت الخلا بنائے گئے جس میں ہر وقت گرم پانی کی سہولت موجود تھی۔ امسال دو ہزار فوم کے اعلیٰ قسم کے گدّے خریدے گئے جنہیں مختلف قیامگاہوں میں بچھانے کے لیے مہمانوں کو مہیا کیا گیا۔

نظامت خدمت خلق

اس نظامت کے تحت بنیادی طور پر نظم وضبط اور حفاظتی ڈیوٹیاں دی جاتی ہیں۔ امسال اس شعبہ کے تحت ڈیوٹی دینے کے لیے ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے تعلق رکھنے والے 688 خدام رضا کاران اور 29 صف دوم کے انصار نے ڈیوٹی دی۔

نظامت تربیت

اس نظامت کے تحت جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں مورخہ 22/ دسمبر 2018ء تا 2/ جنوری 2019ء مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک اور مسجد انوار واقع محلہ دار الانوار میں باجماعت نماز تہجد کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح قادیان کے محلہ جات کی دیگر 9 مساجد میں بھی جلسہ سالانہ کے تین ایام میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نیز سبھی مساجد میں نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر سے درس کا انتظام کیا گیا۔ نماز تہجد کے لیے احباب کرام کو بذریعہ لاؤڈ اسپیکر درود شریف پڑھ کر جگایا جاتا رہا۔ اس شعبہ کے تحت قادیان کی مختلف گلیوں اور سڑکوں میں تعلیمی وتربیتی نوعیت کے خوبصورت بینرز لگائے گئے۔ علاوہ ازیں اردو اور انگریزی زبان میں جلسہ سالانہ کے پروگرام پر مشتمل کتابچہ شائع کیا گیا۔

Queue for Bait-ud Dua, Jalsa Salana Qadian 2018

بیت الدعا میں نوافل کی ادائیگی اور مقامات مقدسہ کی زیارت

ہر سال کی طرح امسال بھی ہندوستان اور دیگر ممالک سے

آنے والے مہمانان کرام کے لیے باقاعدہ منظم طریق پر بیت الدعا میں نوافل کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔مہمان بڑے ذوق وشوق سے بیت الدعا میں نوافل کی ادائیگی کے لیے دیر تک لمبی لمبی قطاروں میں اپنی باری کا انتظار کرتے اور اس اثنا میں تسبیحات و درود شریف کا ورد کرتے۔ اسی طرح مقامات مقدسہ میں بھی مہمانوں کی کثرت رہی اور بڑے ذوق وشوق سے مہمانوں نے ان مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

جلسہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ قادیان کی تمام مساجد میں سننے اور دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مورخہ 28/ دسمبر کا خطبہ جمعہ مسجد انوار میں Projector کے ذریعہ دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ مستورات کے لیے سرائے طاہر میں انتظام کیا گیا۔

نظامت ترجمانی

امسال جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے موقع پر مندرجہ ذیل 9 زبانوں میں جلسہ کی تقاریر اور جملہ کارروائی کے رواں تراجم کا انتظام تھا۔عربی، روسی، انڈونیشین، انگریزی، ملیالم، تامل، تیلگو، بنگلہ اور کنّڑ۔خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کا مذکورہ 9 زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور کثیر تعداد میں مرد وزن نے ترجمانی کے انتظام سے استفادہ کیا۔مستورات کے خصوصی اجلاس کا بھی 5 زبانوں (عربی، انگریزی، انڈونیشین، ملیالم اور بنگلہ) میں ترجمہ کا انتظام موجود تھا۔

اعلانات نکاح

احباب جماعت کی خواہش ہوتی ہے کہ جب وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوں تو اُن کے بچوں کا نکاح مسیح موعود ومہدی معہود کی مقدس وبابرکت بستی میں پڑھا جائے۔ اللہ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ 29/ دسمبر 2018ء بروز ہفتہ مسجد دارالانوار میں مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے بعد نماز مغرب وعشاء 22 نکاحوں کا اعلان کیا۔ اس موقع پر آپ نے آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شادی بیاہ کے متعلق زرّیں ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعد کے ایام میں مزید 12 نکاحوں کے اعلانات بھی ہوئے۔

نمائشیں

نمائش ”اسلام اور امن عالم“

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے کوٹھی دار السلام میں واقع مکان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ میں اس نمائش کا انتظام کیا گیا۔

”النور“ نمائش، کوٹھی ”دار السلام“

اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے مختلف ادوار کو تصاویر اور پوسٹرز کے ذریعہ دکھایا گیا ہے۔ ویسے تو یہ نمائش سارا سال کھلی رہتی ہے لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر زائرین کی سہولت کا خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ چار ہزار سے زائد افراد نے ”النور“ نمائش کی زیارت کی۔ 570 زائرین نے نمائش کی زیارت کے بعد اپنے تاثرات درج فرمائے۔

”مخزن تصاویر“ اور قرآن نمائش

نظارت نشر واشاعت کے تحت نشر واشاعت کی عمارت کے احاطہ میں ہی قرآن نمائش اور ”مخزن تصاویر“ کا شعبہ قائم ہے۔ ”مخزن تصاویر“ کو 6 ہزار سے زائد افراد نے دیکھا اور سو سے زائد لوگوں نے اپنے تاثرات درج فرمائے۔ قرآن نمائش کو بھی 6 ہزار سے زائد افراد نے دیکھا جس میں اٹھارہ ممالک کے لوگ شامل تھے۔ 247/افراد نے اپنے تاثرات قلمبند کیے۔

ہیومینٹی فرسٹ نمائش

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہیومینٹی فرسٹ انڈیا کی طرف سے احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان کے ہال میں نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ اس نمائش میں گزشتہ تین سالوں میں ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے انڈیا کے مختلف صوبہ جات میں کیے گئے فلاحی کاموں کو تصاویر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ ہیومینٹی فرسٹ انڈیا کی طرف سے خدمت انسانیت کے کاموں پر مشتمل ایک خصوصی دستاویزی فلم بھی دکھائی جاتی رہی۔ اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ انڈیا کی طرف سے تیار کی گئی کچھ چیزیں مثلاً قلم، چابیاں ڈالنے والے چھلے اور کافی کی پیالیاں وغیرہ فروخت کی غرض سے رکھے گئے۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر یہ نمائش مورخہ 22/ دسمبر 2018ء سے 4/ جنوری 2019ء تک جاری رہی۔ تقریباً چھ سے سات ہزار افراد نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔ نمائش میں مہمانوں کے لیے تاثرات لکھنے کے لیے رجسٹر بھی رکھا گیا تھا جس میں زائرین نے اپنی آرا بھی تحریر کیں۔

MTA پر ”اسمعوا صوت السماء“ عربی پروگرام کی براہِ راست نشریات

مورخہ 19 تا 21/ دسمبر 2018ء قادیان دار الامان سے عربی پروگرام ”اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح“ کی ایم ٹی اے کے لیے براہِ راست نشریات ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

افریقہ کے لیے The Messiah of the Age کے عنوان سے براہِ راست پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے قادیان اسٹوڈیو سے مورخہ 3 تا 5/ جنوری 2019ء The Messiah of the Age کے عنوان سے افریقن ممالک کے لیے براہِ راست پروگرام نشر ہوا۔ پروگرام کا دورانیہ ایک گھنٹے پر مشتمل تھا جو بزبان انگریزی پیش کیا گیا اور اس میں شامل ہونے کے لیے افریقن ممالک سے مہمانان کرام قادیان تشریف لائے۔ پروگرام کے دوران درج ذیل مختصر دستاویزی فلمیں دکھائی گئیں۔

☆ قادیان کے مقامات مقدسہ کا مختصر تعارف ☆ جلسہ سالانہ قادیان کی تیاریاں اور انتظامات اور جلسہ سالانہ قادیان میں شامل افریقن مہمانان کرام کے تاثرات ☆ حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ کے واقعات کو انٹرویوز کی شکل میں پیش کیا گیا۔ ☆ بعض نومبائعین کے قبولیت احمدیت کے واقعات ☆ خلافت حقہ اسلامیہ کے تعارف پر مشتمل ویڈیو ☆ خلافت احمدیہ کی برکات اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی ☆ قصیدہ فی مدح النبی ﷺ۔

اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے شاملین جلسہ کے حق میں کی ہیں۔ آمین۔

☆...☆...☆

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
..............................از صفحہ نمبر 28

کہ میں تو خدا تعالیٰ کے عشق کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے یہ عشق کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ اسی طرح آپؑ کا عربی کلام قصائد کی شکل میں بھی ایسا ہے جسے پڑھ کر عرب بھی سر دھنتے ہیں کہ ایسا عشق و محبت سے سرشار کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مدح میں ہم نے نہ کبھی پڑھا ہے نہ سنا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا کے مسلمان اس عاشق رسولؐ کو پہچانیں اور مسلمان مصلحت کی وجہ سے یا علماء (علمائے سوء کہنا چاہیے) کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس عاشق رسولؐ کے انکار سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے نہ بنیں۔

علمائے سوء پہ ایک مجھے لطیفہ بھی یاد آ گیا۔ گزشتہ دنوں سوشل میڈیا پر ایک مولانا احمدیوں کے خلاف بھی بول رہے تھے اور کفر کے فتوے بھی لگا رہے تھے اور اپنی جہالت کی وجہ سے یا اپنے بولنے کی رَو میں یہ بھی فرما دیا انہوں نے اور کئی دفعہ کہا کہ فلاں مولانا جو ہمارے بڑے مولوی ہیں اور علمائے سوء میں ان کا شمار ہوتا ہے انہوں نے بھی یہ فتویٰ دیا ہوا ہے کہ یہ (احمدی) کافر ہیں۔ بہرحال ان کا شکریہ۔ ہم تو پہلے ہی کہتے ہیں کہ یہ فتوے علمائے سوء کے ہی ہیں، کوئی حقیقی عالم ایسے فتوے نہیں دے سکتا۔ بہرحال چاہے یہ کہیں یا نہ کہیں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے خلاف فتوے دے کر ان کا شمار علمائے سوء میں ہی ہوتا ہے۔

اس وقت میں اس عاشق رسولؐ کی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے عشق اور محبت میں بیان کی ہوئی باتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ اور شان دکھانے والی بعض تحریرات پیش کروں گا جس کا ہر ہر لفظ احمدیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر کہنے والوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ سب نبیوں سے افضل نبی اور دنیا کے مربی اعظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربی اعظم ہے یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا جس نے توحیدِ گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا۔“ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو گئی تھی، جس کا نام ونشان نہیں تھا اس کو قائم کیا ”جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر یک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر یک ملحد کے وساوس دور کیے اور سچا سامان نجات کا ...اصولِ حقّہ کی تعلیم سے از سر نو عطا فرمایا۔“ فرماتے ہیں ”پس اس دلیل سے کہ اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہے۔ کتاب آسمانی شاہد ہے اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدہ کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 97 حاشیہ نمبر 6)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق اور آپؐ کی افضلیت کی ایک دلیل دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراط مستقیم کو بھول بھلا کر ہر یک فرقہ نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا۔عرب میں بت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا۔ ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی۔ اور انہیں دنوں میں کئی پوران اور پستک کہ جن کے رو سے بیسیوں خدا کے بندے خدا بنائے گئے اور اَوتار پرستی کی بنیاد ڈالی گئی تصنیف ہو چکی تھی اور بقول پادری بورٹ صاحب...“ یہاں سہو کتابت لگتی ہے۔ اصل نام ہے جان ڈیون پورٹ (John Davenport)، فرماتے ہیں ”اور کئی فاضل انگریزوں کے ان دنوں میں عیسائی مذہب سے زیادہ اور کوئی مذہب خراب نہ تھا۔ اور پادری لوگوں کی بدچلنی اور بداعتقادی سے مذہب عیسوی پر ایک سخت دھبہ لگ چکا تھا اور مسیحی عقائد میں نہ ایک نہ دو بلکہ کئی چیزوں نے خدا کا منصب لے لیا تھا۔ پس آنحضرتؐ کا ایسی عام گمراہی کے وقت میں مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانہ کی ایک بزرگ معالج اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایت ربّانی کی کمال ضرورت تھی اور پھر ظہور فرما کر ایک عالم کو توحید اور اعمال صالحہ سے منور کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو اُمّ الشّرور ہے قلع قمع فرمانا اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرتؐ خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے۔“

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 112-113 حاشیہ نمبر 10)

ایک طرف تو توحید اور اعمال صالحہ کو قائم کیا اور دوسری طرف جو مخلوق پرستی اور شرک تھا اس کو مٹایا۔فرمایا کہ یہ چیزیں جو ہیں یہ ہر قسم کے شروں کی ماں ہیں۔خود پادری جو ہیں انہوں نے اس کو تسلیم کیا کہ اس زمانے میں یہ شرک اس طرح پھیلا ہوا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے انوار کو حاصل کرنے والے تھے اور تمام انبیاء سے اس بارے میں کامل تھے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری وعصمت وحیا وصدق وصفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اس لیے خدائے جلّشانہٗ نے ان کو عطر کمالاتِ خاصّہ سے سب سے زیادہ معطّر کیا۔“ وہ تمام کمال جو ایک انسان میں ہو سکتے تھے ان میں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معطر کیا، وہ خوشبو آپؐ میں پیدا کی ”اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین وآخرین کے سینہ ودل سے فراخ تر و پاک تر ومعصوم تر وروشن تر وعاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اُس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین وآخرین کی وحیوں سے اقویٰ واکمل وارفع واتمّ ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لیے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔“ ایسی وحی نازل ہوئی جو کمال تک پہنچی ہوئی ہے، جو بلند ترین مقام تک پہنچی ہوئی ہے اور جو کامل اور مکمل ہے تا کہ صفات الٰہیہ، اللہ تعالیٰ کی صفات دکھائی جائیں اور آپؐ فرماتے ہیں کہ دکھانے کا ایک آئینہ تھا۔ آپؐ پر وہ وحی اتری اور پھر وہاں سے ریفلیکٹ (reflect) ہو کر دنیا میں پہنچی۔ فرمایا ”سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاؤں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی

حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرما رہے ہیں

صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔کوئی فکر ایسے برہانِ عقلی پیش نہیں کرسکتا جو پہلے ہی سے اُس نے پیش نہ کی ہو۔‘‘یعنی ہر چیز قرآن کریم میں موجود ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔’’کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔‘‘ جو قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔’’وہ بلا شبہ صفات کمالیّہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّٰی آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لیے درکار ہے۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 71-72 حاشیہ)

پس یہ ہے آپؑ کا نکتہ نظر۔ اس تعلیم سے باہر کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ تو پھر کس طرح یہ الزام لگایا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے درجہ کو کم کرنے والے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جڑنے سے ہی مل سکتی ہے، آپؐ پر اتری ہوئی شریعت کو سمجھنے سے ہی مل سکتی ہے۔

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو قوی الاثر قوت قدسیہ تھی وہی چیز تھی جس نے صحابہ کرامؓ کی روحانی ترقی کو بلند مقام تک پہنچایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زاد بوم‘‘ یعنی وطن، پیدائش کی جگہ ’’ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے جس کو عرب کہتے ہیں جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا ایک گوشۂ تنہائی میں پڑا رہا ہے۔ اس ملک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیّاشی اور بدمستی اور شراب خواری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا اور چوری اور قزّاقی اور خون ریزی اور دختر کُشی‘‘، یعنی بچوں کو، لڑکیوں کو قتل کر دینا ’’اور یتیموں کا مال کھا جانے اور بیگانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا۔ غرض ہر یک طرح کی بری حالت اور ہر یک نوع کا اندھیرا اور ہر قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہور ہے کہ کوئی متعصّب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو اس سے انکار نہیں کرسکتا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’اور پھر یہ امر بھی ہر یک منصف پر ظاہر ہے۔‘‘ جو انصاف سے کام لینے والا ہے اس پر یہ ظاہر ہے ’’کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد‘‘ وحشی اور ناپارسا لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد ’’کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت نبی معصومؐ نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یک لخت ایسا مبدّل کر دیا‘‘ ایسا تبدیل کیا ’’کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبّتِ دنیا کے بعد الٰہی محبّت میں ایسے کھوئے گئے۔‘‘ پہلے تو دنیا کی محبت تھی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایسے کھو گئے ’’کہ اپنے وطنوں اپنے مالوں اپنے عزیزوں اپنی عزتوں اپنی جان کے آراموں کو اللہ جل شانہٗ کے راضی کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ چنانچہ یہ دونوں سلسلے ان کی پہلی حالت اور اس نئی زندگی کے جو بعد اسلام انہیں نصیب ہوئے قرآن شریف میں ایسی صفائی سے درج ہیں کہ ایک صالح اور نیک دل آدمی پڑھنے کے وقت بے اختیار چشم پُر آب ہو جاتا ہے۔ پس وہ کیا چیز تھی جو ان کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ کر لے گئی۔ وہ دو ہی باتیں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ نبی معصومؐ اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ دوسری خدائے قادر و مطلق حیّ و قیّوم کے پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں کہ جو ایک گروہ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔ بلا شبہ یہ قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں۔‘‘ غیر معمولی ہیں ’’کیونکہ کوئی دنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی۔ کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیل و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی۔‘‘ (سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 76 تا 78 حاشیہ)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ جو نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ اور کسی کو نہیں ملا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملایک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتمّ اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اسکے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔‘‘ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہیں، جو حقیقت میں آپؐ کے اسوہ پر چلنے والے ہیں۔ اور فرمایا کہ ’’...یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتمّ طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امّی صادق مصدوق محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ (الانعام:163-164) وَ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡہُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ (الانعام:154) قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ۔ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (آل عمران:32)۔ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡھِیَ لِلّٰہِ (آل عمران:21) وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (المومن:67)‘‘ فرمایا ’’یعنی ان کو کہدے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدوجہد‘‘ یعنی عبادت کرنے میں جدوجہد اور کوشش ’’اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لیے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا ربّ ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اوّل المسلمین ہوں۔‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اعلان کردو کہ میں اول المسلمین ہوں ’’یعنی دنیا کی ابتدا سے اُسکے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ’’اس آیت میں ان نادان موحّدوں کا ردّ ہے جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسرے انبیا پر فضیلت کُلّی ثابت نہیں۔‘‘ یعنی یہ کہ آپؐ دوسرے انبیاء پر مکمل طور پر فضیلت رکھتے ہیں یہ ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان نادان موحّدوں کا ردّ اس میں پایا گیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسرے انبیاء پر فضیلت کلّی ثابت نہیں ’’اور ضعیف حدیثوں کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مجھ کو یونس بن متّٰی سے بھی زیادہ فضیلت دی جائے۔ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ اگر وہ حدیث صحیح بھی ہو تب بھی وہ بطور انکسار اور تذلّل ہے جو ہمیشہ ہمارے سید صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ ہر ایک بات کا ایک موقع اور محل ہوتا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ہر ایک بات کا ایک موقع اور محل ہوتا ہے۔ ’’اگر کوئی صالح اپنے خط میں احقر عباد اللہ لکھے تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ یہ شخص درحقیقت تمام دنیا یہاں تک کہ بت پرستوں اور تمام فاسقوں سے بدتر ہے اور خود اقرار کرتا ہے کہ وہ احقر عباد اللہ ہے۔‘‘ یعنی سب لوگوں سے، اللہ تعالیٰ کے سب بندوں سے حقیر ترین ہے ’’کس قدر نادانی اور شرارت نفس ہے۔‘‘ یہ تو عاجزی کا اظہار ہے جو کوئی شخص اپنے خط میں کرتا ہے۔

فرمایا کہ ’’غور سے دیکھنا چاہیے کہ جس حالت میں اللہ جلّشانہٗ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اوّل المسلمین رکھتا ہے اور تمام مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھہراتا ہے اور سب سے پہلے امانت کو واپس دینے والا آنحضرت صلعم کو قرار دیتا ہے تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ میں کسی طرح کا جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لیے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھہرایا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو عنایت فرمایا۔‘‘ مختلف درجے ہیں اسلام میں اور سب سے اعلیٰ درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے کیونکہ وہ درجہ آپؐ کی فطرت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ ’’سُبحانَ اللّٰہ مَا اَعْظَمُ شَانَکَ یَا رسولَ اللّٰہ‘‘

پھر فارسی شعر ہے۔

’’موسیٰ و عیسیٰ ہمہ خیلِ تواند
جملہ دریں راہ طفیلِ تواند‘‘

کہ موسیٰ اور عیسیٰ سب تیرے ہی لشکر ہیں، سب اس راہ میں تیرے طفیل سے ہی ہیں۔ جو بھی موسیٰ اور عیسیٰ ہیں وہ تیری پیروی کرنے والے ہی ہیں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’بقیہ ترجمہ یہ ہے‘‘ باقی آیتوں کا ’’کہ اللہ جلّشانہٗ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان کو کہدے کہ میری راہ جو ہے وہی راہ سیدھی ہے سو تم اسی کی پیروی کرو اور اَور راہوں پر مت چلو کہ وہ تمہیں خدا تعالیٰ سے دور ڈال دیں گی۔ ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے پیچھے چلنا اختیار کرو یعنی میرے طریق پر جو اسلام کی اعلیٰ حقیقت ہے، قدم مارو تب خدا تعالیٰ تم سے بھی پیار کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ ان کو کہدے کہ میری راہ یہ ہے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کا اختتامی اجلاس (طاہر ہال، مسجد بیت الفتوح مورڈن)

کو سونپ دوں اور اپنے تئیں رب العالمین کے لیے خالص کر لوں۔" یہی مجھے حکم ہے، اور میری پیروی کرو گے تو مقام پاؤ گے، صحیح مسلمان بنو گے "اپنے تئیں رب العالمین کے لیے خالص کر لوں یعنی اس میں فنا ہو کر جیسا کہ وہ رب العالمین ہے میں خادِم العالمین بنوں اور ہمہ تن اُسی کا اور اُسی کی راہ کا ہو جاؤں۔سو مَیں نے اپنا تمام وجود اور جو کچھ میرا تھا خدا تعالیٰ کا کر دیا ہے اب کچھ بھی میرا نہیں جو کچھ میرا ہے وہ سب اس کا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160 تا165)

یہ ہے وہ اعلیٰ شان جو اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کامل مظہر ہیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کئی مقام قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے۔" کئی مقام قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے "کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتمّ الوہیت ہیں۔" یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے کامل مظہر ہیں۔ "اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا (بنی اسرائیل:82)۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔" فرماتے ہیں "حق سے مراد اس جگہ اللہ جلّشانہٗ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں۔سو دیکھو اپنے نام میں خدائے تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شامل کر لیا اور آنحضرتؐ کا ظہور فرمانا خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اس کی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔ اسی جامعیت تامہ کی وجہ سے سورۃ اٰل عمران جزو تیسری میں مفصّل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیّت شان ختم الرسل پر جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت اور جلالیّت کی اشاعت کرنے میں بدل وجان مدد کرو۔ اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 277 تا 280 حاشیہ)

پھر آپ کے بلند مرتبہ کی شان بیان کرتے ہوئے کہ جس طرح ہمارا خدا یکتا و معبود ہے ہمارا رسول بھی یکتا و مطاع ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب میں فرماتے ہیں، اس کی عربی عبارت یہ ہے کہ:

"اَمَّا بَعۡدُ فَیَقُوۡلُ عَبۡدُ اللّٰہِ الۡاَحَدِ اَحۡمَدُ عَافَاہُ اللّٰہُ وَاَیَّدَ ... وَمَا فَھَّمَنِیۡ اِلَّا رَبِّیَ الَّذِیۡ ھُوَ خَیۡرُ الۡمُفَھِّمِیۡنَ ... وَعَلَّمَنِیۡ فَاَحۡسَنَ تَعۡلِیۡمِیۡ ... وَاَوۡحٰی اِلَیَّ اَنَّ الدِّیۡنَ ھُوَ الۡاِسۡلَامُ وَاَنَّ الرَّسُوۡلَ ھُوَ الۡمُصۡطَفٰی، اَلسَّیِّدُ الۡاِمَامُ، رَسُوۡلٌ اُمِّیٌّ اَمِیۡنٌ۔ فَکَمَا اَنَّ رَبَّنَا اَحَدٌ یَسۡتَحِقُّ الۡعِبَادَۃَ وَحۡدَہٗ، فَکَذٰلِكَ رَسُوۡلُنَا الۡمُطَاعُ وَاحِدٌ لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ، وَلَا شَرِیۡكَ مَعَہٗ، وَاَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔"

ترجمہ یہ ہے کہ "اس کے بعد خدائے واحد کا بندہ احمد کہتا ہے (خدا اُسے عافیت میں رکھے اور تائید میں رہے)... کہ بجز خدا کے مجھ کو کسی نے نہیں سمجھایا اور وہ سب سمجھانے والوں سے بہتر ہے... اور اس نے مجھ کو سکھلایا اور اچھا سکھلایا... اور مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سردار امام ہے جو رسول اُمّی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لیے مسلّم ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اُس کی پیروی کی جاوے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔"

(منن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 156-157، 161، 164)

یہ الزام لگاتے ہیں کہ جی دعوے سے پہلے کچھ کہا اور بعد میں کچھ کہا تو یہ ساری عبارت تو دعوے کے بعد 1895ء کی ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے نمونہ دکھانے والے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 345)

آپؑ فرماتے ہیں: "اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سید الوریٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اَور کوئی امر خارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک امت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔" آپ نے تو سارے مذاہب کو یہ چیلنج دیا۔ آپؑ فرماتے ہیں "بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔"

(اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 346)

آج بھی نشان دیکھنے ہیں تو صرف اور صرف اسلام میں ہی وہ نشان نظر آ سکتے ہیں، ان لوگوں میں نظر آ سکتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور حقیقی پیروی کرنے والے ہیں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اِس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے... موسیٰ نے وہ متاع پائے جس کو قرونِ اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائے جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدیؐ سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

آپؑ فرماتے ہیں ہم نے خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پایا۔ فرمایا کہ

"اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔" آپ فرماتے ہیں "اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اُس کے تصرف سے۔ نہ اس کے خَلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔ جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا۔ اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے۔ اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا اور بیشمار احسان والا۔ اس کے سوا

کوئی اور خدا نہیں۔‘‘ (نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363)

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مجھے جو کچھ ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا آپؑ فرماتے ہیں:

’’میں اسی کی ’’یعنی اللہ تعالیٰ کی‘‘ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا۔ اور پھر اسحاقؑ سے اور اسماعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیحؑ ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 411-412)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے۔ اور میں اِس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہوجاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32)۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64-65)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے، اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔‘‘

ایک صاحب کے اعتراض کے جواب میں آپؑ نے یہ فرمایا کہ ’’اگر کوئی کہے کہ غرض تو اعمال صالحہ بجالانا ہے تو پھر ناجی اور مقبول بننے کیلیے پیروی کی کیا ضرورت ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ کا صادر ہونا خدا تعالیٰ کی توفیق پر موقوف ہے۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ نے ایک کو اپنی عظیم الشان مصلحت سے امام اور رسول مقرر فرمایا اور اس کی اطاعت کے لیے حکم دیا تو جو شخص اس حکم کو پاکر پیروی نہیں کرتا اس کو اعمال صالحہ کی توفیق نہیں دی جاتی۔‘‘ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی پیروی کرنا بہر حال ضروری ہے۔ صرف اپنے اعمال کام نہیں آتے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے۔

فرماتے ہیں ’’چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اِس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا انس وشوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 67-68 مع حاشیہ)

فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ تو ایسی ہے کہ وہ نبی بناتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتَم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضہٴ کمال کے لیے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ عُلَمَآئُ اُمَّتِیۡ کَاَنۡبِیَاءِ بَنِیۡ اِسۡرَاءِیۡل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر انکی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرّہ کچھ دخل نہ تھا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100 حاشیہ)

پس میں اب علماء کو کہتا ہوں کہ اے نام نہاد علماؤ سوچو اور غور کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نبی تراش کا مقام دینے سے آپؐ کی شان بڑھتی ہے یا گھٹتی ہے؟ لیکن تم اس بات پر غور نہیں کروگے کیونکہ دنیاوی مفادات اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ہم یقین کامل سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان اور اعلیٰ مقام کا ادراک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہی عطا فرمایا ہے۔ پس ہر احمدی خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کو فرض کرے تا کہ ان برکات سے ہم فیضیاب ہوسکیں جو آپؐ کی ذات بابرکات سے سچا تعلق رکھنے سے وابستہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کی ذات پر درود بھیجنے کی اہمیت پر توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق ووفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب وتکالیف اٹھائے لیکن پروانہ کی۔ یہی صدق ووفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا...(الاحزاب:57) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم درود وسلام بھیجو نبیؐ پر۔‘‘

فرمایا کہ ’’اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لیے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ ’’محدود نہیں کیا۔ ’’لفظ تو مل سکتے تھے لیکن‘‘ اللہ تعالیٰ نے ’’خود استعمال نہ کیے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔‘‘ اللہ تعالیٰ اس کی حد مقرر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ’’اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔‘‘ فرمایا کہ ’’آپؐ کی روح میں وہ صدق ووفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے یہ حکم دیا۔ کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 37-38۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے، مزید کھولتے ہوئے کہ درود کس غرض سے پڑھنا چاہیے، آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’درود شریف... اس غرض سے پڑھنا چاہیے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لیے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان وشوکت اِس عالَم اور اُس عالَم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہیے۔‘‘ یعنی دلی جوش سے ہونی چاہیے۔ ’’جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے۔‘‘ خاص توجہ سے دعا کرتا ’’بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہیے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود چاہیے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہیے اور دن رات دوام توجہ چاہیے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 523 مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوب نمبر 10)

پھر ہمیں درود شریف پڑھنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’درود شریف ... بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدّنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لیے، اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 23۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ کی کامیابیاں کیا ہیں؟ کہ حقیقی اسلام کا دنیا میں پھیلنا اور قائم ہونا، اسلام کے نام پر آجکل جو شر اور فساد پھیلے ہوئے ہیں ان کا خاتمہ کرنا۔ پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایسی حالت اپنے پر طاری کرے اور اس طرح دعائیں کرے اور درود بھیجے اور یہی ہمارے لیے ذریعہ ہے کہ دعاؤں کے ذریعہ سے دنیا کے شرور کا خاتمہ ہم کریں۔

پھر ایک موقع پر اپنے ایک مرید کو درود پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

’’آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کوئی اپنے پیارے کے لیے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم کے لیے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لیے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 534-535 مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوب نمبر 18)

درود شریف پڑھنے کی حکمت کے بارے میں ایک جگہ آپؑ نے بیان فرمایا کہ:

’’اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔‘‘ بڑا گہرا راز ہے ’’جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لیے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جز ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لیے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 535 مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوب نمبر 18)

پس انتہائی ذاتی جوش اور محبت کے جذبہ کے ساتھ درود بھی بھیجنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ درود شریف پڑھنے کے بارے میں یہ جوش ہم میں پیدا فرمائے اور ہم حقیقی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہوں اور ان کامیابیوں اور فتوحات کو دیکھنے اور اس کا حصہ پانے والے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ اس زمانے میں مقدر کی گئی ہیں۔ ہمیں کسی حکومت اور کسی عالم دین، نام نہاد عالم دین کی سند کی ضرورت نہیں کہ ہم مسلمان ہیں یا نہیں یا کسی فارم پہ لکھنے سے ہم مسلمان یا غیر مسلم نہیں بن جاتے۔ صرف اور صرف ایک سند ہمیں چاہیے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور وہ اسی وقت ہمیں وہ سند عطا فرمائے گا جب ہم حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے، آپؐ کی پیروی کرنے والے بنیں گے۔ ہمارے درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ کر پھر ہمیں بھی ان برکات کا حصہ دار بنائیں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب اس طرح یہ سال بھی اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ بعض ملکوں میں چوبیس گھنٹے اور بعض میں دو دن اور دو راتیں باقی ہیں۔ پس اِن آخری دنوں کو بھی درود سے بھر دیں اور نئے سال کا استقبال بھی درود اور سلام سے کریں تا کہ ہم جلد از جلد ان برکات کو حاصل کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے، ہر مخالف سے ہمیں بچائے اور ان کے شر ان پر الٹائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں شامل ہو جائیں میرے ساتھ۔ (دعا)

(دعا کے بعد حضورِ انور نے فرمایا) اس وقت جلسہ سالانہ قادیان میں حاضری جو ہے مَیں نے اٹھارہ انیس ہزار بتائی تھی، exact جو فِگر (figure) سامنے آئے ہیں اس کے مطابق اس وقت وہاں اٹھارہ ہزار آٹھ سو چونسٹھ کی حاضری ہے اور اڑتالیس ممالک کی نمائندگی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس جلسہ کی برکات سے فیض اٹھانے کی توفیق دے اور وہاں جو مہمان آئے ہوئے ہیں، مختلف ملکوں سے آئے ہوئے ہیں، پاکستان سے آئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو خیریت سے اپنے اپنے ملکوں میں لے کر جائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہاں یوکے کی جو حاضری ہے اس وقت وہ پانچ ہزار تین سو پینسٹھ ہے اور عورتوں کی تقریباً دو ہزار چار سو اور مردوں کی دو ہزار چھ سو۔ اب یہ قادیان والے جو انہوں نے اپنا اگلا پروگرام پیش کرنا ہے وہ کرنا شروع کر دیں۔

☆☆☆

بقیہ: اجتماعات وقفِ نو ....از صفحہ نمبر 01

بھی منعقد کی گئی۔

برطانیہ کی واقفاتِ نو کے اجتماع کی اختتامی تقریب اس وقت ایک تاریخی ساز اور عالمی حیثیت اختیار کر گئی جب امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میں رونق افروز ہوئے اور انگریزی میں اس تقریب سے خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ پوری دنیا میں براہِ راست دیکھا اور سنا گیا۔ (حضور انور کے خطاب کا اردو ترجمہ ان شاء اللہ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت کی زینت بنے گا۔)

رپورٹ اجتماع واقفینِ نو (7؍ اپریل): سیکرٹری صاحب وقفِ نو برطانیہ محترم مسرور احمد صاحب نے اس اجتماع کی اختتامی تقریب میں پڑھی جانے والی اپنی رپورٹ میں بتایا کہ امسال آغاز سے ہی واقفینِ نو کی تربیت کی بابت حضورِ انور کی موصولہ ہدایات کی روشنی میں برطانیہ بھر کے صدران اور ریجنل مبلغین سے رابطہ کیا گیا اور واقفینِ نو کی تربیت کے لیے خصوصی کوششیں کی گئیں۔ نیز جامعہ احمدیہ یوکے کے تعاون سے انچارج شعبہ وقفِ نو مرکزیہ محترم لقمان کشور صاحب کی جانب سے مہیا کردہ پروگرام کے مطابق بیس تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ ہمارے امسال کے اجتماع کا بنیادی theme بھی تربیت ہی ہے۔ واقفینِ نو کی عمروں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے انہیں مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا جنہوں نے دن کے مختلف حصوں میں مختلف ورکشاپس میں حصہ لیا۔ ان میں بڑی عمر کے بچوں کے لیے جامعہ احمدیہ کا تعارف، چھوٹی عمر کے بچوں کے لیے تربیتی اور تاریخ اسلام کے موضوعات جبکہ تمام واقفینِ نو کے لیے ’وقفِ نو کے حقیقی مقاصد‘ کے عنوان پر محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کا خطاب بھی شامل تھا۔ مزید برآں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفینِ نو کے لیے ہدایات کے موضوع پر ایک گفتگو بھی منعقد کی گئی۔ امسال اجتماع میں شامل ہونے والے واقفینِ نو وقفِ نو کے سالانہ امتحان میں بھی شامل ہوئے۔ اس طرح آج 1310؍ واقفینِ نو اور کل واقفاتِ نو کے اجتماع کے دوران 1154؍ واقفاتِ نو کُل ملا کر 2464؍ افراد اس امتحان میں شامل ہوئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں ان کے بیٹے محترم احمد سلام صاحب نے ایک نہایت دلچسپ پریزینٹیشن پیش کی۔

آج کے اجتماع میں 7؍ سال سے زائد عمر کے تمام واقفینِ نو کو مدعو کیا گیا تھا۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق برطانیہ میں اس گروپ کے واقفینِ نو کی تعداد 2420؍ ہے چنانچہ اجتماع کی حاضری 1725؍ رہی جس میں ایک معمولی تعداد مہمانوں کی بھی شامل ہے۔ الحمد للہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنی تمام تر مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس اجتماع کی اختتامی تقریب کو بھی منوّر فرمایا اور ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ (اس خطاب کا اردو ترجمہ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت کی زینت بنے گا، ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ تمام واقفینِ نو کو حضورِ انور کی دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: حضور انور کی مصروفیات ....از صفحہ نمبر 01

مشتمل وفد نے Ms Rupina Kim کی سرکردگی میں حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ یہ وفد کوریا سے خصوصی طور پر حضورِ انور سے ملنے حاضر ہوا تھا۔ وفد کے ممبران نے حضورِ انور کو اپنی تنظیم کا تعارف کروایا نیز دنیا میں قیامِ امن کے لیے کی جانے والی حضور انور کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے حضورِ انور کو اپنے سالانہ جلسہ میں تشریف لانے اور صدارتی خطاب فرمانے کی دعوت دی۔

☆...آج بعد نمازِ ظہر جرمنی سے مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت آئے ہوئے 89؍ طلباء نے حضورِ انور سے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

☆...نمازِ عصر کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں ایک تقریب آمین کو رونق بخشی۔ حضور انور نے تقریب میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے والے 15؍ بچوں اور 14؍ بچیوں سے باری باری قرآن مجید کی ایک ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ سنا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

☆...**31؍ مارچ بروز اتوار:** آج دوپہر کو 182؍ خدام پر مشتمل مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے ایک وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خدام میں سے اکثریت کی حضورِ انور کے ساتھ گزشتہ تین سال میں جبکہ 24؍ خدام کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔

☆...آج نمازِ عصر کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں ایک تقریب آمین کو رونق بخشی۔ حضور انور نے تقریب میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے والے 6؍ بچوں اور 13؍ بچیوں سے باری باری قرآن مجید کی ایک ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ سنا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

☆...**02؍ اپریل بروز منگل:** آج صبح دفتری ملاقاتوں کے دوران ممبر یورپین پارلیمنٹ مسٹر Bernd Lucke نے حضورِ انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ موصوف جرمنی سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک ماہر معاشیات (Econ-omist) ہیں۔ موصوف نے حضور انور سے یورپ میں امیگریشن کے مسائل نیز یورپ کے عمومی سیاسی حالات کے بارہ میں تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ دستور ہے کہ Once a friend always a friend۔ آپ نے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے تو جماعت احمدیہ ہمیشہ آپ کے ساتھ یہ دوستی نبھائے گی۔

☆...نمازِ عصر کے بعد یوگنڈا کے ہائی کمشنر H.E. Julius Peter Moto نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ موصوف نے ذکر کیا کہ وہ باقاعدہ طور پر سول سروس میں قدم رکھنے سے پہلے زمینداری کا کام کرتے تھے۔ حضورِ انور نے اس ضمن میں اپنی دلچسپی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں اگر افریقہ پورے اخلاص کے ساتھ محنت اور کوشش کرے تو پوری دنیا کے لیے اناج کی فراہمی کو ممکن بنا سکتا ہے، پوری دنیا کا bread basket بن سکتا ہے۔ افریقہ سے ہر قسم کی فصل حاصل کی جا سکتی ہے۔ موصوف نے حضورِ انور سے عرض کیا کہ سنا ہے آپ نے گھانا میں اپنے قیام کے دوران گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا تھا؟ حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ نے درست کہا۔ مجھے بہت سے تجربات کے بعد وہاں گندم کی فصل اگانے میں کامیابی حاصل ہو گئی تھی۔

☆...آج شام کی ملاقاتوں کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ بشریٰ ملاحت بنت مکرم احمد عرفان صادق صاحب (مربی سلسلہ ربوہ) کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم تلمیذ احمد صاحب کے ساتھ طے پائی ہے۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے چار روز دفتری جبکہ پانچ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسران صیغہ جات، بعض ممالک کے امرائے جماعت، ذیلی تنظیموں کے صدور، نیشنل سیکرٹریان، حکومتی ایوانوں کے بعض ممبران، مربیانِ سلسلہ اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس عرصہ کے دوران 113؍ فیملیز اور 55؍ احباب نے انفرادی طور پر حضور انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احباب جماعت کا تعلق 12؍ ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، ہالینڈ، جرمنی، بیلجیم، ماریشس، نائیجیریا، پاکستان، فرانس، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور یوکے شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

☆...☆...☆

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے 2019ء

جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ ممہدہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان و انٹرویو) 10 اور 11 جولائی 2019ء کو انشاء اللہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:

تعلیمی معیار: درخواست دہندہ کے کم از کم چھ مضامین میں جی سی ایس ای (GCSE) کم از کم تین مضامین میں اے لیولز (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں C گریڈ سے کم گریڈ یا 60٪ سے کم نمبر نہ ہوں۔

عمر: جی سی ایس ای (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 17 سال اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 19 سال ہونی چاہیے۔

میڈیکل رپورٹ: درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے تفصیلی میڈیکل رپورٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہیے۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو: درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انٹرویو کیلئے صرف اسی کینڈیڈیٹ کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کیلئے قرآن کریم ناظرہ، وقفِ نو سلیبس اور انگریزی اور اردو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی کینڈیڈیٹ کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ اس میں ان کے پڑھنے کا رجحان موجود ہے کہ نہیں۔

درخواست دینے کا طریق: درخواست، متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہوگی:

۱۔ درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔ ۲۔ درخواست دہندہ کی صحت کی بابت تفصیلی میڈیکل رپورٹ (بزبان انگریزی)
۳۔ جی سی ایس ای / اے لیولز کے سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل۔ نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔ ۴۔ پاسپورٹ کی مصدقہ نقل۔ ۵۔ درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

متفرق ہدایات: ۱۔ درخواست میں کینڈیڈیٹ کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔ ۲۔ مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں 30 مئی 2019ء تک پہنچنی لازمی ہے، اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ۳۔ جامعہ احمدیہ یوکے کا ایڈریس درج ذیل ہے:

Jamia Ahmadiyya UK Branksome Place, Hindhead Road, Haslmere. GU27 3PN
Tel:+44(0)1428647170 / +44(0)1428647173 / Mob:+44(0)7988461368 / Fax:+44(0)1428647188

۴۔ رابطہ کیلئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تا جمعہ صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ اس کی شرح سالانہ آمد کا 1/120 (ایک سو بیسواں) حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک دفعہ ہے۔ مخلصین جماعت کے لیے ضروری ہے کہ جہاں وہ اپنے دیگر لازمی چندہ جات پوری شرح سے باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہاں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی بھی باقاعدہ پوری شرح کے حساب سے کر کے خدا تعالیٰ کے فیوض و برکات کے وارث بنیں۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کیے جاتے ہیں۔

غیرتِ الٰہی کے عبرت انگیز نظارے

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا جنوری 2012ء میں مکرم فضل الٰہی انوری صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیف صاحبؓ کی شہادت کے ذمہ دار بعض اشد معاندین کے بدانجام کا اختصار سے تذکرہ کیا گیا ہے۔

مُلّا عبدالرزاق قاضی کا حشر

اس خونی ڈرامے کا ایک کردار مُلّا عبدالرزاق، ’قاضی القضاۃ‘ تھا اور ’مُلّائے حضور‘ کے لقب سے سرفراز تھا۔ اسی کے منحوس ہاتھوں نے شہید مرحوم کے سنگسار کیے جانے کے فتویٰ پر آخری دستخط کیے تھے اور یہی وہ بدبخت تھا جس نے شہید مرحومؓ پر پہلا پتھر چلاکر اس معصوم پر سنگساری کا آغاز کیا تھا۔

ایک دن امیر کابل کی سواری جا رہی تھی۔ قاضی عبدالرزاق بھی اسی سڑک پر دائیں جانب چل رہا تھا جبکہ بادشاہ کا حکم تھا کہ چلنے والے سڑک کی بائیں جانب چلا کریں۔ چنانچہ ایک سپاہی نے اسے روکا اور بائیں جانب چلنے کو کہا۔ وہ اسے اپنی ہتک سمجھتے ہوئے سپاہی سے اُلجھ پڑا۔ اتفاق سے امیر عبدالرحمٰن نے بھی یہ ماجرا دیکھ لیا اور اُسی وقت قاضی عبدالرزاق پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ کر دیا۔ یہ سزا پانے کے بعد وہ ملک سے ایسا غائب ہوا کہ کچھ پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔ تاہم امیر امان اللہ کے عہد میں وہ واپس آ گیا۔ لیکن اب کی بار اس سے پھر کوئی ایسی حرکت سرزد ہوئی جس کی وجہ سے امیر نے حکم دیا کہ اسے کوڑے لگائے جائیں اور بستہ بند مجرموں کی طرح وہ روزانہ آ کر حاضری دیا کرے۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ اُس کے بعد اُس کا لڑکا قاضی عبدالواسع اُس کا جانشین بنا جو چند سال بعد نہایت بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔

امیر حبیب اللہ خان کا انجام

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے امیر حبیب اللہ خان کے سر پر خود بادشاہت کا تاج رکھا تھا۔ واقعۂ شہادت کے چند سال بعد امیر سیروسیاحت کی غرض سے ایک پُرفضا علاقہ میں گیا۔ اس کا بھائی سردار نصراللہ خان اور کئی درباری اس کے ہمراہ تھے۔ جلال آباد کے قریب شاہی شکارگاہ ’گلہ گوش‘ میں اس کے لشکر نے ڈیرے ڈال دیے۔ بادشاہ کا خیمہ عین وسط میں تھا، اردگرد درجنوں خیمے درباریوں کے نصب تھے۔ فوج کا ایک مستعد دستہ امیر کی حفاظت پر مامور تھا۔ جب وہ رات اپنی ملکہ کے ہمراہ محو استراحت تھا تو کسی نامعلوم شخص نے اس کے خیمہ میں داخل ہوکر اس کا کام تمام کر دیا۔ قاتل کے بارہ میں کبھی معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کون تھا۔

سردار نصراللہ خان پر خدا کے غضب کا نزول

سردار نصراللہ خان نے امیر حبیب اللہ خان کے قتل ہوجانے کے بعد جلال آباد میں ہی اپنی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔ جب حبیب اللہ خان کے بیٹے امان اللہ خان کو (جو کابل کا گورنر تھا اور وہیں پر تھا) پتہ چلا کہ اس کے چچا نے اس کا حق چھین کر اقتدار پر قبضہ کرلیا ہے تو اس نے اپنی ماں سے مشورہ کر کے کابل میں موجود فوجی افسروں اور شہر کے رؤسا کو اکٹھا کیا، انہیں اعتماد میں لے کر وفاداری کا حلف لیا اور اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اُس نے پہلا حکم یہ جاری کیا کہ سردار نصراللہ خان کو گرفتار کر کے پابہ جولاں اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس حکم پر فوری عمل ہوا اور اسی سردار نصراللہ خان کو بھاری بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پہنا کر کابل لایا گیا جس نے کچھ عرصہ پہلے شہید مرحوم کو از راہ ظلم بیڑیاں اور زنجیریں پہنائی تھیں۔ امیر امان اللہ خان نے اسے ملک و قوم کا غدار قرار دے کر شاہی قلعہ ’ارک شاہی‘ میں محبوس کر دیا۔ گویا اسے اُس سے بھی بدتر اور بدبودار کوٹھڑی نصیب ہوئی جو اس نے شہید مرحوم کے لیے تجویز کی تھی۔ سردار نصراللہ خان ان صدمات کی تاب نہ لاکر اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا جس پر اسے بالآخر قتل کر دیا گیا اور لاش کا بھی کچھ علم نہیں ہوسکا۔ اس کی بیوی اور دو بیٹے پہلے ہی خدا کی قہری تقدیر کا نشانہ بن چکے تھے۔

امیر امان اللہ خان والیٔ افغانستان کا زوال

امیر امان اللہ خان نے تخت نشین ہوتے ہی (غالباً اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے) یہ اعلان کیا کہ آئندہ مکمل مذہبی آزادی ہوگی کہ کوئی جو چاہے عقیدہ رکھے، اس پر عمل کرے اور اس کی اشاعت کرے۔ حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے اس قانون کا علم ہونے پر مدرسہ احمدیہ قادیان کے افغان طالب علم مولوی نعمت اللہ صاحب کو فوراً افغانستان بھجوایا مگر تاکید فرمائی کہ جب تک حکومت کی طرف سے انہیں تحریری ضمانت نہ مل جائے کہ وہ بطور احمدی مبلغ افغانستان میں رہ سکتے ہیں تب تک وہ اپنا کام صرف احمدیوں کی تعلیم و تربیت تک محدود رکھیں۔

اُن دنوں افغان وزیرخارجہ سردار محمود طرزی حکومت ہند سے مشورہ کے لیے منصوری آئے ہوئے تھے۔ حضورؓ نے ایک وفد بھجوایا تا کہ اُن سے دریافت کیا جائے کہ آیا اس اعلان میں جماعت احمدیہ بھی شامل ہے؟ سردار محمود طرزی نے وفد کو یقین دلایا کہ جو پہلے ہوچکا، وہ ہوچکا۔ آئندہ افغان احمدی باشندے بھی اپنے عقائد اور ان کی اشاعت میں اسی طرح آزاد ہوں گے جیسا کہ دوسرے فرقے۔ اس پر حضورؓ نے مولوی نعمت اللہ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ سردار صاحب کے واپس افغانستان پہنچنے پر اُن سے مل کر خود بھی اس بات کی تصدیق کر لیں۔ چنانچہ اُن کے ملنے پر سردار صاحب موصوف نے اُنہیں بھی اپنے عقائد کے اظہار اور تبلیغ میں مکمل آزادی کا یقین دلایا۔

مزید احتیاط کی خاطر حضورؓ نے وزیرخارجہ موصوف کو ایک خط لکھا جس میں اپنے وفد کے حوالہ سے اُن امور کی تصدیق چاہی۔ وزیر موصوف نے فارسی زبان میں جواباً لکھا کہ جماعت احمدیہ کے جو افراد افغانستان کے باشندے ہیں، ان کی جان و مال اور عزت کی ذمہ داری حکومت پر اسی طرح ہے جس طرح دوسرے باشندوں کی اور یہ کہ حکومت اپنی اس ذمہ واری کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونے دے گی۔ آخر میں لکھا کہ یہ جواب اعلیٰ حضرت، شاہ افغانستان، کے علم اور مشورہ سے لکھا جارہا ہے۔

امان اللہ خان کو تخت پر بیٹھے ابھی چند سال ہی ہوئے تھے کہ منگل قوم نے اُس کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ اس پر امیر نے علماء اور رؤسائے مملکت کی ایک بہت بڑی کانفرنس طلب کی۔ کانفرنس میں نہایت شوریدہ سر اور زبان دراز درباری عبداللہ نامی نے (جو عوام میں ’مُلّاں شور بازار‘ اور ’مُلّائے لنگ‘ کے ناموں سے جانا جاتا تھا) بادشاہ کو مشورہ دیا کہ اگر وہ چند احمدیوں کو سنگسار کرادے تو اس کے خلاف اٹھنے والی اس بغاوت کو دبایا جاسکتا ہے۔ دنیوی جاہ وحشمت کے دلدادہ امیر کو یہ مشورہ پسند آیا۔ چنانچہ اس نے مولوی نعمت اللہ صاحب کو گرفتار کر کے کئی دن تک قید و بند میں رکھا اور 31/اگست 1924ء کو سنگسار کروادیا۔ چند ماہ بعد دو اَور افغان احمدیوں (قاری نورعلی صاحب اور مولوی عبدالحلیم صاحب) کو گرفتار کرلیا گیا اور اذیتیں دینے کے بعد 21/فروری 1925ء کو انہیں بھی سنگسار کر دیا گیا۔

تین معصوم احمدیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کے بعد بظاہر مطمئن ہو کر امیر امان اللہ اپنے مصاحبوں اور اہل خاندان کو لے کر یورپ کے سفر پر نکلا۔ یورپ میں اس کا شاندار استقبال ہوا۔ شاہ مصر، شاہ ایران، ملکہ معظّمہ انگلستان، مصطفیٰ کمال اتاترک اور شاہ روم کی طرف سے اس کے اعزاز میں استقبالیے دیے گئے اور اس کی شان میں قصیدے پڑھے گئے۔ چنانچہ واپس افغانستان لَوٹنے پر یہ سمجھتے ہوئے کہ اُس کی طاقت کا راز مغرب کی تقلید کرنے میں ہے، اُس نے اپنے درباریوں کو ساتھ ملاکر ’اصلاحات‘ کے نام پر تبدیلیاں شروع کر دیں۔ مثلاً اس نے مَردوں کو داڑھی منڈوانے، عورتوں کو پردہ اتار کر مغربی لباس زیب تن کرنے اور سکولوں میں دینی نصاب کو ختم کرنے کے احکام جاری کر دیے۔ اس سلسلہ میں وہ اپنی ملکہ ثریا کو بھی بے پردہ کر کے اور مغربی لباس پہنا کر پبلک کے سامنے لے آیا۔ مگر عوام ان تبدیلیوں کے لیے تیار نہ تھے۔ چنانچہ 24/نومبر 1928ء کو ملک بھر میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اس میں زیادہ تر دخل پیروں، فقیروں اور اُن ملاؤں کا تھا جو یہ سمجھے کہ بادشاہ ان کا اثر و رسوخ ختم کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ بادشاہ درپردہ عیسائی ہوچکا ہے اور ملک میں اسلامی شریعت کی بجائے مغربی تہذیب لانا چاہتا ہے۔

حکومت کے خلاف بغاوت میں تیزی اُس وقت پیدا ہوئی جب مُلّاؤں نے ایک شخص بچہ سقہ کو بھی اپنے ساتھ ملالیا جو کسی وقت شاہی محل میں رہ چکا تھا اور اَب ڈاکوؤں کا سردار تھا۔ چنانچہ بادشاہ اپنی جان بچانے کے لیے ملکہ اور بچوں کو لے کر قندھار، غزنی، قلات اور چمن سے ہوتا ہوا براستہ ہند اٹلی جا پہنچا اور اس طرح بچہ سقہ عملاً ملک کا بادشاہ بن گیا۔ امیر امان اللہ خان اسی بے بسی کی حالت میں 3/اپریل 1960ء کو سوئٹزرلینڈ میں مر گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ امان اللہ خان کو بادشاہت سے محروم ہونے کے بعد احساس ہوگیا تھا کہ یہ سب احمدیوں پر ظلم کی پاداش میں اس پر وارد ہوا ہے۔ چنانچہ اُسے اٹلی پہنچے ابھی تھوڑے دن ہی ہوئے تھے کہ اس کے ایک ہمسفر درباری نے حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کو خط میں لکھا کہ: ’’ہماری مجالس میں بار بار یہ ذکر آیا ہے کہ یہ جو کچھ ہماری ذلّت ہوئی ہے وہ اُس ظلم کی وجہ سے ہوئی جو ہم نے احمدیوں پر ڈھایا تھا۔ اب جبکہ ہمیں یہ سزا مل چکی ہے تو امید ہے آپ ہمارے لیے بددعا نہ کریں گے۔‘‘

مُلّائے شور بازار کا انجام

درباری مُلّا عبداللہ کے مشورہ پر احمدیوں کو سنگسار کیا گیا تھا۔ شہادتوں کے تھوڑا عرصہ بعد ہی بادشاہ کا یہ منہ چڑھا درباری کسی وجہ سے بادشاہ کے زیرعتاب آ گیا جس پر اسے گرفتار کر کے توپ کے دہانے سے باندھ کر اڑا دیا گیا۔

قاضی عبدالرحمٰن کا انجام

امیر امان اللہ کے دَور میں، کابل کا قاضی القضاۃ، قاضی عبدالرحمٰن تھا جس نے احمدیوں پر رجم کا فتویٰ صادر کیا تھا۔ امیر امان اللہ خان کے ملک سے فرار ہونے کے بعد بچہ سقہ نے قاضی عبدالرحمٰن کو گرفتار کر کے اس کی اعضا بریدگی کا حکم دیا۔ یعنی ہزارہا لوگوں کے مجمع کے سامنے ایک ایک کر کے اس کے اعضا کاٹے گئے۔ جوں جوں اس کے اعضا کٹتے جارہے تھے، اس کی چیخیں آسمان تک پہنچ رہی تھیں۔ اور جب اس کے سارے اعضا کٹ چکے تو اس کی کھال اتار دی گئی اور پھر اس کی لاش کو گڑھے میں پھینک کر اسے ہمیشہ کے لیے معدوم کر دیا گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

ایک عاشق احمدیت کا ردّعمل

اس مضمون کا اختتام ایک عاشق احمدیت اور خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کے رقم فرمودہ ایک خط کے ساتھ کیا گیا ہے جو حضرت چودھری صاحب نے 3/اکتوبر 1924ء کو حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی شہادت کی خبر سن کر لندن سے حضرت ......باقی صفحہ نمبر 12 پر......

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5/اکتوبر 2012ء میں مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب کی ایک نظم شاملِ اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا
وہ دل ہے ہمارا وہ آقا ہمارا

جو کابل میں لکھی گئی تھی کہانی
مسیح کی صداقت کی زندہ نشانی
ہم اپنی وفا پہ نہ حرف آنے دیں گے
تمہیں دل دیا ہے تمہیں جاں بھی دیں گے
حضور! آپ کر کے دیکھیں اشارہ

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا
وہ دل ہے ہمارا وہ آقا ہمارا

تصحیح

22/فروری 2019ء کے ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں شاملِ اشاعت ایک نظم ’’کل مجھ سے ایک لیڈرِ احرار نے کہا‘‘، غلطی سے محترم حسن رہتاسی صاحب سے منسوب ہوگئی ہے۔ مکرم محمد شریف خالد صاحب آف جرمنی نے مطلع کیا ہے کہ یہ محترم مولانا ظفر محمد ظفرؔ صاحب کا کلام ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

April 12, 2019 – April 18, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday April 12, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'the need for Prophets'.
00:55 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 20.
01:20 Inauguration Of Baitul Ikram Mosque: Rec. February 20, 2016.
02:25 In His Own Words: 'A Message of Peace'.
03:00 Spanish Service
03:30 Pushto Muzakarah
04:10 Quran Class: Surah An - Noor, verses 4 - 22 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 181. Recorded on March 05, 1997.
05:30 Qur'an Sab Se Acha: Programme no. 6.
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 25-33.
06:15 Dars-e-Hadith: 'different types of prophecies, as explained by the Promised Messiah (as)'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 21.
06:55 Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
08:40 Peace Symposium: Rec. March 19, 2016.
10:00 In His Own Words: 'A Gift for the Queen'.
10:30 Islam Ahmadiyya In America
11:00 Deeni-O-Fiqahi Masail: Shabb-e-Mairaj Special.
11:30 Live From Baitul Futuh Mosque
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live From Baitul Futuh Mosque
13:30 Tilawat [R]
13:45 Speech: Our Responsibilities
14:35 Shotter Shondhane: Rec. Sept. 29, 2016. Part 2.
15:30 The Holy Qur'an And Astronomy
16:30 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
17:40 The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW): Programme no. 01.
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 61-92.
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:15 Peace Symposium 2016 [R]
20:30 Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Friday Sermon [R]
23:10 Masih Hindustan Main: the book of the Promised Messiah (as). Programme no. 10.

Saturday April 13, 2019

00:00 World News
00:30 Tilawat & Yassarnal Qur'an
01:15 Peace Symposium 2016
02:30 In His Own Words
03:00 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019
05:15 Tasheez-ul-Azhan
05:35 Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith: The topic is 'charity'.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 16.
07:00 Islami Mahino Ka Ta'aruf: Programme no. 02.
07:25 Open Forum
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
10:10 In His Own Words: 'A Gift For The Queen'.
10:40 Dua-e-Mustaja'ab: the acceptance of the prayers of the companions of the Promised Messiah (as). Programme no. 17.
11:10 Indonesian Service
12:10 Tilawat & Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:15 Khazain-Ul-Mahdi (as): the book 'Lecture Lahore'.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
19:00 Open Forum [R]
19:25 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00 Huzoor's (aba) Jalsa Salana Canada Concluding Address: Recorded on October 09, 2016.
21:05 International Jama'at News
22:00 Khazain-Ul-Mahdi (as) [R]
22:30 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
23:40 The Prophecy Of Khilafat

Sunday April 14, 2019

00:00 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's (aba) Jalsa Salana Canada Concluding Address 2016
02:35 In His Own Words
03:05 Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:25 Open Forum
04:00 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
05:10 Khazain-Ul-Mahdi (as)
05:45 The Prophecy Of Khilafat
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 21.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on April 13, 2019.
08:35 Roots To Branches: Programme no. 10.
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Rec. Apr. 23, 2017.
10:00 In His Own Words: 'Star Of The Empress'.
10:35 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 10.
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. Sept. 30, 2016. Part 1.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
16:20 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 10.
16:35 Ghazwat-e-Nabi (SAW)
17:40 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 122-153.
18:35 Story Time: Programme no. 63.
19:00 LIVE Beacon Of Truth
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:40 Seekers Of Treasure
22:10 Aao Urdu Seekhain [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Roots To Branches [R]

Monday April 15, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017
02:20 In His Own Words
02:50 Ghazwat-e-Nabi (SAW)
03:55 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
05:05 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 20.
07:00 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on June 15, 1998
07:55 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as): the life and character of the Promised Messiah (as).
08:20 Seerat-un-Nabi (SAW): A discussion in Tamil about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). Programme no. 16.
08:50 Jalsa Salana Speeches: Rec. December 29, 2018.
09:00 Peace Symposium: Rec. Oct. 22, 2016 in Canada.
10:00 In His Own Words: 'A Misconception Removed'.
10:35 Swahili Service: Programme no. 36.
11:10 Friday Sermon: Recorded on November 2, 2018.
12:20 Tilawat & Al-Tarteel [R]
13:05 Friday Sermon: Recorded on May 3, 2013.
13:55 Shotter Shondhane: Rec. July 31, 2016. Part 2.
14:55 Peace Symposium Canada [R]
16:00 In His Own Words [R]
16:30 International Jama'at News
17:20 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 154-177.
18:30 Somali Service: Programme no. 10.
19:05 Seerat-un-Nabi (SAW) [R]
19:35 Jalsa Salana Speeches [R]
19:45 Masjid Mubarak Rabwah
20:00 Peace Symposium Canada 2016 [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:35 Qur'anic Archaeology: Programme no. 07.
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
23:55 World News

Tuesday April 16, 2019

00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:25 Peace Symposium Canada 2016
02:30 In His Own Words
03:00 International Jama'at News
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
04:50 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:20 Seerat-un-Nabi (SAW)
05:55 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'the benefits of trial'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 22.
07:00 Liqa Maal Arab: Recorded on July 17, 1996.
08:00 Story Time: Programme no. 63.
08:25 Attractions of Australia
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Rec. Apr. 23, 2017.
10:00 In His Own Words: 'How To Be Free From Sin'.
10:30 Marhum-e-Isa (as): the ointment that was applied on Hazrat Isa (as) to heal the wounds after his crucifixion. Part 1.
11:05 Indonesian Service
12:10 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:40 Beacon Of Truth; Recorded on April 14, 2019.
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
17:50 Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper): the fifth successor of the Promised Messiah (as).
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Rah-e-Huda: Recorded on April 13, 2019.
20:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
21:10 In His Own Words [R]
21:50 Marhum-e-Isa (as) [R]
22:25 Liqa Maal Arab
23:30 Braheen-e-Ahmadiyya

Wednesday April 17, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017
02:35 In His Own Words
03:10 Beacon Of Truth
04:00 Liqa Maal Arab
05:15 Urdu Adab Ka Manzar Nama
06:00 Tilawat & Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 20.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on December 3, 1995.
08:00 Qisas-ul-Ambiyaa: the life of Hazrat Hud (as). Programme no. 05.
09:00 Huzoor's (aba) Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on December 28, 2016.
10:00 The Prophecy Of Khilafat: exploring the hadith of the Holy Prophet Muhammad (saw) which prophecises the re-establishment of Khilafat on the precepts of prophethood.
10:20 Deeni-O-Fiqahi Masail
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Huzoor's (aba) Jalsa Salana Qadian Address 2016 [R]
16:10 In His Own Words [R]
16:45 Mosha'airah
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:40 French Service: L'excision
19:20 Deeni-O-Fiqahi Masail
20:00 Huzoor's (aba) Jalsa Salana Qadian Address 2016 [R]
21:00 In His Own Words [R]
22:10 The Prophecy Of Khilafat [R]
22:30 Question And Answer Session [R]

Thursday April 18, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
00:55 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's (aba) Jalsa Salana Qadian Address 2016
02:30 In His Own Words
03:00 Qisas-ul-Ambiyaa
04:00 Question And Answer Session
05:00 Mosha'airah
05:45 The Prophecy Of Khilafat
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 22.
07:00 Quran Class: Surah An - Noor, verses 23 - 36 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 182, recorded on March 11. 1997.
08:05 Islamic Jurisprudence
08:45 Allah Mian Ka Khat
09:00 Huzoor's (aba) Interview By Newsweek: Recorded on February 5, 2018.
09:25 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
09:55 In His Own Words
10:30 Ashab-e-Ahmad (as)
11:05 Japanese Service: Programme no. 07.
11:30 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 12, 2019.
14:05 Islamic Jurisprudence [R]
14:40 In His Own Words [R]
15:15 Allah Mian Ka Khat
15:30 Persian Service
16:00 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 LIVE Hiwar-ul-Mubashir
20:05 World News
20:25 Friday Sermon: Recorded on April 5, 2019.
22:20 Quran Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00, German service at 17:00 (GMT) & LIVE Turkish Service will be shown at 18:30 (Saturdays only).

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly,London

TAHIR HOUSE - 22DEER PARK ROAD,LONDON SW193TL(U.K.)

ISSN: 13529587
Tel:(020)85447603
Fax:(020)85447611
Email:info@alfazlintl.org

Vol26 Friday 12April 2019 Issue No.15

’’ہم یقین کامل سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان اور اعلیٰ مقام کا ادراک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہی عطا فرمایا ہے‘‘

جب ہم آپؑ کے عشق رسولؐ کے بارے میں بے شمار تحریرات دیکھتے ہیں، عربی فارسی اور اردو میں آپ کی کتب، ارشادات اور منظوم کلام کو دیکھتے ہیں تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا

آپؑ کا عربی کلام قصائد کی شکل میں بھی ایسا ہے جسے پڑھ کر عرب بھی سر دھنتے ہیں کہ ایسا عشق و محبت سے سرشار کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ہم نے نہ کبھی پڑھا ہے نہ سنا

ہمیں کسی حکومت اور کسی عالم دین، نام نہاد عالم دین کی سند کی ضرورت نہیں کہ ہم مسلمان ہیں یا نہیں یا کسی فارم پہ لکھنے سے ہم مسلمان یا غیر مسلم نہیں بن جاتے صرف اور صرف ایک سند ہمیں چاہیے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور وہ اسی وقت ہمیں وہ سند عطا فرمائے گا جب ہم حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے، آپؐ کی پیروی کرنے والے بنیں گے۔

یہ سال بھی اختتام کو پہنچ رہا ہے بعض ملکوں میں چوبیس گھنٹے اور بعض میں دو دن اور دو راتیں باقی ہیں۔ پس ان آخری دنوں کو بھی درود سے بھر دیں اور نئے سال کا استقبال بھی درود اور سلام سے کریں تا کہ ہم جلد از جلد ان برکات کو حاصل کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں

امام الزّمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے آقا و مطاعؐ کے عشق میں مخمور تحریرات کی رو سے نبی اکرم ﷺ کی صداقت، آپؐ کا عالی مقام و اعلیٰ شان اور کمالاتِ روحانیہ کی بابت مدلّل و مؤثر دلنشین بیان

درود شریف کے وِرد سے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے وابستہ برکات سے فیضیاب ہونے کی تحریک

قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 30 دسمبر 2018ء بروز اتوار

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست اختتامی خطاب

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج اس سال کے جلسہ سالانہ قادیان کا یہ آخری دن ہے اور آخری سیشن ہے۔ اور اس وقت دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تقریباً اٹھارہ انیس ہزار احمدی اس بستی میں جمع ہیں جو زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود کی بستی ہے۔ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے لائے دین کی تجدید کے لیے مبعوث ہوئے۔ آپ نے جہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے مطابق بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے راستے دکھائے اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا پر واضح فرمایا وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور عظیم الشان مقام کے بارے میں دنیا کو بتا کر نہ صرف سعید فطرت اور غیروں کے اسلام پر حملوں سے پریشان مسلمانوں کے ایمانوں کو مضبوط کیا بلکہ ہر مخالف اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے والے کا منہ بند کروایا اور مخالفین اسلام کو آپ کے دلائل سے پُرحملوں سے فرار کا راستہ اختیار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا۔ آپ علیہ السلام کا عشق رسولؐ کا وہ مقام تھا جہاں تک کوئی نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے۔ اسی عشق کی کیفیت اور اللہ تعالیٰ کے اس وجہ سے آپ سے سلوک اور انعامات کی بارش کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لیے آتے ہیں۔‘‘ صاف اور مصفّٰی پانی کی مشکیں لے کر آئے ہیں’’ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔‘‘ پھر فرماتے ہیں کہ ’’... ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لیے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محیی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اس لیے وہ اختلاف میں ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اِس شخص میں متحقق ہے‘‘، پائی جاتی ہے۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

آپؑ فرماتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مجھے یہ مقام عطا فرمایا۔ اور آپ کی یہ باتیں سن کر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے عاشق صادق اور اسلام کے احیائے نو کے لیے بھیجے گئے اس فرستادے کا مسلمان عمومی طور پر اور علماء ساتھ دیتے لیکن علماء نے یا یہ کہنا چاہیے کہ نام نہاد علماء نے اپنی دلی سختی اور جہالت اور بغض کی وجہ سے آپ پر یہ الزام لگانا شروع کر دیا اور اب تک لگاتے چلے جا رہے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو کم کرنے والے ہیں لہٰذا کافر ہیں اور آپؑ کے ماننے والے بھی کافر ہیں۔ لیکن اس کے برعکس جب ہم آپؑ کے عشق رسولؐ کے بارے میں بے شمار تحریرات دیکھتے ہیں، عربی فارسی اور اردو میں آپؑ کی کتب، ارشادات اور منظوم کلام کو دیکھتے ہیں تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے عشق و محبت کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ آپ کا ہر لفظ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے عشق میں فنا ہونے کا ثبوت ہے اور یہی بات جب نیک فطرت علماء (علماء میں سے بھی نیک فطرت ہیں، مختلف ممالک میں بھی ہیں) اور عام مسلمانوں پر ظاہر ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام کی بیعت میں آجاتے ہیں آپؑ کی غلامی میں آتے ہیں اور اس طرح حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آتے ہیں۔ آپ علیہ السلام اپنے ایک فارسی کلام میں فرماتے ہیں، ایک شعر ہے کہ ’’بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 185)

......باقی صفحہ نمبر 21 پر......